مرشدانِ خبر

روزنامہ ممبئی رابطہ

DAILY MUMBAIRAABTA

صبح صادق	05:51
طلوع آفتاب	07:04
زوال آفتاب	12:52
غروب آفتاب	06:40

آج کی حدیث

حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''سحری میں برکت ہے اسے ہرگز نہ چھوڑو، اگر کچھ نہیں تو اس وقت پانی کا ایک گھونٹ ہی پی لیا جائے، کیونکہ سحر میں کھانے پینے والوں پر اللہ رحمت فرماتا ہے اور فرشتے ان کے لئے دعائے خیر کرتے ہیں'' (مسند احمد) حضرت عرباض بن ساریہؓ کہتے ہیں کہ آقائے دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے رمضان میں سحری کھانے کے لئے بلایا اور فرمایا ''بابرکت کھانے کے لئے آؤ'' (ابوداؤد)

JANATA AUTO

CONTACT :9820363818 / 9321177990

ALL TYPES OF IMPORTED & INDIAN CARS, REPAIR, SALE AND PURCHASE

RNI. NO. MAHURD/2019/77823 - Vol. No.8, Issue No. 52, Saturday- 21 February, 2026, Price Rs.4/- , Pages:08

جلد نمبر:۸ ۞ شمارہ نمبر ۵۲ ۞ ہفتہ، ۲۱ر فروری ،۲۰۲۶، ۳ر رمضان المبارک ۱۴۴۷ھ ۞ قیمت ۴ر روپے، صفحات:۸

بغیر اجازت ملک نہیں چھوڑوں گا انل امبانی کا حلفنامہ

۴۰ر ہزار کروڑ کے بینک فراڈ معاملے میں سپریم کورٹ کو یقین دہانی

ممبئی: بزنس مین انل امبانی نے سپریم کورٹ کو یقین دلایا ہے کہ عدالت کی اجازت کے بغیر وہ ملک نہیں چھوڑیں گے۔ 4 فروری کو ان کے وکیل نے عدالت سے زبانی طور پر یہ بات کہی تھی، اب باقاعدہ تحریری حلف نامہ داخل کر دیا گیا ہے۔ یہ معاملہ ریلائنس اے ڈی اے جی گروپ پر عائد تقریباً 40 ہزار کروڑ روپے کے بینک قرض اسکام کے الزامات سے متعلق ہے۔ گزشتہ سماعت میں عدالت نے سی بی آئی اور ای ڈی کی تحقیقات

میں ہورہی تاخیر پر تشویش کا اظہار کیا تھا۔ سالیسٹر جنرل تشار مہتا نے یقین دلایا تھا کہ دونوں ایجنسیاں ضروری قدم اٹھائیں گی۔ انل امبانی نے عدالت سے کہا کہ وہ 25 جولائی کے بعد سے ملک سے باہر نہیں گئے ہیں اور نہ ہی فی الحال باہر جانے کا کوئی منصوبہ ہے۔ انہوں نے عدالت کو یقین دلایا کہ اگر بیرون ملک جانے کی ضرورت پڑتی ہے تو وہ پہلے عدالت سے اجازت لیں گے۔ ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ وہ تحقیقاتی ایجنسیوں کے ساتھ مکمل تعاون کر رہے ہیں اور مستقبل میں بھی اس سلسلے کو برقرار رکھیں گے۔ انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ (ای ڈی) نے سمن جاری کرتے ہوئے انل امبانی کو 26 فروری کو پیش ہونے کی ہدایت کی ہے۔ سابق آئی اے ایس افسر ای اے ایس سرمانے عرضی داخل کر کے عدالت کی نگرانی میں معاملے کی منصفانہ تحقیقات کا مطالبہ کیا ہے۔ عرضی گزار نے اسے ہزاروں کروڑ روپے کے عوامی فنڈز کے غلط استعمال کا معاملہ قرار دیا ہے۔ عرضی میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ یہ ہیرا پھیری 2007 سے جاری ہے لیکن اس پر اب جا کر ایف آئی آر درج ہوئی ہے۔ اب بھی تحقیقات صحیح طریقے سے نہیں چل رہی ہے۔ درخواست گزار کا کہنا ہیکہ 2013 سے 2017 کے درمیان اے ڈی اے جی کی ذیلی کمپنیوں ریلائنس انفراٹیل اور ریلائنس ٹیلی کام نے اسٹیٹ بینک کی قیادت والے بینکوں کے گروپ سے 31580 کروڑ روپے کا قرض لیا لیکن اس رقم کا غلط استعمال ہوا۔ ہزاروں کروڑ روپے کا غبن کر لیا گیا۔

ایپسٹین فائلز معاملہ میں پھنسے کنگ چارلس کے

چھوٹے بھائی اینڈریو ماؤنٹ بیٹن کو پولیس نے کیا گرفتار

آنجہانی مہارانی ایلزبتھ کے دوسرے بیٹے ماؤنٹ بیٹن ونڈسر نے ایپسٹین سے متعلق کسی بھی غلط کام سے ہمیشہ انکار کیا ہے۔ ساتھ ہی انھوں نے یہ بھی کہا ہے کہ انھیں اپنی دوستی پر پچھتاوا ہے۔ امریکہ کے سزا یافتہ جنسی مجرم جیفری ایپسٹین سے تعلق رکھنے والے کنگ چارلس کے چھوٹے بھائی اینڈریو ماؤنٹ بیٹن-ونڈسر کے خلاف برطانوی پولیس نے سخت کارروائی کی ہے۔ انھیں پولیس نے گرفتار کرلیا ہے، جس سے عالمی سطح پر ایک ہلچل پیدا ہوگئی ہے۔ بی بی سی کی رپورٹ کے مطابق پولیس نے جیفری ایپسٹین سے رشتوں کو لے کر عوامی عہدہ کا غلط استعمال کرنے کے شبہ میں پرنس اینڈریو کو گرفتار کیا ہے۔ اس سے قبل اخبارات نے رپورٹ شائع کی تھی کہ جمعرات کو مشرقی انگلینڈ کے سینڈرنگھم اسٹیٹ واقع ووڈ فارم میں 6 بغیر نمبر والی پولیس کاریں اور تقریباً 8 سادے کپڑوں میں پولیس افسر پہنچے تھے۔ تھیمس ویلی پولیس نے اس ماہ کے شروع میں کہا تھا کہ افسران ان الزامات پر غور کر رہے ہیں کہ ماؤنٹ بیٹن-ونڈسر نے جنسی مجرم کو خفیہ سرکاری دستاویزات سونپے تھے، جیسا کہ امریکی حکومت کی طرف سے حال ہی میں جاری کردہ فائلوں سے پتہ چلتا ہے۔ قابل ذکر ہے کہ آنجہانی مہارانی ایلزبتھ کے دوسرے بیٹے ماؤنٹ بیٹن-ونڈسر نے ایپسٹین سے متعلق کسی بھی غلط کام سے ہمیشہ انکار کیا ہے۔ انھوں نے کہا ہے کہ انھیں اپنی دوست پر پچھتاوا ہے۔ حالانکہ نئے دستاویزات کے سامنے آنے کے بعد سے انھوں نے کئی گزارشات کے باوجود اس معاملہ پر کوئی تبصرہ نہیں کیا ہے۔ اس معاملہ میں پولیس کی طرف سے سیدھے طور پر اینڈریو ماؤنٹ بیٹن کا نام نہیں لیا گیا ہے۔ تھیمس ویلی پولیس نے ایک بیان ضرور جاری کیا ہے، جس میں کہا گیا ہے کہ افسران نے عوامی عہدہ کے غلط استعمال کے شبہ میں 60 سال سے زیادہ عمر والے ایک شخص کو گرفتار کیا ہے۔ پولیس کا یہ بھی کہنا ہے کہ برکشایر اور نارفاک میں واقع پتوں پر تلاشی مہم چلائی جا رہی ہے۔ اسسٹنٹ چیف کانسٹیبل اولیور رائٹ نے اس بارے میں جانکاری دیتے ہوئے کہا کہ تفصیلی جائزہ کے بعد ہم نے اب عوامی عہدہ کا غلط فائدہ اٹھانے کے الزام کی جانچ شروع کر دی ہے۔

انھوں نے یہ بھی کہا کہ ''یہ اہم ہے کہ ہم اس مبینہ جرم کی جانچ کے لیے اپنے ساتھیوں کے ساتھ کام کرتے ہوئے اپنی جانچ کی غیر جانبداری اور سالمیت کی حفاظت کریں۔ ہم اس معاملہ میں عوام کی دلچسپی کو سمجھتے ہیں، اور ہم مناسب وقت پر معاملہ کی جانکاری دیں گے۔'' حال ہی میں امریکہ میں جاری ہونے والی ایپسٹین فائلز سے چونکا دینے والے انکشافات ہوئے تھے۔ الزام ہے کہ جب اینڈریو برطانیہ کے خصوصی تجارتی ایلچی تھے تو انہوں نے مبینہ طور پر جیفری ایپسٹین کو خفیہ تجارتی رپورٹیں اور حساس دستاویزات لیک کیں۔ پولیس کی چھ گاڑیاں جمعرات کی صبح سینڈرنگھم اسٹیٹ میں واقع ان کی موجودہ رہائش گاہ ووڈ فارم (Wood Farm) پر پہنچیں اور انہیں حراست میں لے لیا۔ ان پر آفیشل سیکرٹس ایکٹ کی خلاف ورزی کے بھی الزامات لگ رہے ہیں۔ برطانوی ارکانِ پارلیمنٹ اور بادشاہت مخالف گروہ مسلسل ان کے خلاف تحقیقات کا مطالبہ کر رہے تھے۔ بکنگھم پیلس نے اب تک اس معاملے پر کوئی براہِ راست تبصرہ نہیں کیا ہے لیکن کنگ چارلس پہلے ہی اینڈریو سے ان کے شاہی خطابات واپس لے چکے ہیں۔ اب یہ معاملہ برطانیہ کی عدالتوں میں جائے گا جہاں یہ طے ہوگا کہ کیا شاہی خاندان کے کسی رکن کو جیل کی سزا ہوسکتی ہے۔

بنگلہ دیش کا وزیراعظم بنتے ہی طارق رحمن نے ہندوستان کے حق میں اٹھایا بڑا اقدم

ہندوستانی شہریوں کیلئے سبھی زمرہ کے ویزے بحال کردیے گئے ہیں، جن میں میڈیکل اور سیاحتی ویزے بھی شامل ہیں

بنگلہ دیش کے نومنتخب وزیراعظم طارق رحمن نے ہندوستان کے ساتھ رشتوں میں شیرینی گھولنے کے مقصد سے ایک بڑا قدم اٹھایا ہے۔ دہلی واقع بنگلہ دیش ہائی کمیشن نے 20 فروری کو ہندوستانیوں کے لیے ویزا خدمات پھر سے بحال کرنے کا اعلان کر دیا ہے۔ محمد یونس کی حکومت نے تقریباً 2 ماہ قبل ویزا خدمات کو معطل کر دیا تھا، جس سے ہند-بنگلہ دیش تعلقات میں کچھ حد تک تلخی آگئی تھی۔ بتایا جارہا ہے کہ ہندوستانی شہریوں کے لیے سبھی زمروں کے ویزے بحال کر دیے گئے

ہیں، جن میں میڈیکل اور سیاحتی ویزے بھی شامل ہیں۔ گزشتہ سال دسمبر میں بزنس اور ورک ویزا کو چھوڑ کر بقیہ ویزوں پر روک لگا دی گئی تھی۔ یونس حکومت کے اس فیصلہ کو پلٹتے ہوئے جمعہ کی صبح سبھی ویزا خدمات بحال کر دی گئیں۔ بی این پی کی قیادت والی حکومت بننے کے 3 دنوں بعد یہ قدم اٹھایا گیا ہے، جو دونوں ممالک کے درمیان سفارتی رشتوں میں بہتری کا اشارہ ہے۔ بنگلہ دیش کے سلہٹ میں ہندوستان کے سینئر قونصلر افسر انیرودھ داس نے 19 فروری کو بتایا کہ بنگلہ دیشی شہریوں کے لیے بھی سبھی ویزا خدمات پوری طرح بحال کرنے کا عمل شروع کر دیا گیا ہے۔ 'بی ڈی نیوز 24' کے مطابق انھوں نے کہا کہ ''میڈیکل اور ڈبل انٹری ویزا حال میں جاری کیے جارہے ہیں۔ سیاحتی ویزا سمیت دیگر زمروں کے ویزے پھر سے شروع کرنے کے لیے قدم اٹھائے جارہے ہیں۔'' انھوں نے یہ بھی کہا کہ ہندوستان اور بنگلہ دیش کے درمیان تعلقات آپسی احترام اور مشترکہ مفادات پر مرکوز ہیں۔ قابل ذکر ہے کہ طارق رحمن کے وزیراعظم بننے کے بعد بنگلہ دیش نئے سیاسی دور میں قدم رکھ چکا ہے۔ بنگلہ دیش میں شدت پسند سیاسی کارکن شریف عثمان بن ہادی کے قتل کے بعد دونوں ممالک کے درمیان کشیدگی پیدا ہوگئی تھی۔ دسمبر 2025 میں سفارتی کشیدگی کے مدنظر دونوں ممالک کے درمیان قونصلر اور ویزا خدمات روک دی گئی تھیں۔ سنگاپور میں علاج کے دوران ہادی کی موت کی خبر ملنے کے بعد 18 دسمبر کی رات مظاہرین کے ایک گروپ نے چٹگاؤں میں ہندوستانی اسسٹنٹ ہائی کمیشن کے سامنے مظاہرہ کیا اور پتھر پھینکے تھے۔ اس کے بعد ہندوستان نے وہاں 21 دسمبر سے آئندہ حکم تک دفتری کام کو معطل کر دیا۔

سی اے اے پر لڑائی آخری مرحلہ میں داخل، کیونکہ سپریم کورٹ ۵ر مئی کو چیلنجوں کی سماعت کرے گی

جس کے بارے میں بہت سے قانونی ماہرین کا کہنا ہے کہ یہ آئین کے آرٹیکل ۱۴ر کی خلاف ورزی ہے

نئی دہلی: سپریم کورٹ نے جمعرات، 19 فروری کو کہا کہ وہ متنازعہ شہریت (ترمیمی) ایکٹ، 2019 (سی اے اے) کی آئینی جواز کو چیلنج کرنے والی 200 سے زائد درخواستوں پر 5 مئی کو حتمی سماعت شروع کرے گی، جس نے مسلم مخالف الزامات پر ہندوستان بھر میں احتجاج کی لہر کو جنم دیا تھا۔ سی اے اے ہندو، سکھ، بدھ، عیسائی، جین اور پارسی برادریوں سے تعلق رکھنے والے تارکین وطن کو شہریت دینے کی کوشش کرتا ہے جو 31 دسمبر 2014 کو یا اس سے پہلے پاکستان، بنگلہ دیش اور افغانستان سے ملک آئے تھے۔ وزیراعظم نریندر مودی کی بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) زیر قیادت حکومت نے اس قانون کے مسلمانوں کے ساتھ امتیازی سلوک کی تردید کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ مذہبی ظلم وستم سے بچنے والے لوگوں کو تحفظ فراہم کرنا چاہتا ہے۔ اس کے باوجود، اس میں پاکستان میں احمدیوں، افغانستان میں ہزارہ اور میانمار میں روہنگیا جیسے مظلوم مسلم متاثرین شامل نہیں ہیں۔ چیف جسٹس سوریہ کانت اور جسٹس جوئمالیا باگچی اور وپل ایم پنچولی پر مشتمل بنچ نے ان درخواستوں پر حتمی سماعت کے سلسلے میں طریقہ کار کی ہدایات جاری کیں، جو 2019-2020 سے زیر التواء ہیں۔ بنچ نے کہا کہ وہ انڈین یونین آف مسلم لیگ (آئی یو ایم ایل) کے رہنما سمیت درخواست گزاروں کی سماعت ڈیڑھ دن تک کرے گی اور مرکز کو اپنے دلائل کو آگے بڑھانے کے لیے ایک دن کا وقت دیا جائے گا۔ سی جے آئی نے کہا کہ بنچ درخواستوں پر سماعت 12 مئی کو مکمل کرے گی۔ بنچ نے فریقین سے کہا کہ وہ چار ہفتوں کے اندر اضافی دستاویزات اور گذارشات داخل کریں۔ بنچ نے کہا کہ وہ پہلے سی اے اے کی پین انڈیا درخواست سے متعلق درخواستوں کی سماعت کرے گی اور پھر بعد میں آسام اور تریپورہ سے متعلق درخواستوں کا نوٹس لے گی۔ اس میں کہا گیا کہ آسام کا مسئلہ باقی ملک سے مختلف ہے، کیونکہ شہریت کے لیے پہلے کٹ آف تاریخ 24 مارچ 1971 تھی، جسے سی اے اے کے تحت 31 دسمبر 2014 تک بڑھا دیا گیا تھا۔ یہ معاملات آخری بار 19 مارچ 2024 کو ایک بنچ کے سامنے درج کیے گئے تھے، جب اس نے مرکز سے شہریت (ترمیمی) قواعد، 2024 کے نفاذ پر روک لگانے کی درخواستوں کا جواب دینے کو کہا تھا، جب تک کہ عدالت عظمیٰ قانون کی صداقت کو چیلنج کرنے والی درخواستوں کو نمٹا نہیں دیتی۔ تاہم، عدالت عظمیٰ نے ان قواعد کے عمل پر روک لگانے سے انکار کر دیا جو سی اے اے کو اثر انداز کریں گے جیسا کہ عرضی گزاروں کی نمائندگی کرنے والے سینئر وکلاء کی بیٹری نے مانگی تھی۔ مرکز نے 11 مارچ 2024 کو شہریت (ترمیمی) ایکٹ، 2019 کے نفاذ کی راہ ہموار کی۔

اناؤ عصمت دری معاملہ:

کلدیپ سینگر کے بھائی کو نہیں ملی ضمانت

جے دیپ سینگر نے اپنی درخواست میں کہا ہے کہ وہ منہ کے کینسر کے چوتھے مرحلے میں مبتلا ہے، جو کہ ایک جان لیوا صورتحال ہے اور اس کے دوبارہ ہونے کی علامات ظاہر ہوئی ہیں۔ دہلی ہائی کورٹ نے جمعہ کے روز اناؤ عصمت دری معاملہ کے مجرم کلدیپ سینگر کے بھائی جے دیپ سینگر کو حکم دیا ہے کہ وہ جیل افسران کے سامنے خود سپردگی کرے۔ عدالت نے یہ ہدایت متاثرہ لڑکی کے والد کی دوران حراست موت کے معاملے میں جے دیپ سینگر کو سنائی گئی سزا کے تناظر میں جاری کی ہے۔ جسٹس نوین چاولہ اور جسٹس رویندر ڈوڈیجا کی بنچ مجرم کی اس درخواست پر سماعت کر رہی تھی، جس میں اس نے 10 سال کی سزا کو معطل کر کے عبوری ضمانت میں مزید توسیع کی اپیل کی ہے۔ عدالت نے کہا کہ جے دیپ سینگر جولائی 2024 میں دی گئی عبوری ضمانت میں آخری بار اپریل 2025 میں توسیع کی گئی تھی۔ اس کے بعد سے 5 تاریخیں گزر جانے کے باوجود عدالت کے ذریعہ اس کے عبوری ضمانت میں مزید توسیع کرنے یا اس کی سزا معطل کرنے کا کوئی حکم جاری نہیں کیا گیا ہے۔ جے دیپ سینگر کے وکیل نے اس کی خرابی صحت کے پیش نظر عبوری ضمانت کی مدت میں توسیع کی درخواست کی، جس پر بنچ نے کہا کہ ''آپ خود سپردگی کیجیے، پھر ہم دیکھیں گے۔'' بنچ نے حکم دیا کہ ''اگرچہ سنائی گئی سزا کی عبوری معطلی کی مدت میں توسیع نہیں کی گئی، پھر بھی اس نے خود سپردگی نہیں کی ہے۔ سزا کی معطلی کی مدت بڑھانے کی درخواست پر غور کرنے سے قبل ہم اپیل کنندہ سے کہتے ہیں کہ وہ پہلے خود سپردگی کرے۔'' جے دیپ سینگر کے وکیل نے عدالت کو یقین دلایا کہ وہ ہفتے تک خود سپردگی کر دے گا۔ عدالت نے معاملے کی سماعت اگلے ہفتے کے لیے مقرر کر دی ہے۔ واضح رہے کہ جے دیپ سینگر (50) نے منہ کے کینسر سے متاثر ہونے کی بنیاد پر ضمانت میں توسیع کی گزارش کی ہے۔

حکام کو ذات پات کا نظام ختم کرنے کیلئے کام کرنا چاہیئے: مدراس ہائی کورٹ

مدراس ہائی کورٹ نے قرار دیا ہے کہ ریاست کے زیرانتظام مندروں کے تہوار ذات پات کو فروغ نہیں دے سکتے

مدراس ہائی کورٹ نے قرار دیا ہے کہ ریاست کے زیرانتظام مندروں کے تہوار ذات پات کو فروغ نہیں دے سکتے۔ عدالت نے ہدایت دی کہ آئندہ دعوت ناموں میں ناموں کے ساتھ ذات کے لاحقے شائع نہ کیے جائیں۔ مدراس ہائی کورٹ نے حالیہ سماعت میں مشاہدہ کیا کہ ریاست کے ہندو ریلیجیس اینڈ چیریٹیبل انڈوومینٹ ڈپارٹمنٹ کے زیر انتظام مندروں کے تہوار ذات پات کو برقرار رکھنے یا اس کی تشہیر کا ذریعہ نہیں بن سکتے۔ جسٹس بھارت چکرورتی نے زور دیا کہ آئین ہند کا آرٹیکل ۱۴ر مساوات کی ضمانت دیتا ہے اور جمہوریہ بننے کا مقصد ہی سب کے ساتھ یکساں سلوک کو یقینی بنانا تھا۔ ان کے مطابق ذات پات صرف پیدائش پر مبنی تقسیم ہے، جسے ریاستی اداروں کے ذریعے تقویت نہیں دی جاسکتی۔ عدالت نے کہا کہ اگر کوئی تہوار، جس میں سرکاری محکمہ شامل ہو، اس انداز میں منعقد کیا جائے جس سے ذات پات کو فروغ ملے یا کسی کی ذات پر فخر ظاہر ہو، تو اسے اجازت نہیں دی جاسکتی۔ عدالت این سمرن کی عرضی پر سماعت کر رہی تھی، جس میں مطالبہ کیا گیا تھا کہ مندر کے تہواروں کے دعوت ناموں میں ذات کے ناموں کے استعمال پر پابندی لگائی جائے۔ ریاست نے موقف اختیار کیا کہ مندر بذاتِ خود ذات کے نام استعمال نہیں کر رہا، تاہم یہ تسلیم کیا کہ بعض طباعت شدہ دعوت ناموں میں افراد کے نام کے ساتھ ذات کے لاحقے شامل تھے۔ چونکہ موجودہ سال کے دعوت نامے پہلے ہی چھپ چکے تھے، فوری اصلاح ممکن نہیں تھی۔ عدالت نے حکم دیا کہ مستقبل میں اگر افراد اپنے نام کے ساتھ ذات کے لاحقے استعمال کریں تو انہیں ہٹا دیا جائے اور صرف نام شائع کیے جائیں۔ ریاست کی یہ درخواست بھی مسترد کر دی گئی کہ معاملہ مکمل طور پر مندر کی صوابدید پر چھوڑ دیا جائے۔ تاہم، جلوس کے دوران مورتی کو اٹھانے یا لے جانے سے متعلق تفصیلی قواعد بنانے کی درخواست عدالت نے قبول نہیں کی۔ عدالت کے مطابق ایسی ذمہ داریاں عموماً مقامی سطح پر قابل جسم عقیدت مند انجام دیتے ہیں، اور اس ضمن میں معیاری آپریٹنگ پروسیجر (ایس او پی) جاری کرنا غیر ضروری پیچیدگیاں پیدا کر سکتا ہے۔

مختصر مگر اہم خبریں

حیدرآباد: امبر پیٹھ میں تراویح کی نماز کے دوران مسجد کے قریب نعرے بازی کے بعد کشیدگی

حیدرآباد کے امبر پیٹھ میں مسجد کے قریب تراویح کی نماز کے دوران کچھ شرپسند افراد کی نعرے کے بعد حالات کشیدہ ہوگئے، اس واقع کی اطلاع ملنے کے بعد پولیس نے موقع پر پہنچ کر حالات کو قابو میں کرلیا، ساتھ ہی اضافی نفری طلب کرلی۔ اطلاعات کے مطابق، یہ واقعہ رات دس بجے کے قریب اس وقت پیش آیا جب شیوجی مہاراج جینتی جلوس میں شامل کچھ لوگوں نے مسجد میں تراویح کی نماز جاری ہونے کے دوران نعرے لگائے۔ مسجد سے واپس آنے والے نمازیوں نے جب یہ دیکھا تو وہ لوٹ آئے اور مسجد کے سامنے جمع ہوگئے اور انہوں نے بھی نعرے بازی شروع کردی۔ تقریباً پانچ منٹ تک نعرے بازی کا یہ سلسلہ جاری رہا، جس کے بعد وہاں تعینات پولیس اہلکاروں نے مداخلت کرتے ہوئے دونوں گروپوں کو منتشر کیا۔ دریں اثناء صورت حال پر قابو پانے کے لیے فوری طور پر مزید پولیس اہلکاروں کو طلب کرلیا گیا۔ بعدازاں سکندرآباد زون کی ڈپٹی کمشنر آف پولیس (ڈی سی پی) رکشیتا مورتی موقع پر پہنچیں اور علاقے کے مسلم عمائدین سے بات چیت کرتے ہوئے انہیں امن برقرار رکھنے کی تلقین کی۔ ان کا کہنا تھا کہ معاملہ کچھ افراد کی نعرے بازی سے شروع ہوا ہے اور اس کی تحقیقات جاری ہیں۔ ڈی سی پی مورتی نے عوام سے اپیل کی کہ صورت حال اب پرسکون ہے اور افواہوں پر کان نہ دھریں۔

یوپی پولیس کے خلاف کانگریس کا 'ستیہ گرہ'

'منریگا بچاؤ سنگرام' کے تحت ۱۷ر فروری کو اسمبلی گھیراؤ کے دوران ہوئے لاٹھی چارج کے خلاف یوپی کانگریس نے ریاست کے سبھی اضلاع میں 'ستیہ گرہ' کیا۔ کانگریس کارکنان کا الزام ہے کہ پرامن احتجاج کر رہے کانگریس کارکنوں پر مبینہ طور پر بی جے پی حکومت کے اشارے پر پولیس انتظامیہ کی جانب سے لاٹھی چارج کیا گیا جس میں سرکردہ رہنماؤں سمیت کئی کارکنان زخمی ہوگئے تھے۔ اس کارروائی کے خلاف یوپی کانگریس کے صدر اجے رائے کی قیادت میں کانگریس کارکنوں نے لکھنؤ میں کانگریس ہیڈکوارٹر پر واقع مہاتما گاندھی کے مجسمے کے سامنے بیٹھ کر پرامن ستیہ گرہ کیا اور ریاستی حکومت کے خلاف احتجاج درج کرایا۔ یہ پرامن ستیہ گرہ ریاست کے تمام اضلاع میں بھی منعقد کیا گیا ہے۔ اجے رائے نے اپنے خطاب میں کہا کہ جمہوریت میں پرامن احتجاج ہر شہری اور سیاسی جماعت کا آئینی حق ہے، مگر بی جے پی حکومت اپوزیشن کی آواز کو دبانے کے لئے مسلسل جابرانہ پالیسیاں اپنا رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ کانگریس کارکنوں پر لاٹھی چارج حکومت کی آمریت کا ثبوت ہے جسے برداشت نہیں کیا جائے گا۔ انہوں نے مزید کہا کہ کانگریس پارٹی سچائی اور عدم تشدد کے راستے پر چلتے ہوئے ناانصافی کے خلاف جدوجہد کرتی رہی ہے اور آئندہ بھی کرتی رہے گی۔ اگر حکومت نے اپنی کارروائیاں بند نہ کیں تو پارٹی ریاست بھر میں وسیع عوامی تحریک شروع کرنے پر مجبور ہوگی۔ اس موقع پر راجیہ سبھا میں اپوزیشن کے نائب لیڈر پرمود تیواری نے الزام لگایا کہ حکومت کے اشارے پر پولیس نے احتجاج سے دو دن قبل ہی کارکنوں کو قانونی نوٹس جاری کئے، گھروں میں نظر بند کیا اور راستوں میں روکنے کی کوشش کی، جو اس بات کا ثبوت ہے کہ حکومت کانگریس سے خوفزدہ ہے اور اپنی ناکامی چھپانے کے لیے آمریت کا سہارا لے رہی ہے۔ دیگر لیڈروں نے کہا کہ منریگا صرف ایک روزگار اسکیم نہیں بلکہ دیہی معیشت کی ریڑھ کی ہڈی ہے، جس نے کورونا وبا کے دوران کروڑوں مزدوروں کو سہارا دیا۔

گزشتہ کچھ سالوں کے دوران 2.5 لاکھ سے زیادہ خواتین غائب، کانگریس نے امت شاہ کو لکھا خط

مدھیہ پردیش کانگریس کے صدر جیتو پٹواری نے مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ کو لکھے خط سے متعلق 'ایکس' ہینڈل پر جانکاری دی۔ انھوں نے بتایا کہ مدھیہ پردیش اسمبلی میں جو اعداد و شمار پیش کیے گئے

مدھیہ پردیش میں بچیوں اور خواتین کے غائب ہونے کی خبریں عام ہوگئی ہیں۔ گزشتہ کچھ سالوں میں لاکھوں لڑکیاں اور خواتین لاپتہ ہو چکی ہیں، جن میں سے کئی کا سراغ تک نہیں مل پایا ہے۔ اس معاملہ میں فکر ظاہر کرتے ہوئے مدھیہ پردیش کانگریس کے صدر جیتو پٹواری نے مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ کو ایک خط لکھا ہے۔ انھوں نے خط میں وزیر داخلہ سے گزارش کی ہے کہ وہ اس معاملہ میں مداخلت کریں تاکہ خواتین و بچیوں کے غائب ہونے کی وجہ سامنے آسکے۔ جیتو پٹواری نے مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ سے گزارش کی ہے کہ وہ ریاستی حکومت کو حکم جاری کر ریاست کی بیٹیوں کے لیے حفاظتی انتظامات سخت کرائیں۔ ان کی سیکورٹی کے لیے اثردار اور سخت قدم اٹھائے جائیں تاکہ ریاست میں موجود خوف کا خاتمہ ہو۔ کانگریس لیڈر نے ایک سوشل میڈیا پوسٹ میں اس تعلق سے جانکاری دیتے ہوئے لکھا ہے کہ مدھیہ پردیش میں بہن بیٹیوں کے لاپتہ ہونے کے واقعات لگاتار بڑھ رہے ہیں، جو فکر انگیز ہیں۔ مدھیہ پردیش کانگریس کمیٹی کے سربراہ جیتو پٹواری نے امت شاہ کو لکھے خط کی جانکاری اپنی آفیشیل 'ایکس' ہینڈل پر دی ہے۔ انھوں نے خط میں لکھا ہے کہ مدھیہ پردیش میں تقریباً 22 سالوں سے بی جے پی حکومت ہے۔ اس دوران ریاست میں خواتین کی حالت بد سے بدتر

ہوئی ہے۔ مدھیہ پردیش اسمبلی میں پیش اعداد و شمار بھی اس بات کی گواہی دیتے ہیں۔ جیتو پٹواری نے کانگریس رکن اسمبلی ڈاکٹر وکرانت بھوریا کے ذریعہ اسمبلی میں اٹھائے گئے سوال پر بی جے پی حکومت کے جواب کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ''یہ ایک خوفناک سچ کو سامنے لاتا ہے۔'' انھوں نے امت شاہ کو مطلع کیا کہ 2020 سے 28 جنوری 2026 تک کی حالت دیکھی جائے تو ریاست میں مجموعی طور پر 2 لاکھ 6 ہزار 507 خواتین اور 63 ہزار 793 بچیاں غائب ہوئی ہیں۔ ان میں سے 47 ہزار 984 خواتین اور 2 ہزار 186 بچیوں کا آج تک کوئی سراغ نہیں مل سکا ہے۔ امت شاہ کو لکھے خط میں جیتو پٹواری نے موجودہ حالات کو ریاستی حکومت کی ناکامی اور ناکارہ پن کا ثبوت بتایا ہے۔ انھوں نے ریاست میں 'ہیومن ٹریفکنگ' کا خونخوار ریکیٹ فعال ہونے کا بھی اندیشہ ظاہر کیا۔ کانگریس لیڈر نے مرکزی وزیر داخلہ سے بی جے پی حکومت کے ہی ان اعداد و شمار پر نوٹس لینے کی گزارش کی ہے۔ ان میں سے لاپتہ ہونے والی خواتین اور لڑکیوں کی تعداد تقریباً 2.5 لاکھ کے قریب بتائی گئی ہے۔ رپورٹ کے مطابق ریاست میں روزانہ اوسطاً 130 خواتین اور لڑکیاں غائب ہورہی ہیں۔ کانگریس اور دیگر اپوزیشن جماعتوں نے ملک بھر، بالخصوص دہلی اور مدھیہ پردیش میں خواتین کے لاپتہ ہونے کے بڑھتے ہوئے واقعات پر مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ کو تنقید کا نشانہ بنایا ہے۔ دہلی میں بھی صرف جنوری 2026 کے پہلے 15 دنوں میں 509 خواتین اور لڑکیوں کے لاپتہ ہونے کی اطلاع ملی ہے، جس پر انسانی حقوق کے قومی کمیشن (NHRC) نے بھی نوٹس لیا ہے۔

ایچ ایس سی امتحانات: نقل کروانے پر ۳۱/اہلکار معطل، امراوتی سرِفہرست

مہاراشٹر اسٹیٹ بورڈ آف سیکنڈری اینڈ ہائر سیکنڈری ایجوکیشن (ریاستی بورڈ) کے ذریعہ منعقدہ ۱۲/ویں جماعت کے امتحانات میں اب تک بڑے پیمانے پر (اجتماعی) نقل کے ۶/معاملے درج کئے گئے ہیں۔

مہاراشٹر اسٹیٹ بورڈ آف سیکنڈری اینڈ ہائر سیکنڈری ایجوکیشن (ریاستی بورڈ) کے ذریعہ منعقدہ ۱۲/ویں جماعت کے امتحانات میں اب تک بڑے پیمانے پر (اجتماعی) نقل کے ۶/معاملے درج کئے گئے ہیں۔ مجموعی طور پر ان معاملات میں ۳۱/افراد کو معطل کیا گیا ہے۔ اس تعداد میں اضافے کا امکان ہے۔ ۱۲/ویں جماعت کا امتحان ریاست کے ۳/ہزار ۳۸۷/مرکزی امتحانی مراکز پر لیا جارہا ہے۔ ان میں سے تقریباً ۹۵/فیصد امتحانی مراکز میں سی سی ٹی وی نصب ہیں۔ جبکہ سی سی ٹی وی کے بغیر ۱۷۲/امتحانی مراکز کے عملے کو تبدیل کردیا گیا ہے۔ ریاستی بورڈ نے ۱۲/ویں جماعت کے امتحان میں نقل اور بددیانتی کو روکنے کیلئے مختلف اقدامات کئے ہیں۔ اب تک ۱۰۹/معاملات کا اندراج کیا جاچکا ہے۔ ان میں سے اورنگ آباد ڈویژنل بورڈ کے تحت ۵/امتحانی مراکز اور امراوتی ڈویژنل بورڈ کے ایک امتحانی مراکز میں بڑے پیمانے پر نقل کے ۵/معاملے سامنے آئے ہیں۔ طلبہ کو اجتماعی طور پر نقل کروانے کے الزام میں ان اسکولوں میں تعینات عملے کے خلاف کارروائی کی گئی ہے۔ بیشتر کو معطل کردیا گیا ہے۔ اطلاع کے مطابق اورنگ آباد ڈویژنل بورڈ کے تحت بیڑ ضلع کے چوسالہ میں آرٹس اینڈ سائنس جونیئر کالج کے معاملے میں ۷/ملازمین کو معطل کیا گیا ہے، کنڑ تعلقہ کے جیتاپور میں نیشنل ہائیر سیکنڈری اسکول کے معاملے میں ۱۸/ملازمین، جالنہ ضلع کے روہیلا گڑھ میں جمبوونت ہائیر سیکنڈری اسکول، چھترپتی ہائیر سیکنڈری اسکول، میں ۶/ملازمین کو معطل کیا گیا ہے۔ انکش نگر میں شیواجی نگر ہائر سیکنڈری اسکول۔ دریں اثنا، امراوتی ڈویژنل بورڈ کے تحت ضلع واشم کے شری مینا گیری مہاراج ودیالیہ اور جونیئر کالج کے معاملے میں ۲۶/لوگوں کے خلاف مقدمہ درج کیا گیا ہے، ریاستی بورڈ کے چیئرمین ڈاکٹر نندکمار بیڈسے نے بتایا۔ اب تک ظاہر کئے گئے اعداد وشمار کے مطابق ریاست میں سب سے زیادہ نقل کے معاملے میں امراوتی میں درج کئے گئے ہیں۔ مجموعی طور پر ریاست میں نقل کے ۱۰۹/معاملے سامنے آئے ہیں جن میں سب سے زیادہ ۵۰/معاملے امراوتی کے ہیں۔ اس کے بعد پونے کا نمبر ہے جہاں نقل کے ۲۷/معاملے درج کئے گئے ہیں۔ لاتور اور ناگپور میں ۱۱-۱۱/معاملے درج کئے گئے ہیں۔ اورنگ آباد میں ۶/اور ناسک میں ۴/معاملے سامنے آئے ہیں۔ اہم بات یہ ہے ممبئی، کوکن اور کولہاپور بورڈ میں نقل کا ایک بھی معاملہ سامنے نہیں آیا ہے۔ ریاستی بورڈ کے صدر نندکمار بیڈسے کا کہنا ہے کہ جن طلبہ کو نقل کرتے ہوئے پکڑا گیا ہے ان کے پرچوں کو متعلقہ ڈویژنل بورڈ میں جمع کروادیا گیا ہے جہاں ہر ایک پرچے کی باریکی سے جانچ ہوگی۔ اگر ان میں نقل کی تصدیق ہوئی تو ڈویژنل بورڈ کے چیئرمین ان طلبہ پر کارروائی کے تعلق سے فیصلہ کریں گے۔ انہوں نے یہ واضح نہیں کیا کہ ان طلبہ پر کس طرح کی کارروائی کی جائے گی۔ عام طور پر نقل کرتے ہوئے پکڑے گئے طلبہ کے آئندہ ۳/سال تک امتحان دینے پر پابندی عائد کردی جاتی ہے۔ یاد رہے کہ ۲۳/فروری سے ایس ایس سی یعنی ۱۰/ویں کے امتحانات بھی شروع ہونے جارہے ہیں جس کی تیاریاں جاری ہیں۔

ممبئی ملازمتوں میں ۵/فیصد مسلم ریزرویشن

منسوخی کے خلاف بامبے ہائی کورٹ میں عرضداشت داخل

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) مہاراشٹر سرکار کے مسلم ریزرویشن کے فیصلہ اور جی آر کی منسوخی کے بعد ایڈوکیٹ اعجاز نقوی نے عرضداشت داخل کرتے ہوئے اسے کالعدم قرار دینے کی درخواست و استدعا کی ہے ۔ مہاراشٹر سرکار کی مسلم دشمنی اور اسلامی مخالفت کے سبب سرکاری ملازمتوں اور تعلیمی اداروں میں مسلمانوں کے لیے پانچ فیصد ریزرویشن منسوخ کردیا ہے۔ اس سلسلے میں منگل 17 فروری کو ایک حکومتی قرارداد جی آر جاری کیا گیا۔ مسلم ریزرویشن 2014 میں کانگریس ۔این سی پی حکومت نے متعارف کرایا تھا۔ اپوزیشن کانگریس پارٹی نے اس فیصلے کو جمہوریت کے لیے نقصان دہ قرار دیتے ہوئے کہا کہ یہ مسلمانوں کو قومی دھارے میں لانے سے محروم رکھے گا ۔نیشنلسٹ کانگریس پارٹی (ایس پی) بھی منسوخی کی مخالفت کرتی ہے۔ 2014 میں، کانگریس اور این سی پی حکومت نے ایک آرڈیننس جاری کیا تھا جس میں مراٹھوں کو 16 فیصد کوٹہ دیا گیا تھا اور ساتھ ہی خصوصی پسماندہ طبقے کے زمرے کے تحت مسلمانوں کو 5 فیصد کوٹہ دیا گیا تھا۔ تاہم اس پالیسی کو بمبئی ہائی کورٹ میں چیلنج کیا گیا جس نے مراٹھا ریزرویشن کو ختم کردیا لیکن تعلیمی اداروں میں مسلم ریزرویشن کو جزوی طور پر برقرار رکھا۔ بعد میں اقتدار میں آنے والی بی جے پی اور شیوسینا حکومت نے مسلم کوٹہ کی مخالفت کی۔ مسلم کوٹہ کی منسوخی کی مخالفت کرتے ہوئے ایڈوکیٹ ڈاکٹر سید اعجاز عباس نے سول رٹ پٹیشن داخل کی ہے جس میں بمبئی ہائی کورٹ سے اپیل کی کہ وہ جی آر 181 مورخہ 17/2/2026 کے ذریعے منسٹری آف اسپیشل جسٹس اینڈ اسپیشل ایڈ مہاراشٹر کے ذریعہ جاری کردہ حکم نامہ منسوخ کرنے کے غیر ضروری فرقہ وارانہ اقدام کو کالعدم قرار دے۔ نقوی بذات خود ایڈوکیٹ ڈی وی سروج کے ساتھ فوری سماعت کے لیے جسٹس ریاض چھاگلا بنچ کے سامنے پیش ہوئے ۔ مہاراشٹر اکے سابق وزیر اور کانگریس ورکنگ کمیٹی کے رکن نسیم خان نے ریاست کی بھارتیہ جنتا پارٹی کی قیادت والی حکومت کے اس فیصلے کی سخت مخالفت کی ہے، جس کے تحت ریاست میں اقلیتوں کے پسماندہ طبقات کو تعلیم میں ملنے والا پانچ فیصد ریزرویشن ختم کردیا گیا ہے۔ نسیم خان نے تلک بھون میں میڈیا سے بات کرتے ہوئے ریاستی حکومت کے اس فیصلے کو اقلیتوں کے ساتھ سنگین غلطی اور ناانصافی قرار دیا اور کہا کہ بی جے پی کی قیادت والی مہایوتی حکومت نے اس اقدام کے ذریعے ایک بار پھر اپنا پسماندہ اور اقلیت مخالف چہرہ ظاہر کردیا ہے۔

یہ وردی کے پیچھے پوشیدہ زندہ دل انسان کہ داستان ہے جس کی دھڑکن میں خدمت عزم مصمم ہے

ڈی سی پی مہیش چمٹے نے درد سے تڑپتے ہوئے

متاثرہ شخص کو سڑک سے اٹھا کر اپنی گاڑی میں اسپتال پہنچایا

ممبئی کی تیز رفتار زندگی میں، جہاں لوگ اکثر تھمتے نہیں ہے، ڈی سی پی چمٹے کی انسانیت کی روشن مثال نے سب کو یہ غور وفکر پر مجبور کردیا کہ اگر انسانیت باقی ہے تو تماش بین بننے کے بجائے انسان دوسرے انسان کی جان بچاتا ہے ۔ممبئی ویسٹرن ایکسپریس ہائی وے پر ایک نوجوان درد سے تڑپتا ہوا سڑک پر پڑا۔ اس کی موٹر سائیکل حادثہ کا شکار ہوگئی تھی۔ ملاڈ سے دہیسر جارہے نوجوان کو تیز رفتار کار نے ٹکر ماردی، ڈرائیور موقع سے فرار ہو گیا۔ چاروں طرف ایک ہجوم جمع تھا، موبائل کیمرے حادثہ کی ویڈیو قید کرنے میں مشغول تھے لیکن کوئی مدد کے لیے آگے نہیں آیا۔ اسی وقت زون 12 کے ڈی سی پی مہیش چمٹے کا قافلہ وہاں سے گزر رہا تھا۔ ہجوم کو دیکھ کر انہوں نے فوراً گاڑی روک دی۔ جیسے ہی انہوں نے زخمی نوجوان کو درد سے کراہتے ہوئے دیکھا، بغیر کچھ سوچے فوراً موقع پر پہنچ گئے ۔ ایک لمحہ ضائع کیے بغیر وہ آگے بڑھ گئے ۔ کوئی رسمی بات نہیں، انتظار نہیں، ایمبولینس کا کوئی بہانہ نہیں۔ ڈی سی پی مہیش چمٹے نے زخمی شخص کو اپنی سرکاری گاڑی کی اگلی سیٹ پر بٹھایا اور فوراً دہیسر کے سمرپن اسپتال لے گئے۔ وہاں پہنچ کر نہ صرف اسے چھوڑ دیا بلکہ ذاتی طور پر اسے دہیسر مشرق کے سمرپن ہسپتال میں داخل کرایا اور علاج شروع کیا۔ جہاں لوگ تماشائی بنے رہے، ممبئی پولیس نے انسانیت کا اپنا فرض نبھایا۔ یہ صرف ایک بچاؤ نہیں تھا ،یہ وردی کے پیچھے چھپے دل کی کہانی ہے۔ جو دل کی ہر دھڑکن میں خدمت کا عزم رکھتا ہے۔ آج ہر کوئی ممبئی پولیس اور ڈی سی پی مہیش چمٹے کی حساسیت اور جلد بازی کی تعریف کر رہا ہے۔ آج ممبئی کی سڑکوں پر نہ صرف ایک زخمی کی جان بچائی گئی بلکہ لوگوں کا ایمان بھی تازہ ہوا کہ جب تک ایسے افسران موجود ہیں، انسانیت زندہ رہے گی۔

جی سی سی ہندوستان کے دفتری رئیل اسٹیٹ مارکیٹ میں مانگ کو آگے بڑھائے گا

شراکت کے ۵۰/فیصد تک پہنچنے کی امید ھے

ممبئی: جمعرات کو جاری ہونے والی ایک رپورٹ کے مطابق، ملک کے سب سے اوپر سات شہروں میں گلوبل کیپبلٹی سینٹرز (جی سی سی) سے ہندوستانی دفتری رئیل اسٹیٹ کی طلب کا 50 فیصد تک حصہ بننے کی توقع ہے، جس میں سب سے زیادہ حصہ امریکی کمپنیوں کا ہے۔ کولیئرز انڈیا کی رپورٹ کے مطابق، 2020 سے لے کر اب تک ہندوستان میں جی سی سی کی لیزنگ کی سرگرمیوں میں امریکی کمپنیوں کا حصہ تقریباً 70 فیصد ہے، جب کہ یورپی یونین اور برطانیہ کی کمپنیوں کا حصہ 8-10 فیصد ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ جی سی سی ممالک سے گریڈ اے دفتری جگہ کی سالانہ طلب اگلے چند سالوں میں 35-40 ملین مربع فٹ تک پہنچ سکتی ہے، جو کل دفتری جگہ کی طلب کا 40-50 فیصد ہے۔ "جبکہ امریکی کمپنیوں سے ٹیک فوکسڈ جی سی سی کی مانگ مستحکم رہ سکتی ہے، ہم یورپی یونین اور برطانیہ کی کمپنیوں سے خاص طور پر انجینئرنگ اور مینوفیکچرنگ، بی ایف ایس آئی، اور مشاورتی شعبوں میں مانگ بڑھنے کی توقع رکھتے ہیں،" ارپیت مہروترا، مینیجنگ ڈائریکٹر، آفس سروسز، کولیئرز انڈیا نے کہا۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ امریکہ، یورپی یونین اور برطانیہ کے ساتھ جاری تجارتی معاہدوں اور ٹیرف کی معقولیت کی توقع ہے کہ ٹیکنالوجی، بینکنگ اور مالیاتی خدمات، انجینئرنگ اور مینوفیکچرنگ اور مشاورتی شعبوں میں طویل مدتی دفتری جگہ کی طلب میں اضافہ ہوگا۔ رپورٹ کے مطابق، جی سی سی خطہ 2020 سے ملک میں دفتری جگہ کی کل 310 ملین مربع فٹ طلب میں سے تقریباً 117 ملین مربع فٹ یا 38 فیصد ہے۔ نادر، نیشنل ڈائریکٹر اور ہیڈ آف ریسرچ، کولیئرز انڈیا نے کہا، جی سی سی ممالک ہندوستان میں دفتری جگہ کی طلب کو برقرار رکھنے میں کلیدی کردار ادا کرتے رہیں گے، کرایہ داروں کی بنیاد کی مسلسل ترقی اور تنوع کی حمایت کرتے ہوئے۔ نادر نے مزید کہا کہ عالمی تجارتی تناؤ میں کمی آئی ہے، اور ہندوستان اور اس کے بڑے تجارتی شراکت داروں کے درمیان حالیہ دو طرفہ معاہدوں سے ہندوستانی دفتری منڈی کے لیے اہم مطالبات فراہم ہوں گے۔ رئیل اسٹیٹ سروسز فرم نے مزید کہا کہ ہنر مند ہنر اور لاگت کے فرق کی دستیابی سے ہندوستان میں صلاحیت کے مراکز کی توسیع کو مزید فروغ ملے گا۔ ماہرین کے مطابق، اگلے چند سالوں میں ہندوستان کے ٹاپ 7 شہروں میں دفتری جگہ کی کل مانگ کا 50٪ حصہ صرف GCCs کی طرف سے آنے کا امکان ہے۔ اس مانگ میں اضافے کی بڑی وجوہات میں ہنرمند افرادی قوت کی دستیابی، کم لاگت، اور جدید ٹیکنالوجیز جیسے AI، کلاؤڈ کمپیوٹنگ، اور ڈیٹا اینالیٹکس پر توجہ شامل ہے۔ امریکہ سے تعلق رکھنے والی کمپنیاں اس مانگ میں سب سے آگے ہیں، جن کا حصہ تقریباً 70٪ ہے، جبکہ برطانیہ اور یورپی یونین کی کمپنیوں کی دلچسپی بھی بڑھ رہی ہے۔

ممبئی بی ایم سی راجیشری شرواڈکر ممبئی

میونسپل کارپوریشن ایجوکیشن کمیٹی کی بلامقابلہ چیئر پرسن منتخب

ممبئی: (نمائندہ ممبئی رابطہ) راجیشری راجیش شرواڈکر کو آج (20 فروری 2026) ممبئی میونسپل

کارپوریشن ایجوکیشن کمیٹی کی چیئر پرسن کے طور پر بلامقابلہ منتخب کیا گیا۔ پریزائیڈنگ آفیسر، میئر ریتو تاوڑے نے اس بلامقابلہ انتخاب کا اعلان کیا۔ ممبئی میونسپل کارپوریشن عام انتخابات 2025-26 کے بعد، 22 میونسپل کارپوریشن ممبران اور 4 غیر میونسپل کارپوریشن ممبران کو میونسپل کارپوریشن کی خصوصی میٹنگ میں پیر 16 فروری 2026 کو ایجوکیشن کمیٹی میں مقرر کیا گیا تھا۔ آج (20 فروری 2026) صبح 11.00 بجے ایک خصوصی میٹنگ کا اہتمام کیا گیا تھا تاکہ اس کمیٹی کے چیرمین کے انتخاب کے لیے 11.00 بجے اجلاس منعقد کیا جاسکے۔ ایجوکیشن کمیٹی کے چیئرمین کے عہدے کے لیے واحد درخواست راجیشری راجیش شرواڈکر کی موصول ہوئی تھی اور انہیں پریذائیڈنگ آفیسر میئر ریتو تاوڑے نے بلامقابلہ منتخب کیا تھا۔ اس موقع پر ڈپٹی کمشنر (تعلیم) ڈاکٹر (محترمہ) پراچی جمبھیکر، میونسپل سکریٹری مسز منجیری دیشپانڈے اور تعلیمی کمیٹی کے اراکین موجود تھے۔

رنویر سنگھ دھمکی کیس: ھیری باکسر نے

امریکی نمبر استعمال کرتے ہوئے ۱۰/کروڑ روپئے مانگے

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) اداکار رنویر سنگھ کو بشنوئی گینگ کی جانب سے موصول ہونے والی حالیہ دھمکی اور بھتہ خوری کے دعوے کے حوالے سے پولیس ہائی الرٹ ہے۔ تحقیقات کے دوران روزانہ نئی معلومات سامنے آرہی ہیں۔ تازہ ترین اپ ڈیٹ یہ ہے کہ لارنس بشنوئی گینگ سے وابستہ ہیری باکسر (عرف ہری چند جاٹ) نے رنویر سنگھ سے 10 کروڑ روپے تاوان کا مطالبہ کرتے ہوئے واٹس ایپ وائس نوٹ بھیجا تھا۔ یہ دھمکی روہت شیٹی کے گھر پر فائرنگ کے واقعے کے فوراً بعد بھیجی گئی تھی۔ ممبئی کرائم برانچ کی ابتدائی تحقیقات میں اس بات کی تصدیق ہوئی ہے کہ وائس نوٹ ہیری باکسر کا ہے۔ یہ پیغام ایک امریکی نمبر سے بھیجا گیا تھا، اور پولیس امریکی ایجنسیوں سے رابطہ کررہی ہے۔ تحقیقات سے پتہ چلا کہ وائس نوٹ بیرون ملک سے وی پی این کا استعمال کرتے ہوئے بھیجا گیا تھا۔ دھمکی کے بعد رنویر سنگھ کی سیکیورٹی بڑھادی گئی ہے۔ کرائم برانچ نے رنویر سنگھ کے مینیجر کا بیان بھی ریکارڈ کرلیا ہے اور وہ معاملے کی اچھی طرح سے تفتیش کررہی ہے۔ پولیس نے ابھی تک اس معاملے میں ایف آئی آر درج نہیں کی ہے تاہم ابتدائی تحقیقات شروع کردی گئی ہیں۔ مزید شواہد اکٹھے کیے جارہے ہیں۔ رنویر سنگھ نے پیغام ملنے پر فوری طور پر ممبئی پولیس کو اطلاع دی۔ معاملے کی سنگینی کو دیکھتے ہوئے پولیس نے ان کے گھر کے باہر سیکورٹی بڑھادی اور ان کی رہائش گاہ پر اضافی پولیس اہلکار تعینات کردیئے۔ اس کی سیکورٹی مزید مضبوط کردی گئی۔ یہ واقعہ کچھ دن پہلے روہت شیٹی کے جوہو کے گھر پر ہوئی فائرنگ سے جڑا سمجھا جاتا ہے۔ بشنوئی گینگ اس سے قبل بالی ووڈ کی کئی مشہور شخصیات کو دھمکیاں دے چکا ہے۔ ہیری باکسر، باکسر سے گینگسٹر بنے، گینگ کا رکن ہے اور خیال کیا جاتا ہے کہ وہ بیرون ملک روپوش ہے۔ یہ پہلے ہی انکشاف ہو چکا ہے کہ دھمکیاں دینے والے شخص نے اپنی شناخت چھپانے کے لیے وی پی این (ورچوئل پرائیویٹ نیٹ ورک) کا استعمال کیا۔

کمزور عالمی اشارے کے درمیان اسٹاک مارکیٹ فلیٹ کھل گیا، دفاعی اسٹاکس برتری

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) کمزور عالمی اشارے کے درمیان جمعہ کو ہندوستانی اسٹاک مارکیٹ فلیٹ کھلی۔ صبح 9:24 بجے، سینسیکس 17 پوائنٹس کی کمی کے ساتھ 82،434 پر تھا، اور نفٹی 10 پوائنٹس نیچے 25،444 پر تھا۔ دفاع اور پی ایس یو بینک ابتدائی تجارت میں مارکیٹ کی قیادت کر رہے تھے۔ انڈیکس میں نفٹی پی ایس یو بینک، نفٹی انڈیا ڈیفنس، نفٹی انرجی، نفٹی پی ایس ای، نفٹی پرائیویٹ بینک، اور نفٹی میٹل فائدہ اٹھانے والوں میں شامل تھے۔ دریں اثنا، نفٹی آئی ٹی، نفٹی میڈیا، نفٹی فارما، نفٹی سروسز، نفٹی ہیلتھ کیئر، اور نفٹی آٹو دباؤ میں تھے۔ مڈکیپ اور سمال کیپ حصص دباؤ میں تھے۔ نفٹی مڈکیپ 100 انڈیکس 47 پوائنٹس گر کر 59،180 پر تھا، اور نفٹی سمال کیپ 100 انڈیکس 57 پوائنٹس گر کر 16،963 پر تھا۔ ایل اینڈ ٹی، بی ای ایل، این ٹی پی سی، ایچ یو ایل، ٹائٹن، ایکسس بینک، پاور گرڈ، اور اڈانی پورٹس سینسیکس پیک میں سب سے زیادہ فائدہ اٹھانے والوں میں شامل تھے۔

پربھاکر شندے ممبئی میونسپل کارپوریشن

اسٹینڈنگ کمیٹی کے بلامقابلہ چیئرمین منتخب

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) پربھاکر شندے کو آج (20 فروری 2026) ممبئی میونسپل کارپوریشن کی

اسٹینڈنگ کمیٹی کا بلامقابلہ چیئرمین منتخب کیا گیا۔ پریزائیڈنگ آفیسر، میئر ریتو تاوڑے نے اس بلامقابلہ انتخاب کا اعلان کیا۔ ممبئی میونسپل کارپوریشن عام انتخابات 2025-26 کے بعد، پیر، 16 فروری 2026 کو منعقدہ میونسپل کارپوریشن کی خصوصی میٹنگ میں نامزدگی پر 26 میونسپل ممبران کو اسٹینڈنگ کمیٹی میں مقرر کیا گیا۔ آج (20 فروری 2026) دوپہر 2:00 بجے ایک خصوصی میٹنگ کا اہتمام کیا گیا تھا جس کا مقصد اسٹینڈنگ کمیٹی، ایک قانونی کمیٹی کے چیئرمین کے عہدے کے انتخاب کے لیے تھا۔ اسٹینڈنگ کمیٹی کے چیئرمین کے عہدہ کے لیے واحد درخواست پربھاکر شندے کی موصول ہوئی تھی اور انہیں پریذائیڈنگ آفیسر میئر نے بلامقابلہ منتخب کیا تھا۔ اسٹینڈنگ کمیٹی کے تمام ممبران کے ساتھ ایڈیشنل میونسپل کمشنر (سٹی) ڈاکٹر اشونی جوشی، میونسپل سکریٹری شریمتی۔ اس موقع پر منجیری دیشپانڈے وغیرہ موجود تھے۔

ایم این ایس کو منتخبہ منظور شدہ کارپوریٹر مقرر کرنے سے شیوسینا کا انکار

دونوں پارٹیوں میں چپقلش کا اندیشہ، سیاسی ہلچل بھی تیز

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) راج ٹھاکرے اور نائب وزیراعلیٰ ایکناتھ شندے کے درمیان ملاقات نے مہاراشٹر کی سیاست میں سیاسی ہلچل پیدا کردی ہے۔ شروع میں کہا گیا تھا کہ ممبئی میں پارکنگ اور سڑک کے مسائل پر بات کرنے کے لیے یہ ملاقات ہوئی تھی اس کا کوئی سیاسی مقصد نہیں تھا تاہم، سنجے راوت نے اس میٹنگ پر شندے کو نشانہ بناتے ہوئے انہیں مہاراشٹر کی عزت نفس کا دشمن قرار دیا۔ ادے سمنت نے یہ کہتے ہوئے جوابی حملہ کیا کہ شندے سیاسی تعلقات برقرار رکھتے ہیں۔ اس ملاقات کے اثرات اب ٹھاکرے برادران کے تعلقات میں نظر آرہے ہیں۔ ادھو ٹھاکرے نے ایم این ایس کو ممبئی میونسپل کارپوریشن میں منظور شدہ منتخبہ کارپوریٹر کا عہدہ دینے سے انکار کردیا ہے۔ ممبئی میونسپل کارپوریشن کے انتخابات میں راج ٹھاکرے کی تقریروں سے ادھو ٹھاکرے کی پارٹی کو فائدہ ہوا اور 65 کارپوریٹر منتخب ہوئے، اس لیے ایم این ایس کو منظور شدہ کارپوریٹر کا عہدہ ملنے کی بات جاری ہے۔ تاہم، سائیں ناتھ درگے، مادھوری منجریکر اور کیلاش پاٹھک کو ادھو ٹھاکرے کی شیوسینا منظور شدہ کارپوریٹر کے طور پر مقرر کرے گی۔ کہا جارہا ہے کہ یہ ایم این ایس کی طرف سے شندے گروپ کو دی گئی حمایت اور راج ٹھاکرے کی شندے سے ملاقات کا نتیجہ ہے، جس سے ٹھاکرے برادران کے درمیان رسہ کشی کی باتیں شروع ہوگئی ہیں۔

اشتہارات کیلئے اسپیشل آفر

روزنامہ ممبئی رابطہ میں بہترین اور مزین اشتہارات دینے کیلئے ہم سے رابطہ کریں

22-49730011 / 22-49731366

mumbairaabta@gmail.com

7506100010

مالیگاؤں بلدیہ کی پہلی جنرل بورڈ میٹنگ میں زبردست نوک جھونک

ایمبولینس کی خدمات مفت ہو اور شیواجی مہاراج کے مجسمہ کیساتھ شہیدوں کی یادگار پہ نام لکھیں جائیں

مالیگاؤں: (خیال اثر) کارپوریشن پہلی جنرل بورڈ میٹنگ ہوئی جس میں پندرہ نکات کی تجویز پر بحث ومنظوری ہوئی اس پر مجلس اتحاد المسلمین کے مقامی لیڈران حافظ عبداللہ، عبدالمالک شیخ، ڈاکٹر خالد پرویز وغیرہ نے اس مہاسبھا میں شہری نمائندگی کرتے ہوئے آواز اٹھائی اس مہاسبھا پر نمائندے نے حافظ عبداللہ ابن مفتی اسمٰعیل قاسمی MLA سے گفتگو کی اس پر حافظ عبداللہ نے کہا کہ جو تجاویز پہلی جنرل بورڈ میٹنگ میں پیش ہوئے اس میں جنم داخلہ معاملہ میں مجلس نے اپنے موقف پر قائم رہی اور جنم داخلہ معاملہ میں 1044 داخلوں کے عریضہ دار لوگوں پر مقدمہ واپس لیا جائے اس بات کی پرزور آواز اٹھائی ہال میں اس تجویز پر مجلس نے بھرپور تائید وحمایت دی شہریان کیساتھ انصاف کا معاملہ ہو اور جن تحصیل و کارپوریشن کے آفیسران ملازمین نے اپنے جرم کو چھپانے کے لئے غیر ضروری طور پر شہریان کو نشانہ بنایا اس آفیسران پر مقدمہ درج کیا جائے اس پر کمیٹی تشکیل دی گئی اسی طرح موصوف نے کہا کہ علی اکبر وواڈیا دواخانہ میں نشہ مکت کیندر بنایا جائے ہارون انصاری ہاسپٹل میں مکمل اسٹاف کیا جائے ڈیلیوری خواتین کیلئے سونوگرافی کا فری میں نظم ہو مشین کیساتھ اسٹاف کی تقرری کی جائے اسکی تجویز ہم نے پیش کیا عبدالمالک شیخ نے بھرپور آواز اٹھائی اسی طرح ان ہاسپٹل میں اسٹاف اور مشینوں کو چلانے کیلئے آپریٹرز کی تقرری پر حافظ عبداللہ نے میئر سے اجازت لیکر تجویز رکھی، ایمبولینس کی خدمات شہریان کیلئے مفت free ہو اس پر حافظ عبداللہ نے مہاسبھا میں آواز اٹھائی اور یہ جواز رکھا جب کارپوریشن کے آفیسران میئر وغیرہ کی گاڑی ڈرائیور پیٹرول پر کارپوریشن کی جانب سے رعایت دی جاتی ہے اسکا خرچہ کارپوریشن اٹھاتی ہیں تو شہریان جو ٹیکس ادا کرتی ہے ان غریب مریضوں کو یہ سہولت ملنی چاہیے مفت میں ضرور دینا چاہیے برسرِ اقتدار بالخصوص مستقیم ڈگنٹی و آمین ممبر سے حافظ عبداللہ کی نوک جھونک ہوئی اور مستقیم ڈگنٹی نے کہا کہ اسے آپ اسمبلی میں پاس کروائیں حافظ عبداللہ نے جواب دیا آج مہاسبھا میں اسے منظوری دی جائے ہم اسے اسمبلی میں پاس کروائیں گے مزید شیواجی مہاراج کے پتلہ کی منظوری پر شہیدوں کی یادگار پہ شہداء کے ناموں پر مہاسبھا میں مجلس کے کارپوریٹرز کو بولنے کا موقع نہیں دیا گیا حافظ عبداللہ نے کہا کہ الیکشن کے وقت وہ کہا کرتے تھے ہم فرقہ پرستوں کے دباؤ کو ختم کردیں گے اور سب کو ساتھ لیکر چلے گے آج وہیں ایک طرف فرقہ پرستوں کے دباؤ اور انکو خوش کرنے کیلئے شیواجی مہاراج کے مجسمہ کو منظوری تو دیتے ہیں لیکن سینٹرل کی عوام کو دھوکہ دے رہے ہیں اگر یہ اپنی نیت میں مخلص ہوتے تو شہیدوں کی یادگار پہ شہداء کے ناموں کو بھی منظوری و تجویز لاتے مگر ایسا نہیں کرسکے، حافظ عبداللہ نے کہا کہ اہم عنوان مالیگاؤں میں اساتذہ کرام کی ون وے ٹرانسفر منتقلی کو لیکر کہی یہ بات کہ 70 جگہوں پر مقامی اساتذہ کرام Teachers کو اولیت دیتے ہوئے انکی نئی بھرتی کی جائے انھیں ملازمت پر رکھا جائے اسی موقف کیساتھ مجلس پہلی جنرل بورڈ میٹنگ ہال میں نمائندگی کرتے ہوئے آواز اٹھائی ہے۔

ممبئی رابطہ مرشد آف خبر
MUMBAIRAABTA

بھارت۔بنگلہ دیش تعلقات میں نرمی، نئے وزیر اعظم کا ویزا بحالی کا اعلان

بنگلہ دیش کے نئے وزیر اعظم طارق رحمان کی قیادت میں نئی دہلی میں قائم بنگلہ دیش ہائی کمیشن نے ۲۰/فروری ۲۰۲۶/سے بھارتی شہریوں کے لیے تمام اقسام کی ویزا خدمات بحال کر دی ہیں۔

بنگلہ دیش میں اقتدار سنبھالتے ہی وزیر اعظم طارق رحمان نے بھارت کے ساتھ تعلقات کو معمول پر لانے کی سمت ایک بڑا قدم اٹھایا ہے۔نئی دہلی میں قائم بنگلہ دیش ہائی کمیشن نے 20 فروری 2026 سے بھارتی شہریوں کے لیے تمام اقسام کی ویزا خدمات دوبارہ بحال کر دی ہیں۔ یہ خدمات سابق عبوری حکومت کے سربراہ محمد یونس کے دورِ حکومت میں تقریباً دو ماہ قبل معطل کر دی گئی تھیں۔میڈیکل اور سیاحتی ویزا خدمات بھی دوبارہ شروع کر دی گئی ہیں۔ بنگلہ دیش ہائی کمیشن نئی دہلی کے مطابق بھارتی شہریوں کے لیے میڈیکل، ٹورسٹ، بزنس سمیت تمام اقسام کے ویزا دوبارہ جاری کیے جارہے ہیں۔اگرچہ دسمبر میں کاروباری اورورک ویزا پر باضابطہ پابندی عائد نہیں کی گئی تھی، تاہم ان کی کارروائی سست ہوگئی تھی۔نئی حکومت کے قیام کے صرف تین دن بعد لیا گیا یہ فیصلہ بنگلہ دیش اور بھارت کے درمیان سفارتی تعلقات میں نرمی کی علامت سمجھا جارہا ہے۔دوسری جانب بھارت بھی بنگلہ دیشی شہریوں کے لیے ویزا خدمات مرحلہ وار بحال کر رہا ہے۔سلہٹ میں بھارت کے سینئر قونصلر افسر انیرودھ داس نے 19 فروری کو بتایا کہ فی الحال میڈیکل اورڈبل انٹری ویزا جاری کیے جارہے ہیں جبکہ دیگر تمام زمروں کو بھی جلد معمول پر لانے کی کوشش جاری ہے۔ان کا کہنا تھا کہ بھارت اور بنگلہ دیش کے تعلقات باہمی احترام اور مشترکہ مفادات پر مبنی ہیں اور جلد ہی تمام ویزا خدمات مکمل طور پر بحال کر دی جائیں گی۔یادرہے کہ دسمبر 2025 میں ایک سیاسی کارکن شریف عثمان بن ہادی کی سنگاپور میں علاج کے دوران موت کے بعد بنگلہ دیش میں شدید احتجاج شروع ہوگیا تھا۔ 18 دسمبر کی رات چٹا گانگ میں قائم بھارتی اسسٹنٹ ہائی کمیشن کے باہر مظاہرین نے پتھراؤ کیا،جس کے بعد بھارت نے 21 دسمبر سے وہاں کی قونصلر سرگرمیاں اگلے احکامات تک معطل کر دی تھیں۔اس سفارتی کشیدگی کے نتیجے میں دونوں ممالک نے ویزا اور قونصلر خدمات محدود کر دی تھیں، جس سے عام شہریوں خصوصاً مریضوں اور تاجروں کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔اب بی این پی قیادت والی نئی حکومت کے اقتدار میں آنے کے بعد اس پیش رفت کو دونوں ممالک کے تعلقات میں ایک نئے سیاسی دور کے آغاز اور ''ری سیٹ'' کی کوشش کے طور پر دیکھا جارہا ہے۔ ماہرین کے مطابق ویزا خدمات کی بحالی سے نہ صرف تجارت اورطبی سفر آسان ہوگا بلکہ دونوں ہمسایہ ممالک کے درمیان اعتماد کی فضا بھی تیزی سے بحال ہونے کی امید ہے۔سفارتی حلقوں میں اس فیصلے کو جنوبی ایشیا کی سیاست میں ایک مثبت اشارہ قرار دیا جارہا ہے۔ بنگلہ دیش کے نومنتخب وزیر اعظم طارق رحمن نے ہندوستان کے ساتھ رشتوں میں شیرینی گھولنے کے مقصد سے ایک بڑا قدم اٹھایا ہے۔دہلی واقع بنگلہ دیش ہائی کمیشن نے 20 فروری کو ہندوستانیوں کے لیے ویزا خدمات پھر سے بحال کرنے کا اعلان کردیا ہے۔محمد یونس کی حکومت نے تقریباً 2 ماہ قبل ویزا خدمات کو معطل کر دیا تھا، جس سے ہند-بنگلہ دیش تعلقات میں کچھ حد تک تلخی آ گئی تھی۔بتایا جا رہا ہے کہ ہندوستانی شہریوں کے لیے سبھی زمروں کے ویزے بحال کردیے گئے ہیں،جن میں میڈیکل اور سیاحتی ویزے بھی شامل ہیں۔گزشتہ سال دسمبر میں بزنس اور ورک ویزا کو چھوڑ کر بقیہ ویزوں پر روک لگادی گئی تھی۔یونس حکومت کے اس فیصلہ کو پلٹتے ہوئے جمعہ کی صبح سبھی ویزا خدمات بحال کردی گئیں۔بی این پی کی قیادت والی حکومت بننے کے 3 دنوں بعد یہ قدم اٹھایا گیا ہے، جو دونوں ممالک کے درمیان سفارتی رشتوں میں بہتری کا اشارہ ہے۔بنگلہ دیش کے سلہٹ میں ہندوستان کے سینئر قونصلر افسر انیرودھ داس نے 19 فروری کو بتایا کہ بنگلہ دیشی شہریوں کے لیے بھی سبھی ویزا خدمات پوری طرح بحال کرنے کا عمل شروع کردیا گیا ہے۔'بی ڈی نیوز 24' کے مطابق انھوں نے کہا کہ ''میڈیکل اورڈبل انٹری ویزا حال میں جاری کیے جارہے ہیں۔سیاحتی ویزا سمیت دیگر زمروں کے ویزے پھر سے شروع کرنے کے لیے قدم اٹھائے جارہے ہیں۔'' انھوں نے یہ بھی کہا کہ ہندوستان اور بنگلہ دیش کے درمیان تعلقات آپسی احترام اور مشترکہ مفادات پر مرکوز ہیں۔قابل ذکر ہے کہ طارق رحمن کے وزیر اعظم بننے کے بعد بنگلہ دیش نئے سیاسی دور میں قدم رکھ چکا ہے۔

اے آئی سب کرسکتا ہے لیکن دہلی ٹریفک کا حل نہیں نکال سکتا
:برطانیہ کے سابق وزیر اعظم رشی سونک کا طنز

نئی دہلی: قومی دارالحکومت دہلی میں جاری انڈیا اے آئی امپیکٹ سمٹ 2026 کے دوران برطانیہ کے سابق وزیر اعظم رشی سونک کے ایک تبصرے نے حاضرین کو قہقہے لگانے پر مجبور کردیا۔ بھارت منڈپم میں منعقدہ اس عالمی پروگرام میں خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ مصنوعی ذہانت دنیا کے تقریباً ہر شعبے میں انقلاب لاسکتی ہے،تاہم ابھی تک یہ دہلی کے ٹریفک مسائل کا حل تلاش کرنے میں کامیاب نہیں ہوسکی۔اپنی تقریر کے آغاز میں سونک نے تاخیر پر معذرت کرتے ہوئے کہا کہ ہمیں چند منٹ دیر ہوگئی اوراس کی مکمل ذمہ داری میری ہے۔انہوں نے ہلکے پھلکے انداز میں مزید کہا کہ اس ہفتے ہم نے سنا کہ اے آئی بہت کچھ کرسکتی ہے،مگر دہلی کی سڑکوں پر ٹریفک جام ختم کرنا ابھی اس کے بس کی بات نہیں۔سابق برطانوی وزیر اعظم نے کہا کہ اس سمٹ کے دوران جوتوانائی اور جذبہ دیکھنے کوملا ہے وہ دنیا میں کم ہی نظر آتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت میں بھارت نہ صرف نئی ٹیکنالوجی کوفروغ دے رہا ہے بلکہ اے آئی کے عملی استعمال میں بھی تیزی سے آگے بڑھ رہا ہے۔انہوں نے عالمی درجہ بندی کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ اسٹینفورڈ کی رپورٹ کے مطابق بھارت اب دنیا کی نمایاں اے آئی طاقتوں میں شامل ہو چکا ہے،جس پر یہاں موجود نوجوان ماہرین اوراسٹارٹ اپس کوفخر ہونا چاہیے۔سونک نے مزاحیہ انداز میں یہ بھی کہا کہ اس کامیابی کے باوجود کرکٹ کی آئی سی سی ٹیسٹ رینکنگ میں انگلینڈ اب بھی آگے ہے۔ادھر سمٹ کے انعقاد کے باعث وسطی دہلی سمیت کئی اہم سڑکوں پر شدید ٹریفک جام دیکھنے میں آیا۔دہلی پولیس نے پہلے ہی خصوصی ٹریفک ایڈوائزری جاری کی تھی،مگر اس کے باوجود متعدد راستوں پر گاڑیوں کی طویل قطاریں لگ گئیں اور شہریوں کو روزمرہ سفر میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔وی وی آئی پی نقل و حرکت اور سیکورٹی انتظامات کے باعث کئی علاقوں میں ٹریفک کی رفتار انتہائی سست رہی اور بعض مقامات پر گاڑیاں رینگتی ہوئی دکھائی دیں۔ دفتری اوقات کے دوران مسافروں کو گھنٹوں تاخیر کا سامنا کرنا پڑا جس پر عوامی ناراضگی بھی سامنے آئی۔سوشل میڈیا پر بھی ٹریفک جام سے متعلق شکایات کی بھرمار رہی اور متعدد صارفین نے انتظامیہ کو تنقید کا نشانہ بنایا۔ سوربھ بھاردواج نے ایکس پر جاری بیان میں کہا کہ عالمی مہمانوں کے سامنے دارالحکومت کی ٹریفک بدانتظامی ایک بڑا سوال ہے اور بنیادی شہری منصوبہ بندی کسی بھی جدید ٹیکنالوجی سے زیادہ اہم ہوتی ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ دہلی جیسے بڑے میٹروپولیٹن شہر میں ٹریفک کے مسائل صرف ٹیکنالوجی کے ذریعے حل نہیں ہوسکتے بلکہ اس کے لیے مربوط شہری منصوبہ بندی، پبلک ٹرانسپورٹ کی توسیع، بہتر سگنل نظام اور عوامی شعور میں اضافے کی بھی ضرورت ہے۔ان کا ماننا ہے کہ اے آئی معاون کردار ضرور ادا کرسکتی ہے مگر مکمل حل انسانی فیصلوں اور موثر انتظامی حکمت عملی سے ہی ممکن ہوگا۔سمٹ کے منتظمین کا کہنا ہے کہ عالمی سطح کے اس پروگرام کا مقصد مصنوعی ذہانت کے ذریعے معاشی ترقی، روزگار کے نئے مواقع اور بہتر حکمرانی کے امکانات کو فروغ دینا ہے۔

امریکی حملہ کے اندیشہ پر ایران کی مشقیں

تہران: ایران نے اپنے فضائی عملہ کو نوٹس جاری کی ہیکہ وہ اپنے جنوبی علاقہ میں راکٹ لانچنگ کی مشقیں کرنے کا منصوبہ رکھتا ہے جو بحری ڈرل کا حصہ ہے۔قبل ازیں اطلاعات ملی ہیں کہ امریکہ اس ہفتہ کے اواخر کسی بھی وقت ایران پر حملہ کرے گا جس کے تعلق سے امریکی صدر نے ابھی قطعی فیصلہ کرنا ہے۔ایران نے آبنائے ہرمز میں رواں ہفتے بحری مشقیں کی ہیں۔ روس نے کہا ہیکہ ایران پر کوئی بھی نئے امریکی حملے کے سنگین نتائج مرتب ہوں گے۔روسی وزیر خارجہ سرجی لاوروف نے کہا ہیکہ ایران کے نیوکلیئر مراکز پر پہلے ہی حملے کئے جاچکے ہیں۔اس سے ہم یہ نتیجہ اخذ کر سکتے ہیں کہ کسی نیوکلیئر حادثہ کا سنگین جوکھم لاحق ہے۔کشیدگی میں اضافہ کرنا کوئی بھی نہیں چاہتا ہے۔ ہر کوئی سمجھتا ہیکہ اب ایران پر مزید کوئی حملہ کرنا آگ سے کھیلنے کے مترادف ہے۔

جنیوا سربراہی اجلاس میں
جلاوطن آوازوں نے چین پر جبر کو بڑھانے کا الزام لگایا

جنیوا: اویغور، تبتی اور چینی مسیحی برادریوں کے سینئر کارکنوں نے جنیوا سمٹ برائے انسانی حقوق اور جمہوریت کے پلیٹ فارم کا استعمال کرتے ہوئے چین کے انسانی حقوق کے ریکارڈ پر کڑی تنقید کی، چینی حکومت پر متعدد خطوں، عالمی کانگریس کے سابق صدر اور کانگریس کے مختلف گروپوں میں جبر کو تیز کرنے کا الزام لگایا۔انہوں نے الزام لگایا کہ اویغوروں کو بڑے پیمانے پر حراستوں، جبری گمشدگیوں اور جبری مشقت کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔انہوں نے دعویٰ کیا کہ ہزاروں دانشور قید ہیں اور چین پر الزام لگایا کہ وہ جانچ پڑتال کو روکنے کے لیے عالمی سطح پر غلط معلومات کی مہم چلا رہا ہے۔عیسیٰ نے انسانی حقوق کے بڑھتے ہوئے خدشات کے باوجود چین کے ساتھ کاروباری تعلقات برقرار رکھنے پر جمہوری حکومتوں اور کثیر القومی کارپوریشنوں کو تنقید کا نشانہ بنایا اور مبینہ زیادتیوں کے پیش نظر ایسی مصروفیت کو''ناقابل قبول'' قرار دیا۔1995 میں 14 ویں دلائی لامہ کے ذریعہ 11 ویں پنچن لامہ کے طور پر پہچانا گیا، نیاما کچھ دیر بعد غائب ہوگیا اوراس کے بعد سے عوامی طور پر نظر نہیں آیا۔ ڈولما نے اسے ''دنیا کا سب سے کم عمر سیاسی قیدی'' قرار دیا اوراقوام متحدہ پر زور دیا کہ وہ اس کے ٹھکانے کے ثبوت اور رہائی کے لیے چین پر دباؤ ڈالے۔تنقید میں اضافہ کرتے ہوئے زیرزمین زیون چرچ نیٹ ورک کے بانی، زیر حراست چینی پادری ایزرا جن منگری کی بیٹی گریس جن ڈریکسل تھیں۔اس نے مندوبین کو بتایا کہ اس کے والد کو اکتوبر 2025 میں بیہائی، گوانگسی میں گرفتار کیا گیا تھا،جس کے دوران اس نے آزاد عیسائی عبادت کے خلاف ایک بڑے کریک ڈاؤن کے طور پر بیان کیا تھا۔ڈریکسل کے مطابق، درجنوں پادریوں اور چرچ کے ارکان کو حراست میں لیا گیا کیونکہ حکام نے غیر رجسٹرڈ مذہبی اجتماعات کو نشانہ بنایا۔مقررین نے اجتماعی طور پر یورپی یونین اور دیگر جمہوری حکومتوں سے اپیل کی کہ وہ تشویش کے بیانات سے آگے بڑھیں اور ٹھوس اقدامات کریں۔

بلوچستان میں سی ٹی ڈی کے مقابلے میں ہلاکتوں پر سوالات کھڑے ہوئے

بلوچستان: کاؤنٹر ٹیررازم ڈیپارٹمنٹ (سی ٹی ڈی) نے اطلاع دی ہے کہ بارکھان میں انٹیلی جنس کی قیادت میں چھاپے کے دوران چھ مسلح افراد مارے گئے، یہ دعویٰ کیا گیا کہ فائرنگ کے تبادلے میں سیکیورٹی فورسز کو کوئی نقصان نہیں پہنچا۔تاہم، اس واقعے نے ایک نئے تنازع کو جنم دیا ہے جب کہ ہلاک ہونے والوں میں سے کچھ کی شناخت پہلے لاپتہ افراد کے طور پر کی گئی تھی۔بلوچستان پوسٹ کے مطابق سی ٹی ڈی حکام نے بتایا کہ علاقے میں مسلح مشتبہ افراد کی موجودگی کی خفیہ اطلاع ملنے پر آپریشن شروع کیا گیا۔حکام نے بتایا کہ جب اہلکار اندر داخل ہوئے تو فائرنگ کا تبادلہ ہوا،جس کے نتیجے میں چھ افراد ہلاک ہوگئے۔لاشوں کو بعد میں قانونی کارروائی کے لیے رکھنی ہسپتال منتقل کر دیا گیا۔محکمہ نے اپنا موقف برقرار رکھا کہ ہلاک ہونے والے عسکریت پسند تھے جو مسلح تصادم کے دوران مارے گئے تھے۔تاہم بعد میں ہونے والی شناختوں نے سرکاری بیانیے پر شکوک وشبہات کو جنم دیا ہے۔مقامی ذرائع نے بتایا کہ تین افراد اکبر ولد نواب خان ڈوکی کے نام سے مشہور تھے۔بدھا، ولد محمد مراد لاشاری؛ اور مرید لاشاری کے بیٹے مکھن، جو پہلے بلوچ لاپتہ افراد میں شامل تھے۔اہل خانہ اور حقوق کے حامیوں نے الزام لگایا کہ ان افراد کو پہلے بھی جبری گمشدگی کا نشانہ بنایا گیا تھا۔اکبر ڈوکی مبینہ طور پر 2022 میں اپنے بھائی یوسف کے ساتھ لاپتہ ہوگئے تھے، جو بعد میں اس واقعے میں مارے گئے تھے جسے حکام نے نوتال، نصیر آباد میں پولیس مقابلے کے طور پر بیان کیا تھا۔تنظیم وائس فار بلوچ مسنگ پرسن نے اس سے قبل ان کی گمشدگی کی تصدیق کی تھی۔لواحقین نے بتایا کہ اکبر کو جنوری 2024 میں جھل مگسی سے دوبارہ حراست میں لیا گیا تھا، اس سے پہلے کہ اسے تازہ ترین آپریشن میں ہلاک قرار دیا گیا تھا، جیسا کہ دی بلوچستان پوسٹ نے حوالہ دیا ہے۔یہ پیش رفت کوئٹہ اور کراچی میں اسی طرح کے واقعات کے بعد ہوئی ہے، جہاں سی ٹی ڈی کی حالیہ کارروائیوں پر بھی اہل خانہ اور مبصرین سے پوچھ گچھ کی گئی ہے۔

انڈیا اے آئی امپیکٹ سمٹ سے الگ، وزیر اعظم مودی کی مختلف ممالک کے سربراہان اور

۱۶ سی ای اوز کے ساتھ ملاقاتیں، یو این سیکریٹری جنرل سے بھی کی ملاقات

وزیر اعظم نریندر مودی نے انڈیا اے آئی امپیکٹ سمٹ 2026 کے موقع پر لکٹینس ٹین کے شہزادہ الوئس فلپ ماریا، سری لنکا کے صدر انورا کمارا ڈیسانائکے، اقوام متحدہ کے سکریٹری جنرل انتونیو گٹیرس اور سلوواکیہ کے صدر پیٹر پیلگرینی کے ساتھ دوطرفہ بات چیت کی۔دہلی میں انڈیا اے آئی امپیکٹ سمٹ 2026 عالمی سفارت کاری کے ایک بڑے مرکز کے طور پر ابھرا ہے۔ وزیر اعظم نریندر مودی نے اس سمٹ میں دنیا کے متعدد اعلیٰ رہنماؤں کے ساتھ بات چیت کی۔ جس کا مقصد آنے والے وقت میں مصنوعی ذہانت (اے آئی) اور تجارت پر دنیا سے وابستہ ہوکر ہندوستان کو آگے لے جانا ہے۔آج صبح، وزیر اعظم مودی نے اے آئی اور ڈیپ ٹیک اسٹارٹ اپس کے 16 سی ای اوز کے ساتھ راؤنڈ ٹیبل میٹنگ کی۔ اس کے بعد انہوں نے ایک کے بعد ایک 7 دوطرفہ ملاقاتیں کیں۔ ان میں سے 4 ملاقاتیں لکٹینس ٹین، سلوواک جمہوریہ، سری لنکا اور ماریشس کے لیڈرز کے ساتھ ہوئیں۔اقوام متحدہ کے سکریٹری جنرل کے ساتھ ایک اور ملاقات ہوئی۔انہوں نے معروف ٹیک اور اے آئی کمپنیوں-اوپن اے آئی اور کوالکوم کے سی ای اوز کے ساتھ 2 ملاقاتیں بھی کیں۔وزیر اعظم مودی کی سب سے اہم ملاقاتوں میں سے ایک سلوواکیہ کے صدر پیٹر پیلگرینی کے ساتھ ہوئی۔ دونوں لیڈروں کے درمیان کافی بات چیت ہوئی۔ وزارت خارجہ کے مطابق ملاقات کے دوران دفاع، خلا، توانائی اور ڈیجیٹل ٹیکنالوجی جیسے شعبوں میں ہاتھ ملانے پر بات چیت ہوئی۔ملاقات کے بعد صدر پیلگرینی بہت پرجوش نظر آئے۔ سوشل میڈیا (ایکس) پر ہندوستان کی تعریف کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم مودی نے اس سمٹ کے ذریعے لیڈروں اور کاروباری لیڈروں کو ایک پلیٹ فارم پر لاکر حیرت انگیز کام کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ''اے آئی کے فوائد مخصوص لوگوں تک محدود نہیں ہونے چاہئیں بلکہ اسے جمہوری بنایا جانا چاہیے تاکہ عام آدمی کی زندگی کو آسان بنایا جاسکے۔'' نہ صرف بڑے ممالک بلکہ لکٹینس ٹین جیسے اہم ممالک بھی وزیر اعظم مودی کی سفارت کاری کے ریڈار پر تھے۔ اس نے شہزادہ الوئس فلپ ماریا سے ملاقات کی۔ بات چیت کا بنیادی مرکز ہندوستان-ای ایف ٹی اے معاہدے کے بعد پیدا ہونے والے سرمایہ کاری کے مواقع سے فائدہ اٹھانا تھا۔ دونوں ممالک نے ہنرمندی کے فروغ اور نئی ٹیکنالوجی میں ایک دوسرے کی مدد کرنے کا فیصلہ کیا ہے ۔ پڑوسی ملک سری لنکا کے ساتھ بھی تعلقات میں مضبوطی محسوس کی گئی۔ وزیر اعظم نریندر مودی سری لنکا کے صدر انورا کمارا ڈیسانائکے کے ساتھ، اس کے علاوہ مودی نے اقوام متحدہ (یو این) کے سکریٹری جنرل انتونیو گٹیرس کے ساتھ بھی طویل بات چیت کی، جس میں عالمی ترقی اور اے آئی کے اخلاقی استعمال پر غور وخوض کیا گیا۔ان میٹنگوں کا اثر ہندوستان کی معیشت اور ٹیکنالوجی کے شعبے پر پڑے گا۔ان میٹنگوں نے بھارت-یورپی یونین آزاد تجارتی معاہدے (ایف ٹی اے) اور اسٹریٹجک ایجنڈا 2030 کی سمت میں رفتار کو مزید مضبوط کیا ہے۔

ڈونالڈ ٹرمپ کے پیس بورڈ اور غزہ میں تعیناتی پر پاکستان کا مخمصہ

واشنگٹن ڈی سی: پاکستان کے وزیر اعظم شہباز شریف ڈونالڈ ٹرمپ کے بورڈ آف پیس کے اجلاس میں شرکت کررہے ہیں، جنہیں استحکام فورس کے حصے کے طور پر غزہ میں پاکستانی فوجیوں کی ممکنہ تعیناتی کے حوالے سے ایک اہم مخمصے کا سامنا ہے۔چیف آف ڈیفنس فورسز منیر، جو ابتدائی طور پر فوجیوں کی تعیناتی کرتے نظر آئے، اب سخت گھریلو مخالفت اوران خدشات کی وجہ سے دوبارہ غور کررہے ہیں کہ اس طرح کی تعیناتی اسرائیلی مفادات کو پورا کرے گی۔ پاکستان مسلم ریاستوں کے درمیان علاقائی اتفاق رائے کا خواہاں ہے اورامید کرتا ہے کہ غزہ میں اسٹیبلائزیشن فورس کے لیے ٹرمپ کا منصوبہ بالآخر پورا نہیں ہوگا۔جنرل منیر کے مشرق وسطیٰ میں وسیع سفر کا مقصد مسلم ممالک کے درمیان اتفاق رائے پیدا کرنا اور اس پیچیدہ صورتحال سے نمٹنے کے لیے حکمت عملی وضع کرنا ہے، سعودی عرب کی قیادت کو ترجیح دینے کے ساتھ۔ ایسا لگتا ہے کہ پاکستانی عسکری قیادت، خاص طور پر منیر، مشرق وسطیٰ کی سیاست میں، غزہ کے مسئلے کوحل کرنے، اور امریکہ کے لیے پاکستان کی اہمیت کو بڑھانے سمیت، میں ایک بڑا کردار ادا کرنے کے عزائم رکھتی ہے۔تاہم، یہ عزائم مشرق وسطیٰ کی غیر مستحکم صورت حال سے محدود ہیں۔

فلوریڈا کے ہوائی اڈے کا نام
ڈونالڈ ٹرمپ کے نام پر رکھنے کی منظوری

فلوریڈا کے ہوائی اڈے کا نام ڈونالڈ ٹرمپ کے نام پر رکھنے کی منظوری دے دی گئی ہے، یہ منظوری فلوریڈا کی ریپبلکن پارٹی کی زیر قیادت مقامی اسمبلی نے جمعرات کو ایک بل منظور کر کے دی، جس کے تحت پام بیچ انٹرنیشنل ایئرپورٹ کا نام تبدیل کرکے ''صدر ڈونالڈ جے ٹرمپ انٹرنیشنل ایئرپورٹ'' رکھا جائے گا۔کینیڈی سینٹر کے بعد اب امریکی ریاست فلوریڈا کے ایک بڑے ہوائی اڈے کا نام صدر ڈونالڈ ٹرمپ کے نام پر رکھے جانے کی منظوری دے دی گئی ہے۔ یہ منظوری فلوریڈا کی ریپبلکن پارٹی کی زیر قیادت مقامی اسمبلی نے جمعرات کو ایک بل منظور کر کے دی، جس کے تحت پام بیچ انٹرنیشنل ایئرپورٹ کا نام تبدیل کر کے صدر ڈونالڈ جے ٹرمپ انٹرنیشنل ایئرپورٹ'' رکھا جائے گا۔واضح رہے کہ یہ اقدام امریکی صدر کی اپنا نام بڑی عمارتوں اور یادگاروں سے منسلک کرنے کی کوشش کا حصہ ہے۔ٹرمپ، جو سیاست میں آنے سے پہلے ایک مشہور پراپرٹی کاروباری شخصیت تھے،ان کی نیویارک میں اقوام متحدہ کی ہیڈکوارٹر کے قریب واقع ''ٹرمپ ورلڈ ٹاور'' سمیت دنیا بھر میں ان کے نام سے کئی عمارتیں موجود ہیں۔پام بیچ کا یہ ہوائی اڈہ ٹرمپ کی معروف رہائش گاہ ''مار-اے-لاگو'' سے صرف چند منٹ کے فاصلے پر واقع ہے۔ اس بل پر اب فلوریڈا کے گورنر رون ڈی سینٹس کے دستخط کے ساتھ اسے قانونی شکل دی جائے گی، جس کے بعد وفاقی ایوی ایشن انتظامیہ (ایف اے اے) سے حتمی منظوری درکار ہوگی۔تاہم، واشنگٹن میں ٹرمپ کی موجودگی کی وجہ سے اس میں کوئی رکاوٹ نہیں آنے کی توقع ہے۔ یہ حالیہ عرصے میں ٹرمپ کے نام پر رکھے جانے والا تازہ ترین ادارہ ہوگا۔ اس سے قبل واشنگٹن کے مشہور آرٹس کمپلیکس کینیڈی سینٹر کا نام بھی ''ٹرمپ-کینیڈی سینٹر'' رکھ دیا گیا تھا۔اس کے علاوہ، امریکی محکمہ خارجہ نے ''امریکن انسٹی ٹیوٹ آف پیس'' میں بھی ٹرمپ کا نام شامل کیا ہے اور ٹریژری نے قوم کے ۲۵۰ ویں یوم تاسیس کے موقع پر ڈالر کے یادگاری سکے پر ٹرمپ کی تصویر شامل کرنے کی تجویز پیش کی ہے، حالانکہ روایتی طور پر زندہ صدور کو کرنسی پر شامل نہ کرنے کی روایت کے باعث یہ تجویز تنازع کا باعث بنی ہوئی ہے۔

آئندہ ۱۵/دنوں میں ایران پر امریکی حملے کا امکان

ڈونلڈ ٹرمپ کے بیان سے عالمی تشویش میں اضافہ

واشنگٹن: مشرق وسطیٰ میں کشیدگی ایک بار پھر شدت اختیار کرتی دکھائی دے رہی ہے کیونکہ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے اشارہ دیا ہے کہ امریکہ آئندہ 10 سے 15 دنوں کے اندر ایران کے خلاف فوجی کارروائی کر سکتا ہے۔امریکی میڈیا رپورٹس کے مطابق واشنگٹن تہران کو نئی جوہری ڈیل پر آمادہ کرنے کے لیے محدود فوجی حملے کے آپشن پر سنجیدگی سے غور کر رہا ہے۔امریکی اخبار دی وال اسٹریٹ جرنل کی رپورٹ کے مطابق ٹرمپ انتظامیہ ایران پر ابتدائی مرحلے میں محدود نوعیت کی عسکری کارروائی کرنا چاہتی ہے تاکہ ایرانی قیادت پر دباؤ بڑھایا جاسکے اور اسے امریکی شرائط کے مطابق جوہری معاہدہ قبول کرنے پر مجبور کیا جاسکے۔رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ اس حکمت عملی کا مقصد مکمل جنگ شروع کیے بغیر سیاسی اور عسکری دباؤ پیدا کرنا ہے۔ذرائع کے مطابق اگر ابتدائی حملے کی منظوری دی جاتی ہے تو ایران کے چند فوجی یا سرکاری تنصیبات کو نشانہ بنایا جاسکتا ہے۔امریکی حکام کا ماننا ہے کہ محدود حملے کے ذریعے تہران کو پیغام دیا جائے گا کہ اگر اس نے یورینیم افزودگی ختم کرنے سے انکار کیا تو کارروائی کا دائرہ مزید وسیع کیا جا سکتا ہے۔رپورٹ میں شامل ایک ذریعے نے بتایا کہ امریکی صدر مرحلہ وار حملوں کی حکمت عملی اختیار کر سکتے ہیں، جس میں پہلے چھوٹے حملے کیے جائیں گے اور ضرورت پڑنے پر بڑے پیمانے کی کارروائی کا حکم دیا جاسکتا ہے، یہاں تک کہ ایران اپنا جوہری پروگرام محدود کرنے یا پالیسی تبدیل کرنے پر مجبور ہوجائے۔واشنگٹن میں ایک تقریب کے دوران ٹرمپ نے صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا، ''ہم ایک معاہدہ کریں گے یا کسی نہ کسی طریقے سے معاہدہ کروائیں گے''۔ بعد ازاں ایک اور تقریب میں انہوں نے کہا کہ امریکی عوام کو آئندہ چند دنوں میں صورتحال واضح ہو جائے گی۔ انہوں نے عندیہ دیا کہ فیصلہ زیادہ سے زیادہ 10 سے 15 دنوں میں سامنے آ سکتا ہے۔وائٹ ہاؤس کی ترجمان اینا کیلی نے ممکنہ فوجی کارروائی سے متعلق تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ حتمی فیصلہ صرف صدر ہی کریں گے اور تمام آپشنز زیر غور ہیں۔اسی دوران دی واشنگٹن پوسٹ نے اپنی رپورٹ میں دعویٰ کیا ہے کہ پینٹاگون مشرق وسطیٰ میں فوجی موجودگی بڑھا رہا ہے، جس سے طویل عسکری آپریشن کے امکانات ظاہر ہوتے ہیں۔امریکی بحریہ کا جدید طیارہ بردار جہاز یو ایس ایس جیرالڈ آر فورڈ اور اس کے ساتھ موجود جنگی بحری بیڑا خطے کے قریب پہنچ رہا ہے۔ دفاعی حکام کے مطابق امریکی افواج کی مکمل تعیناتی مارچ کے وسط تک متوقع ہے، جس سے خطے میں طاقت کا توازن متاثر ہوسکتا ہے۔ اس صورتحال پر تبصرہ کرتے ہوئے اسرائیل میں امریکہ کے سابق سفیر ڈینیئل بی شاپیرو نے کہا کہ اگر امریکہ اور اسرائیل مشترکہ کارروائی کرتے ہیں تو ایران کو شدید نقصان پہنچ سکتا ہے، تاہم انہوں نے خبردار کیا کہ ایسا تصادم جلد ختم ہونے والا یا محدود نوعیت کا نہیں ہوگا اور اس کے سنگین نتائج سامنے آسکتے ہیں۔ادھر ایران کے سپریم لیڈر علی خامنہ ای نے سخت ردعمل دیتے ہوئے امریکہ کو سنگین نتائج کی دھمکی دی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایرانی افواج امریکی طیارہ بردار جہاز کو تباہ کرنے کی صلاحیت رکھتی ہیں اور کسی بھی حملے کا بھرپور جواب دیا جائے گا۔خامنہ ای نے اپنے بیان میں کہا کہ جنگی بحری جہاز بلاشبہ خطرناک عسکری طاقت کی علامت ہوتے ہیں۔

آسٹریلیا کی سب سے بڑی مسجد کو رمضان میں دھمکی آمیز خط

سڈنی کے مضافات میں واقع لکیمبا مسجد کو رمضان المبارک کے دوران دھمکی آمیز خط موصول ہوا، جس میں مسلمانوں کو نشانہ بنانے کی بات کی گئی۔ پولیس نے تحقیقات شروع کردی ہیں اور سیکیورٹی بڑھا دی گئی ہے۔آسٹریلیا کی سب سے بڑی مسجد، لکیمبا مسجد کو ماہِ رمضان کے دوران ایک دھمکی آمیز خط موصول ہوا ہے، جس کے بعد حکام نے فوری تحقیقات کا آغاز کردیا۔مقامی میڈیا رپورٹس کے مطابق خط میں

مسلمانوں کو قتل کرنے کی دھمکی دی گئی۔اس سے چند ہفتے قبل مسجد کو ایک ای میل بھی موصول ہوئی تھی، جس میں مسجد کو جلتے ہوئے دکھانے والی تصویر شامل تھی۔ نیوساؤتھ ویلس پولیس فورس نے بتایا کہ خط کو فورنسک جانچ کیلئے بھیج دیا گیا ہے اور مسجد سمیت دیگر مذہبی مقامات اور اجتماعی تقریبات کی نگرانی بڑھا دی گئی ہے۔رپورٹ کے مطابق، مسجد کے عملے کو دھمکی آمیز ای میل بھیجنے کے الزام میں ایک ۷۰ رسالہ شخص کو گرفتار کرکے اس پر فردِ جرم عائد کی جاچکی ہے۔مسجد کو چلانے والی البانیز مسلم اسوسی ایشن نے آسٹریلوی حکومت سے اپیل کی ہے کہ سیکیورٹی کیلئے اضافی گارڈز تعینات کئے جائیں اور مزید سی سی ٹی وی کیمرے نصب کرنے کیلئے فنڈز فراہم کیے جائیں۔آسٹریلیائی محکمہ برائے شماریات کے مطابق لکیمبا کے علاقے میں ۶۰ رفیصد سے زائد مسلمان رہائش پذیر ہیں، اور رمضان کے دوران ہر رات تقریباً ۵ رہزار افراد کی مسجد میں آمد متوقع ہے۔کینٹربری بینک ٹاؤن کونسل کے میئر بلال الحائق نے کہا کہ حالیہ دھمکیوں کے بعد مسلم کمیونٹی میں شدید تشویش پائی جارہی ہے۔آسٹریلیا کے وزیر اعظم انتونی البانیز نے بھی ان دھمکیوں کی مذمت کرتے ہوئے مذہبی مقامات کے تحفظ کی یقین دہانی کرائی۔حکومتی رپورٹ کے مطابق ۲۰۲۳ء کے آخر میں شروع ہونے والی غزہ جنگ کے بعد آسٹریلیا میں مسلمان مخالف جذبات میں اضافہ دیکھا گیا ہے۔

متعدد ممالک کا امن فوج بھیجنے کا فیصلہ

بورڈ آف پیس کی پہلی میٹنگ میں غزہ کی تعمیر نو کیلئے اربوں ڈالر امداد کا اعلان

واشنگٹن: غزہ میں جنگ کے بعد امن و بحالی کے عمل کو تیز کرنے کے مقصد سے قائم کیے گئے عالمی ''بورڈ آف پیس'' کی پہلی اہم میٹنگ امریکہ میں منعقد ہوئی، جس میں مختلف ممالک نے مالی امداد، سیکیورٹی تعاون اور امن فوج کی تعیناتی سے متعلق بڑے اعلانات کیے۔ اجلاس کی صدارت امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے کی، جنہوں نے غزہ کی تعمیر نو کے لیے 10 ارب ڈالر کی خطیر امداد فراہم کرنے کا اعلان کیا۔غزہ میں جنگ کے بعد امن و بحالی کے عمل کو تیز کرنے کے مقصد سے قائم کیے گئے عالمی ''بورڈ آف پیس'' کی پہلی اہم میٹنگ امریکہ میں منعقد ہوئی، جس میں مختلف ممالک نے مالی امداد، سیکیورٹی تعاون اور امن فوج کی تعیناتی سے متعلق بڑے اعلانات کیے۔ اجلاس کی صدارت امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے کی، جنہوں نے غزہ کی تعمیر نو کے لیے 10 ارب ڈالر کی خطیر امداد فراہم کرنے کا اعلان کیا۔اجلاس کے دوران بتایا گیا کہ امریکی امداد کا بڑا حصہ غزہ میں تباہ شدہ رہائشی علاقوں کی بحالی، کمیونٹی سینٹرز کی تعمیر اور بنیادی شہری سہولیات کی بحالی پر خرچ کیا جائے گا۔اس کے علاوہ عالمی سرمایہ کاری کو فروغ دینے کے لیے بھی خصوصی منصوبہ تیار کیا جارہا ہے تاکہ خطے میں طویل مدتی معاشی استحکام قائم کیا جاسکے۔ بین الاقوامی خبر رساں ادارے ایسوسی ایٹڈ پریس کے مطابق امریکہ کے علاوہ نو مسلم ممالک نے مجموعی طور پر 7 ارب ڈالر کی مالی امداد دینے کا وعدہ کیا ہے۔ امداد فراہم کرنے والے ممالک میں قازقستان، آذربائیجان، متحدہ عرب امارات، مراکش، بحرین، قطر، سعودی عرب، ازبکستان اور کویت شامل ہیں۔ تاہم ابتدائی مرحلے میں ان فنڈز کے استعمال کی تفصیلات مکمل طور پر واضح نہیں کی گئیں۔ بورڈ آف پیس کی جانب سے پیش کیے گئے ترقیاتی منصوبے کے مطابق غزہ کی مکمل تعمیر نو پر تقریباً 70 ارب ڈالر لاگت آئے گی۔ منصوبے میں جدید سڑکوں کی تعمیر، بجلی و پانی کے نظام کی بحالی، طبی و تعلیمی اداروں کا قیام اور ایک بین الاقوامی بندرگاہ کی تعمیر بھی شامل ہے۔ حکام کا کہنا ہے کہ ترقیاتی کام مکمل ہونے کے بعد خطے میں جمہوری انتخابات کرانے کا منصوبہ بنایا گیا ہے۔اجلاس میں سیکیورٹی صورتحال کو مستحکم بنانے کے لیے کئی ممالک نے امن فوج بھیجنے کا اعلان بھی کیا۔ دنیا کے سب سے بڑے مسلم ملک انڈونیشیا نے تقریباً آٹھ ہزار امن فوجی تعینات کرنے کا فیصلہ کیا ہے، جبکہ مراکش، قازقستان، کوسووو اور البانیہ نے بھی مشترکہ طور پر فوجی دستے بھیجنے پر رضامندی ظاہر کی ہے۔ ابتدائی مرحلے میں تقریباً 20 ہزار امن اہلکار غزہ میں تعینات کیے جائیں گے۔اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ امن فوج کی تربیت اور سیکیورٹی ہم آہنگی کی ذمہ داری مصر کو سونپی جائے گی۔امن دستوں کا بنیادی مقصد مقامی امن و امان برقرار رکھنا، شہری تحفظ یقینی بنانا اور مسلح گروہوں کو ہتھیار ڈالنے پر آمادہ کرنا ہوگا۔ اطلاعات کے مطابق مستقبل میں پاکستان بھی حالات کا جائزہ لینے کے بعد امن مشن میں شامل ہونے پر غور کر سکتا ہے۔اگرچہ منصوبے کو عالمی سطح پر اہم پیش رفت قرار دیا جارہا ہے، تاہم فلسطینی تنظیم حماس کی جانب سے اس مجوزہ امن مشن اور سیکیورٹی انتظامات پر تاحال کوئی باضابطہ ردعمل سامنے نہیں آیا۔ ماہرین کے مطابق اس منصوبے کی کامیابی کا انحصار علاقائی تعاون اور سیاسی استحکام پر ہوگا، جو غزہ کے مستقبل کے لیے فیصلہ کن ثابت ہوسکتا ہے۔

قُلْ لِلَّذِينَ كَفَرُوا سَتُغْلَبُونَ وَتُحْشَرُونَ إِلَىٰ جَهَنَّمَ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿12﴾ قَدْ كَانَ لَكُمْ آيَةٌ فِي فِئَتَيْنِ الْتَقَتَا فِئَةٌ تُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَأُخْرَىٰ كَافِرَةٌ۔۔۔(13)

کافروں سے کہہ دو کہ بہت جلد تم مغلوب ہوگے اور سمیٹ کے لے جائے جاؤ گے دوزخ کی طرف اور وہ کیا برا ٹھکانا ہے ☆ تم لوگوں کے لیے ایک معجزہ تھا ان دونوں گروہوں میں جن کی مڈبھیڑ ہوئی تھی ایک گروہ اللہ کی راہ میں جنگ کر رہا تھا اور دوسرا کافر تھا۔۔۔)۔[69]

رسول اللہؐ نے مجبور ہوکر ان کا محاصرہ کرلیا اور ان کا محاصرہ 15 شب وروز تک جاری رہا اور جب ہتھیار ڈال کر باہر آئے تو رسول اللہؐ نے [عبداللہ بن ابی]] کے شدید اصرار پر ان کی جان بخشی فرمائی تاہم انہیں شام کی طرف جلاوطن کیا۔ یہودیوں کے اس گروہ کا محاصرہ دوسرے ہجری سال کے ماہ شوال میں انجام پایا۔[70]

جنگ احد۔ تفصیلی مضمون: جنگ احد: سنہ 3 ہجری میں قریشیوں نے اپنے حلیف قبائل کو مسلمانوں کے خلاف لڑنے کے لئے مدد کے لئے بلوایا اور وہ ابوسفیان کی سرکردگی میں ہر قسم کے ہتھیاروں اور ساز وسامان سے لیس لشکر لے کر مدینہ کی طرف روانہ ہوئے۔ رسول اللہؐ نے ابتدا میں فیصلہ کیا تھا کہ مدینہ میں رہ کر حملہ آور مشرکین کا مقابلہ کریں لیکن بعد میں آپ نے اپنا فیصلہ بدل دیا اور مدینہ سے باہر آئے۔ کوہ احد کے قریب ایک جگہ دو لشکروں کا آمنا سامنا ہوا۔ اگرچہ اس جنگ میں ابتدائی طور پر مسلمان فتح مندی سے ہمکنار ہوئے لیکن خالد بن ولید مخزومی نے ایک چال چلی اور مشرکین نے مسلمانوں کے ایک گروہ کی غفلت اور نافرمانی سے فائدہ اٹھا کر مسلم مجاہدین پر پشت سے حملہ کرکے ان کا قتل عام شروع کیا۔

اس جنگ میں رسول اللہؐ کے چچا (اسد اللہ اور اسد رسول اللہ) حضرت حمزہ بن عبدالمطلبؓ بھی شہید ہوئے۔ اس جنگ میں رسول اللہ بھی زخمی ہوئے اور آپ کے مارے جانے کے تشہیری ہتھکنڈے نے بھی مسلمانوں کا حوصلہ کمزور کردیا۔ مسلمان غمگین ہوکر مدینہ لوٹ کر آئے۔ اور اس واقعے کے حوالے سے نازل ہونے والی آیات کریمہ درحقیقت مسلمانوں کے لئے تعزیتی اور تسلیتی پیغام کی حامل تھیں۔

بنی نضیر اور دومۃ الجندل کی جنگیں: تفصیلی مضامین: جنگ بنی نضیر اور جنگ دومۃ الجندل

سنہ 4 ہجری میں مدینہ کے نواحی علاقوں کے قبائل سے اکادکا جھڑپیں ہوئیں یہ وہ قبائل تھے جو نئے دین کو اپنے لئے مفید نہیں سمجھتے تھے اور ممکن تھا کہ وہ آپس میں متحد ہوکر مدینہ پر حملہ کردیں۔ رجیع اور بئر معونہ کے دوواقعات، جن کے دوران متحدہ قبائل کے جنگجوؤں نے مسلم مبلغین کو قتل کیا، اسی قبائلی اتحاد نیز مدینہ میں اسلام کے فروغ کے سلسلے میں رسول اللہؐ کی مسلسل کوششوں کی دلیل، ہیں۔[71] اس سال رسول اللہؐ کی ایک اہم جنگ مدینہ کے یہودیوں کے ایک قبیلے بنی نضیر کے ساتھ ہوئی۔ رسول اللہؐ نے یہودیوں کے ساتھ مذاکرات شروع کئے لیکن یہودیوں نے ان پر قاتلانہ حملہ کیا لیکن بنی نضیر کے یہودیوں کو آخر کار علاقے سے جلاوطن ہوکر کوچ کرنا پڑا۔[72]

(دیکھئے: غزوہ بنی نضیر)

اگلے سال، رسول اللہؐ اور مسلمان شام کی سرحدوں کے قریب دومۃ الجندل نامی مقام پر پہنچے۔ جب سپاہ اسلام اس مقام پر پہنچی تو دشمن بھاگ کھڑا ہوا تھا اور وہ واپس مدینہ پلٹ آئے۔[73]۔[74]

احزاب، بنی قریظہ اور بنی مصطلق کی جنگیں

تفصیلی مضامین: غزوہ احزاب، غزوہ بنی قریظہ، اور غزوہ بنی مصطلق۔

سنہ 4 ہجری کو ابوسفیان ایک گروہ کے ساتھ بدر کے مقام پر آیا لیکن راستے کے درمیان پشیمان ہوا اور مکہ لوٹ کر چلا گیا۔ اس واپسی نے قریش کے اکابرین کی نظر میں ابوسفیان کی سپہ سالارانہ صلاحیت کو مخدوش کردیا چنانچہ اس نے مجبور ہوکر بڑی اور زیادہ وسائل اور اسلحے سے لیس منظم فوج کی تیاری کا تہیہ کیا۔ آخر کار اس نے سنہ 5 ہجری میں 7 سے 10 ہزار افراد پر مشتمل فوج تیار کرلی جن میں سے صرف سواروں کی تعداد 600 تھی۔

اس لشکر جرار نے مدینہ کا رخ کیا۔ چونکہ یہ لشکر مختلف عرب اقوام و قبائل سے تشکیل پایا تھا اسی لئے اس جنگ کو جنگ احزاب کا نام دیا گیا۔ [گوکہ اس کو جنگ خندق بھی کہا جاتا ہے]۔ اس جنگ میں خیبر میں سکونت پذیر یہودی قبیلے بنی نضیر کا ایک گروہ بھی قریش اور قبیلہ بنی غطفان کے ساتھ پیغمبر اسلامؐ کے خلاف متحد ہوا۔ مدینہ کے اطراف میں سکونت پذیر بنی قریظہ کے یہودیوں نے بھی قریش کا ساتھ نہ دینے کا عہد کرنے کے باوجود پیمان شکنی کردی اور مکی قریشیوں کے ساتھ متحد ہوئے۔ اس لشکر جرار کے مقابلے میں رسول اللہؐ کے پاس تین ہزار افراد کا لشکر تھا جن میں چند افراد کے سوا باقی پیادہ تھے۔

مدینہ کے عوام جنگ احد کے برعکس، اس بار دفاعی حالت اپنانے پر آمادہ ہوئے۔ اس جنگ میں رسول اللہؐ نے سلمان فارسی، کے مشورے پر شہر کے تحفظ کے لئے ایک خندق کھدوائی۔ مدینہ تین اطراف سے نخلستانوں اور عمارتوں کے پیش نظر محفوظ تھا اور دشمن ان تین اطراف سے شہر پر حملہ نہیں کرسکتا تھا۔ چنانچہ مسلمانوں نے اس شہر کے شمال میں خندق کھود کر شہر کو دشمن کے سوار جنگجوؤں کے حملوں سے محفوظ بنایا۔

مکی فوج کے مدینہ کے قریب پہنچنے سے پہلے ہی خندق کی کھدائی کا کام مکمل ہوچکا تھا۔ جب دشمن وہاں پہنچا تو خندق کو دیکھ کر حیرت زدہ ہوا کیونکہ اس نے اس سے قبل جنگی پیشقدمی روکنے کے لئے اس طرح کی رکاوٹ کو قریب سے نہیں دیکھا تھا۔ سوار جنگجوؤں کے لئے خندق پھلانگنا ممکن نہ تھا کیونکہ جب وہ آگے بڑھنے کی کوشش کرتے تو تیرانداز مسلمان انہیں ہلنے جلنے کا موقع نہیں دیتے تھے۔

عمرو بن عبدود اور عکرمہ بن ابی جہل نے خندق کو پھلانگنے کا فیصلہ کیا۔ نامور اور شجاع عمرو امیرالمؤمنین علیؑ کے ہاتھوں ہلاک ہوگیا۔ جنگ خندق بظاہر مسلمانوں کے لئے نقصان دہ تھی۔ مسلمانوں کا مختصر لشکر دشمن کے عظیم لشکر کے سامنے کرہی کیا سکتا تھا؟۔

ایک روایت کے مطابق رسول اللہؐ نے قبیلہ بنی غطفان کو اس لشکر سے الگ کرنے کا منصوبہ بنایا اور غطفانیوں کو پیغام بھجوایا کہ اگر وہ قریش کے ساتھ تعاون نہ کریں تو مدینہ کی پیداوار کا ایک تہائی حصہ انہیں دے دیا جائے گا۔ لیکن ۔ انصار نے کہا: یارسول اللہؐ کیا یہ فیصلہ آسمانی وحی اور یہ مصالحت آسمانی مصالحت ہے؟ فرمایا: نہیں! انصار نے کہا: اس صورت میں ہم اس قسم کی شکست قبول نہیں کریں گے؛ جن دنوں خدا نے دین اسلام کی طرف ہماری راہنمائی نہیں فرمائی تھی۔ (جاری)

آپ ﷺ جسم وجان اور روح غرض ہر اعتبار سے خدا کی عظیم نشانی تھے، قرآن آپ کے اخلاق کی گواہی دیتا ہے

ممبئی رابطہ — مرشدانِ خبر — MUMBAIRAABTA

۲۱/فروری۔۲۰۲۶

مفت اسکیمات، روزگار اور سپریم کورٹ

ملک کی سب سے بڑی عدالت سپریم کورٹ نے ملک بھر میں انتخابات سے قبل سیاسی جماعتوں کی جانب سے مفت اسکیمات کے اعلان پر ناراضگی کا اظہار کیا ہے۔ سپریم کورٹ کا کہنا تھا کہ اس طرح کے اعلانات کے نتیجہ میں عوام میں کاج کاج کا رجحان کم ہوگیا ہے اور مفت اسکیمات پر رقومات خرچ کرنے کے نتیجہ میں ترقیاتی کاموں کیلئے رقومات اور فنڈز دستیاب نہیں ہو پا رہے ہیں۔ کچھ اسکیمات کیلئے تو ایک روپیہ بھی دستیاب نہیں ہو پا رہا ہے۔ سپریم کورٹ کا یہ کہنا تھا کہ ریاستی حکومتوں کو چاہئے کہ وہ مفت کی اسکیمات کی بجائے روزگار کی فراہمی پر توجہ کریں۔ نوجوانوں کو روزگار فراہم کیا جائے تاکہ وہ اپنی اور اپنے اہل خانہ کی روزی روٹی مفت حاصل کرنے کی بجائے خود کما سکیں۔ ان میں عزت نفس کو برقرار رکھا جاسکے۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ سیاسی جماعتوں نے مفت کی اسکیمات کے اعلان کو ایک طرح کی روایت بنادیا ہے جس کے نتیجہ میں انہیں اقتدار حاصل ہونے لگا ہے۔ وہ اقتدار کے مزے لوٹنے کیلئے عوام کو کچھ مفت سہولیات فراہم کرتے لگے ہیں۔ بہت کم مواقع ایسے ہوتے ہیں جہاں سیاسی جماعتیں اقتدار حاصل کرنے کے بعد اپنے کئے ہوئے وعدوں کی تکمیل کرتی ہیں۔ سیاسی جماعتوں کو بھی اس بات کا انداز ہوگیا ہے کہ محض دکھاوے کے کچھ اقدامات کئے جائیں تو ہم کے ذہنوں پر اثر انداز ہوا جاسکتا ہے اور ان کو راغب کرتے ہوئے ووٹ حاصل کئے جاسکتے ہیں۔ اقتدار ملنے کے بعد حکومتیں کسی کو جوابدہی کے احساس سے بھی عاری ہوگئی ہیں۔ ان میں اس بات کا کوئی لحاظ نہیں رہ گیا ہے کہ وہ ملک کے عوام کے سامنے جوابدہ ہیں۔ وہ عوام کو مختلف مسائل میں الجھاتے ہوئے عوام کو بیوقوف بنا رہی ہیں اور اپنے مفادات کی تکمیل میں جُٹی ہوئی ہیں۔ یہ ایسی صورتحال ہے جس نے ملک میں انتخابی نظام کی اہمیت کو ہی متاثر کرکے رکھ دیا ہے۔ حکومتوں میں کارکردگی دکھانے کا جذبہ ہی ختم ہونے لگا ہے اور وہ سمجھ رہی ہیں کہ کچھ مفت کی اسکیمات کا اعلان کردیا جائے' انتخابات کے موقع پر کچھ رقومات بینک کھاتوں میں منتقل کردی جائیں تو پھر انہیں کامیابی سے کوئی روکنے والا نہیں ہوگا۔ ملک میں کئی ریاستی حکومتیں اور خود مرکزی حکومت ایسی ہے جس نے عوام کے ساتھ بے شمار وعدے کئے تھے۔ پندرہ لاکھ روپئے عوام کے کھاتوں میں آنے تھے' ہر سال دو کروڑ نوجوانوں کو روزگار فراہم کیا جانا تھا' بیرونی ممالک سے کالا دھن ہندوستان واپس لانا تھا' پٹرول وڈیزل کی قیمتیں 35 روپئے فی لیٹر کے آس پاس ہونی تھیں تاہم ایسا کچھ نہیں ہوا بلکہ سب کچھ اس کے برخلاف ہوا ہے۔ مرکزی حکومت کے ہاتھ میں گودی میڈیا کے چینلس ہیں اور کرایہ کے ٹٹوان پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ ٹی وی چینلس بھی اب حکومت کو اشاروں پر نچانے والے کارپوریٹس خرید چکے ہیں تو مرکزی حکومت اس معاملے میں بے فکر دکھائی دیتی ہے۔ کئی ریاستوں میں عوام سے کئے گئے وعدوں کو ریاستی حکومتیں فراموش کرچکی ہیں۔ حکومتوں کو اب عوام کی فلاح وبہبود سے کوئی خاص دلچسپی نہیں رہ گئی ہے۔ وہ صرف اقتدار پر برقراری کو ترجیح دے رہی ہیں اور انہیں اندازہ ہوگیا ہے کہ عوام کیلئے کچھ بھی کرنے کی کوئی اہمیت نہیں رہ گئی ہے اور وہ صرف وقتی فوائد کو پیش نظر رکھتے ہوئے اپنے ووٹ کا استعمال کرتے ہیں۔ پانچ سال کی مدت کے دوران عوام پر مسلسل مہنگائی اور ٹیکس کا بوجھ عائد کرتے ہوئے انہیں لوٹا جاتا ہے اور پھر انتخابات سے قبل ان ہی سے لوٹی گئی رقم سے کچھ رقومات بینک کھاتوں میں منتقل کردی جائیں تو کامیابی یقینی دکھانے دینے لگتی ہے۔ اس صورتحال ملک کے سیاسی اور انتخابی نظام کو ہی درہم برہم بلکہ پراگندہ کرکے رکھ دیا ہے اور اس کو تبدیل کرنا ضروری ہے۔ ملک کی سب سے بڑی عدالت نے جس رائے کا اظہار کیا ہے وہ بہت اہمیت کی حامل ہے۔ جو صورتحال ملک میں مفت کی اسکیمات کی وجہ سے پیدا ہونے لگی ہے اس سے ملک کی جمہوریت بھی داغدار ہورہی ہے۔ عوام اپنے ووٹ کی اہمیت کو سمجھنے اور اس کا درست استعمال کرنے میں دلچسپی نہیں رکھتے بلکہ کچھ فائدہ چاہتے ہیں۔ سیاسی جماعتیں اسی صورتحال کا خود فائدہ اٹھارہی ہیں اور عوام کا استحصال کیا جارہا ہے۔ اس صورتحال میں ملک کے عوام' سیاسی جماعتوں اور سیاسی قائدین کو خود بدلنا ہوگا اور انہیں اس بات کو سمجھنا ہوگا کہ ان کی بدعنوانیاں ملک کی جمہوریت کو داغدار کررہی ہیں جو ملک کے مفاد میں نہیں ہوسکتا۔

انسانیت کے خلاف اسرائیلی جرائم کیمیائی بموں کا استعمال

مہانی نے الجزیرہ کو بتایا کہ وہ ایک مسجد میں داخل ہوئی اور ان کے قدم فرش کی بجائے انسانوں کے بکھرے ہوئے گوشت اور خون پر پڑے۔ مہانی نے اپنے بیٹے کی تلاش میں دن رات ایک کردیئے، اسپتالوں اور مردہ خانوں کا رُخ کیا، کہیں بھی سعد کا پتہ نہیں چلا یہاں تک کہ تجہیز وتکفین کے لئے اس کی نعش بھی نہیں ملی اور وہی چیز مہانی اور ان کے شوہر کے لئے زندگی کی مشکل ترین چیز بن گئی۔ مہانی اُن ہزاروں فلسطینیوں میں سے ایک ہے جن کے پیارے غزہ میں اسرائیل کے ہاتھوں فلسطینیوں کے قتل عام کے دوران لاپتہ ہوگئے۔ اس قتل عام میں 73 ہزار سے زائد فلسطینیوں نے جام شہادت نوش کیا۔ الجزیرہ عربی کی تحقیقاتی رپورٹ کے مطابق اصل کہانی سیول ڈیفنس ٹیموں کی جانب سے غزہ میں حقائق جاننے کی کوشش کے دوران سامنے آئی

امجد خان

اسرائیل نے 7 اکتوبر 2023ء سے فلسطینی شہریوں کے قتل عام ان کی نسلی تطہیر کا جو سلسلہ شروع کیا، وہ اب بھی جاری ہے حالانکہ امریکی دباؤ کے نتیجہ میں اور قطر، مصر و دیگر ملکوں کی ثالثی میں جنگ بندی ہوچکی ہے۔ جنگ بندی کے بعد بھی اسرائیل نے اپنی درندگی کے ذریعہ زائد از 800 فلسطینیوں کو شہید کیا۔ واضح رہے کہ 7 اکتوبر 2023ء سے تاحال اسرائیل نے زمینی کارروائی اور فضائی حملوں کے ذریعہ 73 ہزار سے زائد فلسطینیوں کی زندگیوں کا خاتمہ کردیا اور 4 لاکھ سے زائد فلسطینی شدید زخمی ہوئے جن میں اکثر مستقل طور پر معذور ہوچکے ہیں۔ شہداء اور زخمیوں میں خواتین اور بچوں کی اکثریت ہے۔ اسرائیل نے امریکہ اور اس کے حلیف ملکوں بالخصوص یوروپی ممالک کی تائید وحمایت اور ان کے فراہم کردہ ہتھیاروں اور بموں کے ذریعہ سارے غزہ کو قبرستان میں تبدیل کردیا اور اب بھی کہا جارہا ہے کہ 8 ہزار تا 14 ہزار فلسطینی شہداء ملبے کے ڈھیر میں دبے ہوئے ہیں جبکہ اسرائیل اور اس کے حامی ملکوں کی درندگی کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ غزہ میں خطرناک تباہی کے نتیجہ میں 61 ملین ٹن ملبہ جمع ہوگیا ہے۔ کوڑا کرکٹ کے انبار سے فلسطینیوں میں وبائی امراض پیدا ہونے کے پورے پورے امکانات پائے جاتے ہیں۔ بہرحال اسرائیل نے فلسطینیوں پر مظالم کی تمام حدیں پار کرلی۔ الجزیرہ کی ایک تحقیقاتی رپورٹ میں بتایا گیا کہ اس نے غزہ پر امریکہ اور یوروپی ممالک کے فراہم کردہ تھرموبیرک بم برسائے۔ انسانیت کی بقاء کو مٹانے والے ان بموں کی زد میں آکر 3000 سے زائد فلسطینی شہید ہوئے اور ایسے شہید ہوئے کہ ان کا وجود ان بموں کے زہریلی اثرات سے پوری طرح تحلیل ہوگئے، راکھ کے ڈھیر میں تبدیل ہوگئے، نہ ان کی نعش ملی نہ ہی باقیات کا پتہ چل سکا۔ اسرائیل نے جہاں کہیں تھرموبیرک بم گرائے وہاں فلسطینی تحلیل ہوکر راکھ بن گئے۔ آپ کو بتادیں کہ اس تھرموبیرک بم کا درجہ حرارت 3500 سنٹی گریڈ ہوتا ہے۔ الجزیرہ میں اس تعلق سے دردناک کہانیاں پیش کی گیں جن میں سے ایک کہانی یہ ہے کہ 10 اگست 2024ء کی صبح کی اولین ساعتوں میں یاسمین مہانی تباہ شدہ غزہ سٹی کے AL TABIN SCHOOL کے دھوئیں سے بھرے ماحول میں اپنے بیٹے کو تلاش کررہی تھی، انھیں وہاں اپنے شوہر کی چیخیں سنائی دیں لیکن بیٹے سعد کا کوئی پتہ نہیں چلا۔

مہانی نے الجزیرہ کو بتایا کہ وہ ایک مسجد میں داخل ہوئی اور ان کے قدم فرش کی بجائے انسانوں کے بکھرے ہوئے گوشت اور خون پر پڑے۔ مہانی نے اپنے بیٹے کی تلاش میں دن رات ایک کردیئے، اسپتالوں اور مردہ خانوں کا رُخ کیا، کہیں بھی سعد کا پتہ نہیں چلا یہاں تک کہ تجہیز وتکفین کے لئے اس کی نعش بھی نہیں ملی اور وہی چیز مہانی اور ان کے شوہر کے لئے زندگی کی مشکل ترین چیز بن گئی۔ مہانی اُن ہزاروں فلسطینیوں میں سے ایک ہے جن کے پیارے غزہ میں اسرائیل کے ہاتھوں فلسطینیوں کے قتل عام کے دوران لاپتہ ہوگئے۔ اس قتل عام میں 73 ہزار سے زائد فلسطینیوں نے جام شہادت نوش کیا۔ الجزیرہ عربی کی تحقیقاتی رپورٹ کے مطابق اصل کہانی سیول ڈیفنس ٹیموں کی جانب سے غزہ میں حقائق جاننے کی کوشش کے دوران سامنے آئی۔ ان ٹیموں نے 2842 فلسطینیوں کے بارے میں بتایا کہ 2842 فلسطینی تحلیل ہوگئے۔ ان کے جسم ان کے وجود غائب ہوگئے، کچھ گوشت کے ٹکڑے اور کچھ خون پایا گیا۔ اگرچہ 2842 ایک

تخمینہ ہے لیکن غزہ سیول ڈیفنس کی جو فارنسک اکاؤنٹنگ کے نتائج سامنے آئے وہ بھیانک رہے۔ اس کے ترجمان محمود باصل نے الجزیرہ کو بتایا کہ ان کی ٹیم نے اسرائیلی حملوں کے مقامات کا معائنہ کیا۔ وہ کہتے ہیں ہم بم حملوں کا نشانہ بنے ایک گھر میں داخل ہوئے اور وہاں سے برآمد نعشوں کے نامعلوم اعداد کا حوالہ دیا۔ اگر کسی خاندان نے کہا کہ گھر میں پانچ افراد تھے ان میں سے 3 نعشیں برآمد ہوئیں، دیواروں پر خون کے دھبے اور گوشت کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے پائے گئے۔ اب یہاں تحقیقات کی جو تفصیلات منظر عام پر آئی، اس میں یہ بتایا گیا کہ اسرائیل انسانی جسموں کو چند سکینڈوں میں راکھ میں تبدیل کردیتا ہے۔ روس کے ایک فوجی ماہر VASILY FATIGARON تھرموبیرک ہتھیاروں کے بارے میں بتاتے ہیں کہ تھرموبیرک بم نہ صرف انسانوں کی زندگیوں کا خاتمہ کرتا ہے بلکہ روایتی بموں کے برعکس یہ بم فیول کا ایک دھواں چھوڑتا ہے جس سے جلد ہی وہ ایک آگ کے شعلہ میں تبدیل ہوجاتا ہے۔ اس قسم کے بموں میں المونیم، میگنزیم کے ساتھ ساتھ ٹیٹانیم کے پاؤڈر کا مرکب ملایا جاتا ہے اور جو دھما کہ ہوتا ہے اس میں درجہ حرارت خطرناک حد تک بڑھ کر 2500 اور 3000 ڈگری سیلسیس تک ہوجاتا ہے۔ تحقیقات کے مطابق اس قدر شدید گرمی اکثر TRATONAL کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے جو TNT اور المونیم پاؤڈر کا مکسچر، مرکب ہوتا ہے۔ امریکہ میں تیار ہونے والے بم MK-84 جیسے بموں میں TNT اور المونیم پاؤڈر کا مکسچر استعمال کیا جاتا ہے۔ الجزیرہ کے مطابق اسرائیل نے طاقتور امریکی بم MK-84 بار بار استعمال کیا۔ ہر بم درجنوں فلسطینیوں کی شہادت کا باعث بنا۔ یہ بم ایسے ہیں جو عمارتوں کو نہ صرف تباہ کرسکتا ہے بلکہ ان عمارتوں سے کئی سو میٹر دور موجود لوگوں کی زندگیوں کا خاتمہ کرسکتا ہے۔ MK-84 بم کا وزن 907 کیلوگرام ہوتا ہے جسے F-16 اور F-15 جیٹس کے ذریعہ گرایا جاتا ہے اور یہ بم 300 میٹر (ہزارفٹ) کے دائرہ میں نقصان پہنچاتا ہے۔ فلسطینی وزارت صحت کے ڈائرکٹر جنرل ڈاکٹر منیرالبرشس کا کہنا ہے کہ اس بم کے انسانی جسم پر بھیانک اثرات مرتب ہوتے ہیں اور اس کے کیمیائی اثرات اس قدر بھیانک ہوتے ہیں کہ چند سکینڈس میں کوئی بھی جاندار راکھ میں تبدیل ہوجاتا ہے۔ فلسطینیوں کے جہاں تک ہوا میں تحلیل ہونے کا سوال ہے اس کے لئے MK-84، ہیمر بم، بی ایل یو۔ 109 بنکر بسٹر، GBU-39، GBU-28، GBU-27، GBU-10، GBU31/32/38، (JDAM) GBU 12/49 استعمال کیا گیا ہے۔ قانونی ماہرین کا دعویٰ ہے کہ اس قدر خطرناک بموں کے لئے صرف اسرائیل ہی نہیں اس کے حامی ذمہ دار ہیں اور ان کے خلاف عالمی سطح پر کارروائی ہونی چاہئے۔ جارج ٹاؤن یونیورسٹی قطر کی لکچرر DIANA BUTTU جیسی قانون داں کہتی ہیں کہ یہ عالمی قتل عام ہے جس کے لئے اسرائیل ہی نہیں بلکہ اسے بم فراہم کرنے والے ممالک بھی ذمہ دار ہیں۔ اس جرم میں اسرائیل کے ساتھ اسے بم اور ہتھیار فراہم کرنے والے ممالک بھی شریک ہیں۔ ایک بات ضرور ہے کہ اسرائیل کے انسانیت سوز جرائم میں امریکہ کے ساتھ دیگر یوروپی ملک بھی شریک جرم ہیں۔ یہاں اس بات کا تذہ ضروری ہوگا کہ جھوٹ، مکاری، عیاری کے ذریعہ عراق میں صدام حسین کی حکومت کو بیدخل کیا گیا، انھیں پھانسی پر لٹکایا گیا۔ لیبیا کے معمر قذافی کو فرانس کے سرکوزی اور برطانیہ کے ٹونی بلیر کے باعث ہی خفیہ ایجنسیوں نے موت کے گھاٹ اُتار دیا جبکہ ایران پر اقوام متحدہ جیسے عالمی ادارہ سے لے کر امریکہ، یوروپی یونین کے ممالک پر مسلسل پابندیاں عائد کی گئیں۔ حد تو یہ ہے کہ ایران 45 برسوں سے پابندیوں کا سامنا کررہا ہے۔ کیا امریکہ اور عالمی برادری اور دنیا بھر کے ممالک اسرائیل پر پابندی عائد نہیں کرسکتے؟۔

ان کا کہنا ہے کہ جنگی اصولوں کے اطلاق میں دہرے معیار اور ان کی انتہائی سخت تشریح کا خاتمہ ہونا ضروری ہے۔ غزہ میں جاری جنگ میں بین الاقوامی قانون کی جس طرح خلاف ورزی ہوئی ہے اس کی حالیہ عسکری تاریخ میں کوئی مثال نہیں ملتی۔ اس دوران شہریوں کو دانستہ طور پر حملوں کا نشانہ بنایا گیا ہے، شہری آبادی پر اندھادھند اور غیر متناسب شدت کے حملے کیے گئے ہیں، لوگوں کو بھوکا اور انسانی امداد سے محروم رکھا گیا، سول سوسائٹی کے اداروں کو جبر کا نشانہ بنایا گیا ہے اور عسکری وغیر عسکری نظام انصاف نے ایسے جرائم کے ذمہ داروں کا محاسبہ نہیں کیا۔ مقبوضہ فلسطینی علاقوں میں انسانی حقوق کی صورتحال پر اقوام متحدہ کی خصوصی اطلاع کار فرانچسکا البانیز نے دیگر ماہرین کے ساتھ جنیوا میں مشترکہ پریس کانفرنس کرتے ہوئے کہا ہے کہ بین الاقوامی قانون کے تحت فلسطینی مسئلے کو حتمی طور پر حل ہونا چاہیے۔ اس مقصد کے لیے فلسطینیوں کی نسل کشی کا سلسلہ فوری طور پر روکا جانا، سلامتی کونسل کی دی ہوئی ڈیڈ لائن کے مطابق مقبوضہ علاقوں پر اسرائیل کا قبضہ آئندہ ستمبر تک ختم ہونا اور عالمی عدالت انصاف کی قانونی رائے کی تعمیل کرنا ضروری ہے۔ انہوں نے کہا کہ اقوام متحدہ کے متعدد رکن ممالک فلسطینیوں کے علاقے پر قبضے اور ان کے خلاف جبر پر خاموش ہیں۔ یہ ممالک یا تو فلسطینیوں کی مزاحمت کو دہشت گردی قرار دیتے ہیں یا اسے ایک ایسی آبادی کا غصہ سمجھتے ہیں جو عالمی برادری کی جانب سے ان کے طے کردہ مقدر کو تسلیم کرنے پر تیار نہیں ہے۔

انسداد دہشت گردی کے اقدامات میں انسانی حقوق اور بنیادی آزادیوں کے تحفظ اور فروغ پر اقوام متحدہ کے خصوصی رابطہ کار بین سول نے کہا کہ گزشتہ 14 ماہ سے غزہ میں جاری جنگ کے دوران اسرائیل نے فلسطینیوں کے خلاف اپنے انتہائی سنگین تشدد کو انسداد دہشت گردی کے اقدامات کہہ کر قابل جواز بنانے کی کوشش کی ہے۔ اس کی جانب سے غیر معمولی سطح کے تشدد کا جواز پیش کرنے کے لیے بین الاقوامی قانون اور انسانی حقوق کے قانون کی جو سخت ترین تشریحات کی جارہی ہیں اس پر دنیا نے زیادہ توجہ نہیں دی۔ ججوں اور وکلا کی آزادی پر اقوام متحدہ کی خصوصی اطلاع کار مارگریٹ سیٹر وائٹ نے پریس کانفرنس سے اپنے خطاب میں بین الاقوامی انصاف پر بات کرتے ہوئے نسل کشی، جنگی جرائم اور انسانیت کے خلاف جرائم کا ارتکاب کرنے والوں کے محاسبے پر زور دیا۔ انہوں نے امریکہ کے حکام پر تنقید کرتے ہوئے کہا کہ وہ اشتعال انگیز دھمکیوں سے عدالت کو کمزور کررہے ہیں جبکہ بین الاقوامی انصاف کا سبھی پر مساوی اطلاق ہونا چاہیے۔ ان کا کہنا تھا کہ اب ایسے دہرے معیارات کا خاتمہ کرنا ہو گا۔ یا تو دنیا میں تمام ممالک کے ساتھ انصاف ہوگا یا انصاف کا سرے سے ہی کوئی وجود نہیں ہوگا۔ یہ نہیں ہوسکتا کہ بعض ممالک کے لوگوں کو انصاف میسر ہو اور دوسرے اس سے محروم رہیں۔

روزنامہ "ممبئی رابطہ" میں شائع ہونے والے مضامین ومراسلات میں پیش کردہ آراء مضمون نگاروں اور مراسلہ نگاروں کی ذاتی رائے ہے ۔ان سے ادارے کا اتفاق ضروری نہیں

مراسلات واعلانات

سیکولر پارٹیوں نے بھی مسلمانوں کا استحصال کیا

اسلام پارٹی کا ریاست گیر کنونشن، پارٹی کو مہاراشٹر میں وسیع کرنے کا فیصلہ ،اورنگ آباد سمیت ریاست کے ہزاروں افراد کی شرکت۔ سیکولر پارٹیوں نے ہمیشہ مسلمانوں کا استحصال کیا ہے۔ مسلمانوں کا ووٹ لے کر مسلمانوں کو ان کے حال پر چھوڑ دیا گیا۔ سیکولر پارٹیاں اگر مسلمانوں کے تئیں خلوص اور نیک نیتی سے کام کرتیں تو ریاست میں مجلس کو پاؤں پارنے کا موقع نہیں ملتا مجلس اتحاد مسلمین نے ہمیشہ ایسی سیاست کی ہے جس سے برادران وطن میں مسلمانوں کے تئیں نفرت بڑھی ہے وہ برانگیختہ ہوئے ہیں۔ ریاست بھر میں جنم داخلہ معاملے سے لے کر آنے اسلے دنوں میں دورات تغیر نام ای ای ریویژن (SIR) کے کام میں انڈین سیکولر لار ویسٹ اسمبلی آف مہاراشٹر بنام اسلام پارٹی معاونت رہنمائی اور مدد کرے گی۔ اس طرح کا واضح اور بامقصد پیغام اسلام پارٹی کے قائد شیخ آصف نے دیا موصوف آج ڈائمنڈ لانس میں منعقدہ ایک ریاست گیر کنونشن سے مخاطب تھے۔ اس کنونشن کی صدارت اسلام پارٹی کے قومی صدر تو یہ خطیب نے کی جب کہ یہاں اورنگ آباد، ناندیز، جالنہ پربھنی، بیڑ، لاتور، سلوڑ، دھولیہ، چالیس گاؤں، جلگاؤں منماڑ، ناسک، ممبئی، گونڈی، ممبرا، بھیونڈی کے علاوہ کولہاپور، شولاپور، امراوتی اور گجرات کے سورت اور احمد آباد شہر سے سیاسی وسماجی شخصیات نے شرکت کی۔ یہاں آصف شیخ نے کہا کہ مجلس اتحادالمسلمین نے ہمیشہ مسلمانوں کا استعمال کیا۔ اب ہمیں جذباتی سیاست سے اوپر اٹھ کر قوم وملت کیلئے ہمیں خدمات انجام دینا ہوگا۔ تعمیر وترقی اور مسلمانوں کے حقوق کے لئے لڑنے کا عزم ظاہر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ہم ریاست میں اسلام پارٹی کو وسیع کریں گے لیکن قوم وملت کے لئے، حق وانصاف کے لئے تعلیم کیلئے، ظلم وزیادتی کے خلاف لڑینگے۔ موصوف نے کہا کہ ٹکٹ فروخت کر کے روپیہ پیسہ کمانا ہمارا مقصد نہیں ۔قوم کا سودا کرنے والوں کو لتاڑتے ہے ہوئے انہوں نے کہا کہ حالیہ کارپوریشن چناؤ میں -ایسے افراد کا چہرہ آشکار ہو گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جنم داخلہ معاملہ اور SIR کے لئے ریاست کے مسلمانوں کی مدد کی جائے گی۔ آصف شیخ نے کہا کہ MIM نے مسلمانوں کی کوئی مدد نہیں کی، وٹ لینے کے لئے دورہ کیا جاتا ہے۔ مسلمانوں کے مسائل کی یکسوئی کے لئے کوئی دورہ نہیں ہوتا کوئی تعمیراتی کام نہیں کئے جاتے کوئی فلاحی کام نہیں ہوتا۔ سیکولر پارٹیوں پر تنقید کرتے ہوئے شیخ آصف نے کہا کہ سیکولر پارٹیوں نے ہمیشہ مسلمانوں کا استحصال کیا ہے۔ مسلمانوں پر کوئی توجہ نہیں دی، انہیں پسماندہ کرنے کی کوئی کسر باقی نہیں رکھی گئی، اگر یہ پارٹیاں ایماندار ہے ہوتیں تو ریاست میں مجلس کو جگہ نہیں ملتی اور ہم بھی اپنی پارٹی بنانے کا نہیں سوچتے لیکن سیکولر پارٹیوں نے ہمیشہ مسلمانوں کا استحصال کیا، ووٹ لے لی اور دھوکہ دیا۔ شیخ آصف نے آئے ہوئے مندوبین سے کہا کہ اسلام پارٹی میں شامل ہونے سے پہلے آپ ہمارا فارم لے کر جائیں، سوچیں، پرکھیں اور اپنے شہروں میں پارٹی کو مضبوط کرنے کے لئے رضا مندی ظاہر کریں، پھر ہم وہاں پارٹی کا قیام عمل میں لائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ اگر ریاست میں کہیں بھی مسلمانوں کو پریشان کیا گیا تو ہم کلکٹر تحصیل دار، پرانت، پولس انتظامیہ سے بات کرنے آئیں گے۔ موصوف نے پارٹی کے آبزرور کی تقرری کا فیصلہ کرنے اور اس کے بعد اس کی وسعت کرنے کا عندیہ بھی ظاہر کیا۔ اس کنونشن میں میئر سمیت اسلام پارٹی کے 35 کارپوریٹرس کا استقبال کیا گیا۔ بہت سارے مندوبین اور شرکاء نے شیخ آصف اور میئر کا بھی استقبال کیا۔ قرآت سے کنونشن کا آغاز ہوا اور راشٹریہ گیت سے اختتام ۔ یہاں اسلام پارٹی کے عہدیداران ، کارپوریٹرس اور بیرون شہر سے سرکردہ افراد اور مندوبین شریک تھے۔ خصوصی طور پر اورنگ آباد سے شفاء ہوٹل کے مرزا اسلم بیگ اور سماج وادی پارٹی کے عبدالرؤف شیخ نے خصوصی طور پر شرکت کی۔

خیال اثر

اسلام کے احکامات کا ماخذ قرآن اور نبی اکرم ﷺ کا عمل ہے۔اجماع صحابہ،قیاس اور اجتہاد صرف ان معاملات میں قابل عمل ہے جن میں قرآن کا کوئی حکم یا نبی ﷺ کا کوئی عمل موجود نہ ہو۔اب جب کہ رمضان کے معمولات کے متعلق حضور اکرم ﷺ کا عمل موجود ہے۔تو پھر کسی اور کے عمل کو بطور ثبوت و دلیل پیش نہیں کیا جاسکتا۔حضرت عمرؓ نے اپنی خلافت کے جس زمانے میں تراویح کو باجماعت پڑھوایا وہ ان کا اپنا فیصلہ تھا۔ہم اس کی نکیر نہیں کرتے۔لیکن مسلمان ہونے کے لیے ان کے فیصلوں کو ماننا ضروری بھی نہیں سمجھتے۔پُرلطف بات یہ بھی ہے کہ حضرت عمرؓ نے خود باجماعت تراویح نہیں پڑھی۔

تراویح کی نماز اور رسول اکرمؐ کی تعلیمات

عبدالغفار صدیقی

قرآن مجید میں علمائے یہود و نصاریٰ کے متعلق یہ بات کہی گئی ہے کہ انھوں نے اپنے دین میں تحریف کرلی ہے اور اپنی خواہشات کو دین کا جز بنالیا ہے۔ان پر حق کو چھپانے اور آیات الٰہی کو تھوڑی قیمت پر بیچنے کا الزام بھی عائد کیا گیا ہے۔’’اے مسلمانو!اب کیا ان لوگوں سے تم یہ توقع رکھتے ہو کہ تمہاری دعوت پر ایمان لے آئیں گے؟ حالانکہ ان میں سے ایک گروہ کا شیوہ یہ رہا ہے کہ اللہ کا کلام سنا اور پھر خوب سمجھ بوجھ کر دانستہ اس میں تحریف کی۔‘‘(البقرہ۔75)’’جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی ہے،وہ اس مقام کو(جسے قبلہ بنایا گیا ہے)ایسا پہچانتے ہیں،جیسا اپنی اولاد کو پہچانتے ہیں مگر ان میں سے ایک گروہ جانتے بوجھتے حق کو چھپا رہا ہے۔‘‘(البقرہ۔146)’’اور میں نے جو کتاب بھیجی ہے اس پر ایمان لاؤ یہ اُس کتاب کی تائید میں ہے جو تمہارے پاس پہلے سے موجود تھی،لہٰذا سب سے پہلے تم ہی اس کے منکر نہ بن جاؤ تھوڑی قیمت پر میری آیات کو نہ بیچ ڈالو اور میرے غضب سے بچو۔‘‘(البقرہ۔41)آج ہم جب امت مسلمہ کے دینی رہنماؤں کے حالات کا مطالعہ کرتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ ان کی اکثریت علمائے یہود سے بھی دو قدم آگے نکل گئی ہے۔وہ دین کے نام پر فرضی قصے کہانیاں سنا رہے ہیں،انھوں نے بھی دین کی ترجیحات کو یکسر الٹ دیا ہے،قرآنی آیات میں تحریف نہ سہی ان کے مفاہیم کو بدل ڈالا ہے،قرآن کی تفسیر نہ خود کرتے ہیں نہ کرنے اور پڑھنے دیتے ہیں اس طرح حق کو چھپانے کا جرم وہ بھی کررہے ہیں، نبی اکرمؐ کی نسبت سے احادیث کے نام پر عوام کو خوف زدہ اور گمراہ کررہے ہیں۔برصغیر پاک و ہند میں عوام کی زبان عربی نہ ہونے کے باعث علماء کے لیے ان کو گمراہ کرنا آسان ہوگیا ہے۔انھوں نے دین کے نام پر ایسی ایسی واہیات باتیں اور لغو قصے لکھ ڈالے ہیں جن کا دین اسلام سے دور تک واسطہ بھی نہیں ہے۔

تراویح کی نماز کو لے کر بھی اسی طرح کی صورت حال بنی ہوئی ہے۔قرآن میں تو ذکر ہونے کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔مگر احادیث میں بھی نماز تراویح کا ذکر نہیں ہے۔اس لیے کہ نبی اکرمؐ کی حیات مبارکہ میں اس نماز کا وجود نہیں تھا۔آپؐ پر تہجد کی نماز فرض تھی،جسے احادیث میں قیام اللیل کہا گیا ہے۔رمضان ہو یا غیر رمضان آپ تہجد کی نماز پڑھتے تھے۔بخاری کو صحاح ستہ میں پہلا مقام حاصل ہے اور ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ نبی ﷺ کے سب سے زیادہ قریب تھیں۔ان سے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰنؒ نے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں کتنی رکعتیں پڑھتے تھے؟ تو انہوں نے بتلایا کہ رمضان ہو یا کوئی اور مہینہ آپ گیارہ رکعتوں سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم پہلی چار رکعت پڑھتے،تم ان کے حسن و خوبی اور طول کا حال نہ پوچھو،پھر چار رکعت پڑھتے،ان کے بھی حسن و خوبی اور طول کا حال نہ پوچھو،آخر میں تین رکعت(وتر)پڑھتے تھے۔(بخاری۔حدیث۔2013)انہی حضرت عائشہ سے ایک دوسری روایت یہ ہے کہ:رسول اللہ ﷺ نے(رمضان کی)ایک رات مسجد میں نماز تہجد پڑھی،لوگوں نے آپ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی۔پھر دوسری رات کی نماز میں شرکاء زیادہ ہوگئے،تیسری یا چوتھی رات آپ ﷺ نماز کے لیے مسجد میں

تشریف نہ لائے اور صبح کو فرمایا کہ’’میں نے تمہارا شوق دیکھ لیا اور میں اس ڈر سے نہیں آیا کہ کہیں یہ نماز تم پر رمضان میں فرض نہ کردی جائے۔‘‘(مسلم)

ان دونوں احادیث سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ نبی ﷺ رمضان ہو یا غیر رمضان صرف آٹھ رکعت تہجد اور تین رکعات وتر کل گیارہ رکعات پڑھتے تھے اور اپنی زندگی میں صرف ایک سال محض تین دن ماہ رمضان میں یہی نماز(قیام اللیل۔تہجد)باجماعت پڑھائی۔اسلام کے احکامات کا ماخذ قرآن اور نبی اکرم ﷺ کا عمل ہے۔اجماع صحابہ،قیاس اور اجتہاد صرف ان معاملات میں قابل عمل ہے جن میں قرآن کا کوئی حکم یا نبی ﷺ کا کوئی عمل موجود نہ ہو۔اب جب کہ رمضان کے معمولات کے متعلق حضور اکرم ﷺ کا عمل موجود ہے۔تو پھر کسی اور کے عمل کو بطور ثبوت و دلیل پیش نہیں کیا جاسکتا۔حضرت عمرؓ نے اپنی خلافت کے جس زمانے میں تراویح کو باجماعت پڑھوایا وہ ان کا اپنا فیصلہ تھا۔ہم اس کی نکیر نہیں کرتے،لیکن مسلمان ہونے کے لیے ان کے فیصلوں کو ماننا ضروری بھی نہیں سمجھتے۔پُرلطف بات یہ بھی ہے کہ حضرت عمرؓ نے خود باجماعت تراویح نہیں پڑھی۔بلکہ یہ بھی فرمایا:۔نعم البدعة هذه والتي ينامون عنها أفضل من التي يقومون يريد آخر الليل و كان الناس يقومون أوله(فتح الباری شرح صحیح البخاری ص:297)’’یہ نیا کام بہت ہی اچھا ہے اور وہ نماز جس کے وقت تم سوتے ہو(تہجد کی نماز)وہ اس سے بہتر ہے جو تم قائم کرتے ہو۔‘‘

اس سے معلوم ہوا کہ تراویح نفل نماز ہے اور اس سے بہتر نماز تہجد کی نماز ہے۔نفل نماز میں رکعات کی تعداد کا تعین ضروری نہیں ہے۔اس سلسلہ میں دوسری قابل توجہ بات تراویح کا جماعت سے پڑھنا ہے۔ہم جانتے ہیں کہ فرض نمازوں یا ان نمازوں کے علاوہ جن میں حضور ﷺ نے جماعت سے نماز پڑھائی ہے مثلاً عیدین،سورج اور چاند گرہن کی نماز کو چھوڑ کر دیگر نمازوں کو گھر پر پڑھنے کی تاکید کی گئی ہے۔رمضان میں قیام اللیل جسے ہم آج کل تراویح کہتے ہیں اس کو بھی دور رسالت اور دور صدیقی میں بغیر جماعت کے پڑھا جاتا تھا۔حضرت عمرؓ نے باجماعت نماز پڑھنے کو پسند کیا تھا لیکن لازمی نہیں کیا تھا۔اس لیے آج بھی فرض نمازوں کے علاوہ دیگر نمازیں گھر پر ہی پڑھنا افضل ہے۔فقہاء نے تراویح کی جماعت کو سنت کفایہ کہا ہے۔تراویح کے باب میں تیسری بات یہ ہے کہ اس میں پورا قرآن سننا یا پڑھنا ضروری نہیں ہے۔بلکہ جس کو جتنا یاد ہے اور جو کچھ آسانی سے پڑھا جاسکتا ہے،پڑھ سکتا ہے۔لیکن آج کل علماء کی طرف سے عوام کو اس بات کا پابند کیا جاتا ہے کہ وہ پورا قرآن سنیں۔اس چکر میں عام مسلمان بڑی الجھن کا شکار ہوتے ہیں۔اس مشکل کا حل علماء نے یہ نکالا کہ تین دن،چھ دن اور دس دن کی تراویح کا اہتمام کیا جانے لگا۔جس کا کوئی ثبوت قرآن وسنت میں نہیں ہے۔

تراویح کی نماز نفل ہونے کے باوجود ہمارے یہاں اس قدر کیوں اہمیت اختیار کرگئی؟ یہ ایک اہم سوال ہے۔کیوں اس کے لیے مسجد کے علاوہ مدرسوں،گھروں کی چھتوں اور پارکوں میں اہتمام کیا جانے لگا؟ کیوں ایک دن سے لے کر مختلف ایام کی تراویح کا چلن ہوا؟ کیوں چھ دن اور دس دن کی تراویح کے اشتہار شائع ہونے لگے؟اس پر عقل رکھنے والوں کو غور کرنا چاہیے۔جن لوگوں کی زبان عربی ہے اور جو قرآن کو براہ راست سمجھ سکتے ہیں ان کے لیے تو یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ وہ پورا قرآن سن لیں تاکہ اللہ کے احکامات و ہدایات ان کے سامنے سے گزر جائیں اور ان کی تجدید ہوسکے؟لیکن جو لوگ قرآن کے ایک لفظ کے معنی بھی نہ جانتے ہوں؟ ان کے لیے پورا قرآن سننے کی شرط کیوں لگائی جارہی ہے؟ عام طور پر جس طرح تراویح میں قرآن پڑھا جاتا ہے کیا وہ کسی سننے والے کی سمجھ میں آسکتا ہے؟ کیا ایکسپریس میل کی طرح قرآن کا پڑھنا اس کی توہین کرنا نہیں ہے؟ آخر وہی امام جب فرض رکعات کی امامت کرتا ہے تو قرآن کو ترتیل کے ساتھ ٹھہر ٹھہر کر پڑھتا ہے اور وہی امام جب تراویح کے لیے مصلے پر کھڑا ہوجاتا ہے تو اس پر ہسٹریا کا دورہ سا پڑ جاتا ہے۔آخر ایسا کیوں ہے؟ کیوں عام لوگ اس بات کی خواہش کرتے ہیں کہ ہمارا امام سب سے تیز اور جلد تراویح پڑھائے؟ مقتدیوں کا یہ ذوق کس نے بنایا ہے؟ کیا قرآن کا سننا اس کے سمجھنے سے زیادہ ضروری ہے؟ قرآن محض تراویح میں سننے یا ختم کرنے کے لیے نازل کیا گیا ہے یا سمجھنے اور عمل کرنے کے لیے؟ پھر مدارس کے سفراء حضرات جن کی اکثریت عالم دین ہوتی ہے وہ کہاں پورا قرآن سنتے ہیں؟ وہ تو اکثر تراویح بھی نہیں پڑھتے۔اگر انھیں سفر کی بنا پر تراویح چھوڑنا جائز ہے تو عام انسان کو ایک ہی امام کے پیچھے پورا قرآن سننے کی نصیحت کیوں کی جاتی ہے؟

کیا اس سب کے پیچھے **تحبون العاجلہ** کی نفسیات تو کارفرما نہیں؟ کیا تراویح کی امامت وسماعت کرنے کے نتیجے میں ملنے والا انعام،ہدیہ اور تحائف اس کے ذمہ دار نہیں ہیں؟ کیا یہ سب کچھ مال حاصل کرنے کی نیت سے نہیں ہورہا ہے؟ عام مسلمان جنھیں دین کا کوئی شعور نہیں،جو عربی تو کیا اب اردو بھی پڑھنے سے عاجز ہیں اور جن کے پاس دینی معلومات حاصل کرنے کا ذریعہ صرف ائمہ مساجد اور علماء ہی رہ گئے ہیں۔وہ کیا جانیں کہ اس سلسلہ میں اللہ ورسول کا حکم کیا ہے؟ وہ تو ملاجی کے بتائے حکم کو اللہ جی کا حکم سمجھتے ہیں۔محض اپنی جیب گرم کرنے اور چند ہزار روپے حاصل کرنے کے نام پر عوام کو بے وقوف بنایا جارہا ہے۔موجودہ تراویح کا نظام اسلام کی روح سے خالی محض تجارت بن کر رہ گیا ہے۔زیادہ تر مساجد میں عبادت کے بجائے میلے کا سا منظر رہتا ہے۔کیا رمضان میں قیام اللیل کا مفہوم و مدعا یہی تھا۔اگر عوام کو بتادیا جاتا کہ تراویح کی نماز نفل ہے،جس کے پڑھنے پر اجر ہے اور نہ پڑھنے پر کوئی گناہ نہیں ہے اور اس کا گھر پر رات کی تنہائی میں پڑھنا افضل ہے،پورا قرآن نہ سننا ضروری ہے اور نہ سنانا،سنانے والے کو کوئی تحفہ یا انعام دینا ضروری نہیں ہے بلکہ روح دین کے منافی ہے،تو اس نماز کی روح باقی رہتی اور اس کے اثرات ظاہر ہوتے۔لیکن ہماری دنیا طلبی نے قیام اللیل کو ایک رسم بنا دیا۔عوام چند دن کی نماز کا اہتمام کرکے پورے سال کے لیے مطمئن ہوجاتی ہے،حفاظ کرام کو اچھا خاصہ نذرانہ مل جاتا ہے جسے وہ اوپر کی آمدنی میں شمار کرتے ہیں۔بعض حفاظ تو ایک ماہ میں دو جگہ بھی قرآن مکمل کرکے ڈبل نذرانہ حاصل کرتے ہیں اور بعض لوگ مال دار شہروں اور بستیوں کا رخ کرتے ہیں۔کیا یہ قرآن کو بیچنا نہیں ہے؟ یہ صورت حال جس کا ذکر میں نے درج بالاتحریر میں کیا ہے نوے فیصد سے زیادہ مساجد،ائمہ،حفاظ اور علماء کی ہے۔اللہ سے ڈرنے والے اور صحیح بات کہنے والے علماء و اہل علم خال خال ہیں۔

اللہ کا خوف کیجیے۔اس کے ساتھ مذاق مت کیجیے،عبادات اور اسلامی احکام کی ترجیحات کو قائم رکھیے،اس کی روح کو باقی رکھیے۔یہ دنیا کی زندگی چند روزہ ہے۔اللہ کے یہاں سب کو جانا ہے۔لوگوں کو جھوٹی تسلی و دلاسا مت دیجیے۔آج مسلمانوں کی ذلت کا سب سے بڑا سبب یہی ہے کہ انھوں نے اسلام کی اصل تعلیمات کو فراموش کردیا ہے۔

غزل

مصلحت نے جس دل میں نور کی ضیا دی ہے
وہ کتابِ حکمت کو حرف کی سزا دی ہے

چند اہلِ دانش نے علم کو ادا سمجھا
لفظ کی حرارت کو خوف کی ردا دی ہے

دارِ علم میں اکثر اہلِ علم کی قلت نے
علم کے مسافر کو راہ کی بلا دی ہے

فرقہ بندیوں نے جو حال قوم و ملت کو
ایک جسمِ بیمار کو زہر کی ہوا دی ہے

چند واعظوں نے جب دین کو تجارت کی
ہر فقیرِ تربت نے اس کو بے نوا دی ہے

وقت کے جمود نے جب فکر کو جکڑ ڈالا
ہر قلم نے لرز کر بھی خوف کی ادا دی ہے

پُرفتن زمانے میں سچ کہا عطاؔ نے جو
اہلِ کج روائی نے اس کو بھی سزا دی ہے

غلام مزمل عطا اشرفی

رمضان کے تناظر میں لاؤڈ اسپیکر پابندی
قانون، روایت اور حساسیت

تحریر: یوسف شمسی

ہندوستان اپنی مذہبی و ثقافتی تنوع کے باعث دنیا بھر میں ایک منفرد شناخت رکھتا ہے،جہاں مختلف مذاہب کے ماننے والے صدیوں سے باہمی احترام اور رواداری کے ساتھ زندگی گزارتے آئے ہیں۔اسی تنوع کا تقاضا ہے کہ ریاستی پالیسیاں نہایت توازن،حساسیت اور عدل کے ساتھ مرتب کی جائیں تاکہ کسی بھی طبقے کو یہ احساس نہ ہو کہ اس کے مذہبی شعائر یا روایات نظر انداز کی جارہی ہیں۔حالیہ دنوں اتر پردیش میں رمضان المبارک کے حوالے سے سامنے آنے والا معاملہ اسی حساس نوعیت کا حامل ہے،جس نے قانونی تقاضوں اور مذہبی جذبات کے درمیان توازن کے سوال کو ایک بار پھر نمایاں کردیا ہے۔اتر پردیش اسمبلی میں حالیہ دنوں پیش آنے والی بحث نے نہ صرف ایک انتظامی فیصلے کو موضوعِ گفتگو بنایا بلکہ اس نے ہندوستانی جمہوریت میں مذہبی آزادی،اقلیتی حقوق اور ریاستی ذمہ داری جیسے بنیادی سوالات کو بھی اجاگر کردیا ہے۔رمضان المبارک کے دوران سحری کے اوقات بتانے کے لیے مساجد میں محدود پیمانے پر لاؤڈ اسپیکر کے استعمال کی اجازت دینے کی تجویز کو مسترد کردیا گیا،جس سے ملک بھر میں مختلف حلقوں میں تشویش اور بحث کا ماحول پیدا ہوگیا۔حکومت کا کہنا ہے کہ عدالت کے احکامات کی روشنی میں رات کے مخصوص اوقات میں آواز کے آلات کا استعمال ممنوع ہے،اس لیے اجازت دینا ممکن نہیں۔لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا واقعی کوئی گنجائش نہیں یا معاملہ محض انتظامی ترجیح کا ہے؟ رمضان المبارک اسلامی تقویم کا سب سے مقدس مہینہ ہے،جس میں مسلمان روزہ،نماز،تلاوت اور روحانی اصلاح کے ذریعے اپنے رب سے قربت حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔سحری اس عبادت کا بنیادی حصہ ہے،کیونکہ اسی کے ساتھ روزے کا آغاز ہوتا ہے۔برصغیر سمیت دنیا کے کئی مسلم معاشروں میں صدیوں سے یہ روایت رہی ہے کہ سحری کے وقت لوگوں کو جگانے یا وقت یاد دلانے کے لیے اجتماعی اعلانات کیے جاتے تھے۔جدید دور میں اگرچہ گھڑیاں اور موبائل فون عام ہوچکے ہیں،مگر مذہبی روایت کی علامتی حیثیت ختم نہیں ہوتی۔عبادات کا تعلق صرف سہولت سے نہیں بلکہ اجتماعی شعور اور روحانی ماحول سے بھی ہوتا ہے۔یہاں اصل نکتہ قانون اور اس کے نفاذ کے انداز کا ہے۔قانون کا مقصد معاشرے میں نظم قائم کرنا ہوتا ہے،نہ کہ مذہبی روایات کو غیر ضروری طور پر محدود کرنا۔اگر کسی ضابطے کا اطلاق اس طرح کیا جائے کہ ایک خاص طبقہ خود کو نشانہ محسوس کرے تو اس سے معاشرتی ہم آہنگی متاثر ہوتی ہے۔دانشمندانہ طرزِ حکمرانی یہی ہوتا ہے کہ قانون کی روح کو برقرار رکھتے ہوئے ایسے عملی راستے نکالے جائیں جن سے کسی مذہبی طبقے کے جذبات مجروح نہ ہوں۔محدود وقت،کم آواز کی سطح اور مقامی انتظامیہ کی نگرانی جیسے اقدامات کے ذریعے ایک متوازن حل ممکن تھا،مگر ایسا دکھائی دیتا ہے کہ اس پہلو پر سنجیدگی سے غور نہیں کیا گیا۔یہ بھی قابلِ غور معاملہ ہے کہ ہندوستان جیسے کثیر المذاہب اور کثیر الثقافتی ملک میں ریاستی پالیسیوں کو انتہائی حساسیت کے ساتھ ترتیب دینا پڑتا ہے۔یہاں ہر مذہب کی اپنی عبادتی روایات اور شعائر ہیں،اور آئینی ڈھانچہ سب کو برابر کے حقوق دینے کا پابند ہے۔اگر کسی فیصلے سے یہ تاثر پیدا ہو کہ ایک مخصوص مذہبی روایت کو غیر ضروری طور پر محدود کیا جارہا ہے تو اس سے اعتماد کی فضا متاثر ہوتی ہے۔ریاست کا کردار محض قانون نافذ کرنا نہیں بلکہ تمام طبقات کو یہ یقین دلانا بھی ہے کہ ان کے عقائد اور روایات محفوظ ہیں۔مزید یہ کہ اس حقیقت کو بھی پیشِ نظر رکھنا چاہیے کہ مذہبی معاملات میں سختی اکثر مسائل کو حل کرنے کے بجائے انہیں مزید پیچیدہ بنادیتی ہے۔تاریخ گواہ ہے کہ جب بھی کسی معاشرے میں مذہبی امور کو حساسیت کے بجائے محض انتظامی زاویے سے دیکھا گیا،وہاں بے چینی اور بداعتمادی نے جنم لیا۔اس کے برعکس جہاں حکومتوں نے مکالمہ،لچک اور باہمی احترام کو ترجیح دی،وہاں نہ صرف امن وسکون قائم رہا بلکہ ریاست اور عوام کے درمیان اعتماد بھی مضبوط ہوا۔یہ تاثر بھی بعض حلقوں میں پایا جاتا ہے کہ ریاست میں موجودہ قیادت کے برسرِ اقتدار آنے کے بعد مذہبی مقامات پر لاؤڈ اسپیکر کے استعمال سے متعلق سختی میں اضافہ ہوا ہے۔اگرچہ حکومت کی جانب سے اس اقدام کو عدالتی ہدایات اور صوتی آلودگی کے قوانین سے جوڑا جاتا ہے،لیکن عوامی سطح پر یہ بحث جاری ہے کہ آیا ان ضوابط کا اطلاق یکساں طور پر ہورہا ہے یا نہیں۔جمہوری معاشروں میں صرف قانون کا نفاذ ہی کافی نہیں ہوتا بلکہ اس کے نفاذ کا انداز بھی عوامی اعتماد پر اثر انداز ہوتا ہے۔اسی لیے ضروری ہے کہ ریاستی اقدامات شفاف،غیر جانب دار اور سب کے لیے یکساں محسوس ہوں تاکہ کسی بھی طبقے میں احساسِ محرومی پیدا نہ ہو۔اس تناظر میں دانشمندی کا تقاضا یہ ہے کہ حکومت اور مذہبی نمائندوں کے درمیان بامعنی مکالمہ قائم ہو،تاکہ غلط فہمیوں کا ازالہ اور باہمی اعتماد کی فضا بحال ہوسکے۔اگر انتظامیہ ضابطوں کی پابندی کو برقرار رکھتے ہوئے مذہبی ضروریات کے لیے محدود اور منظم سہولت فراہم کرنے کے امکانات تلاش کرے تو یہ طرزِ عمل نہ صرف آئینی روح سے ہم آہنگ ہوگا بلکہ سماجی ہم آہنگی کو بھی مضبوط کرے گا۔آخرکار ایک متوازن پالیسی وہی ہوتی ہے جو قانون کی پاسداری کے ساتھ ساتھ شہریوں کے جذبات اور روایات کا احترام بھی یقینی بنائے۔رمضان کا مہینہ صبر،برداشت اور خیر خواہی کا درس دیتا ہے۔ایسے مقدس موقع پر اگر ریاست مسلمانوں کو معمولی سی سہولت بھی فراہم کرتی تو اس سے نہ صرف ایک مثبت پیغام جاتا بلکہ بین المذاہب ہم آہنگی کو بھی تقویت ملتی۔اس معاملے میں سخت مؤقف اختیار کرنے کے بجائے اگر مشاورت کا راستہ اپنایا جاتا تو ایک ایسا حل نکل سکتا تھا جو قانون،نظمِ عامہ اور مذہبی جذبات تینوں کا لحاظ رکھتا۔آخر میں یہ کہنا مناسب ہوگا کہ کسی بھی ریاست کی اصل کامیابی اس میں نہیں کہ وہ قوانین کو سختی سے نافذ کرے،بلکہ اس میں ہے کہ وہ اپنے شہریوں کے جذبات،عقائد اور روایات کو سمجھتے ہوئے انصاف اور توازن کا مظاہرہ کرے۔موجودہ معاملہ حکومت کے لیے ایک موقع ہے کہ وہ ازسرِنو جائزہ لے،متعلقہ فریقوں سے بات چیت کرے اور ایسا فیصلہ سامنے لائے جو آئینی اصولوں کے ساتھ ساتھ مذہبی احترام کی اعلیٰ روایت کو بھی برقرار رکھے۔یہی طرزِ عمل ایک مہذب،ذمہ دار اور ہم آہنگ معاشرے کی بنیاد بن سکتا ہے۔

رمضان کی آمد اور ہماری نظر انداز شدہ ذمہ داریاں

رمضان المبارک کی آمد ہر سال ایمان افروز فضاؤں کے ساتھ ہوتی ہے۔مساجد آباد ہوجاتی ہیں،گھروں میں سحری و افطار کی تیاریاں شروع ہوجاتی ہیں،بازاروں میں غیر معمولی چہل پہل نظر آتی ہے اور دینی ماحول میں ایک خاص کیفیت پیدا ہوجاتی ہے۔بظاہر یہ منظر ایک زندہ اور بیدار امت کی علامت محسوس ہوتا ہے،لیکن اگر گہرائی میں جاکر دیکھا جائے تو کئی ایسے پہلو سامنے آتے ہیں جن پر ہم بحیثیت مسلمان سنجیدگی سے توجہ نہیں دیتے۔رمضان صرف ایک عبادتی موسم نہیں بلکہ اجتماعی و انفرادی اصلاح کا جامع نظام ہے،اور یہی وہ پہلو ہے جسے ہم اکثر نظر انداز کردیتے ہیں۔سب سے پہلی ذمہ داری نیت کی درستگی ہے۔رمضان ہمیں اخلاص سکھانے آتا ہے۔روزہ ایک ایسی عبادت ہے جس کا حقیقی حال اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا،مگر بدقسمتی سے ہم نے عبادت کو بھی سماجی اظہار کا ذریعہ بنا لیا ہے۔عبادات کی تشہیر،افطار کی نمائش اور دینی سرگرمیوں کو دکھاوے کے رنگ میں پیش کرنا ایک عام رجحان بنتا جارہا ہے۔ہمیں یہ سمجھنے کی ضرورت ہے کہ رمضان کا اصل پیغام خاموشی کے ساتھ اپنی اصلاح ہے،نہ کہ عوامی ستائش کا حصول۔دوسرا اہم مسئلہ دیانت داری اور معاشی اخلاقیات کا ہے۔ہمارے معاشرے میں جھوٹ،دھوکہ دہی،ناپ تول میں کمی اور وعدہ خلافی جیسے مسائل عام ہیں۔افسوسناک بات یہ ہے کہ رمضان میں بھی یہ روش مکمل طور پر ختم نہیں ہوتی۔حالانکہ روزہ ہمیں حلال و حرام کے فرق کو شدت سے محسوس کراتا ہے۔جب ایک شخص سارا دن پانی جیسی بنیادی چیز سے پرہیز کرسکتا ہے تو وہ حرام کمائی سے کیوں نہیں رک سکتا؟ اگر ہمارے کاروباری معاملات میں تبدیلی نہیں آتی تو یہ اس بات کا اشارہ ہے کہ ہم نے روزے کی روح کو نہیں سمجھا۔

تیسرا پہلو گھریلو اور خاندانی نظام سے متعلق ہے۔آج مسلم معاشرے میں طلاق،وراثتی تنازعات اور گھریلو جھگڑوں کے معاملات بڑھتے جارہے ہیں۔عدالتوں اور تھانوں میں ایسے کیسوں کی کثرت باعثِ تشویش ہے۔رمضان صبر،درگزر اور مصالحت کا درس دیتا ہے،مگر ہم اس مہینے میں بھی انا اور ضد کو چھوڑنے کے لیے تیار نہیں ہوتے۔ہمیں سوچنا ہوگا کہ اگر ہم رمضان میں بھی معاف کرنا نہ سیکھ سکیں تو پھر کب سیکھیں گے؟ ایک اور اہم مسئلہ سوشل میڈیا کا غیر ذمہ دارانہ استعمال ہے۔رمضان میں قیمتی اوقات کو فضول ویڈیوز،بے مقصد مباحث اور غیر سنجیدہ مواد میں ضائع کرنا عام ہوچکا ہے۔بعض اوقات مذہبی معاملات کا مذاق اڑایا جاتا ہے یا انہیں ہلکے انداز میں پیش کیا جاتا ہے۔یہ رویہ نہ صرف روحانی ماحول کو متاثر کرتا ہے بلکہ نوجوان نسل کی فکری سمت کو بھی کمزور کرتا ہے۔رمضان ہمیں وقت کی قدر سکھاتا ہے،اور اس قیمتی مہینے کا ہر لمحہ احتساب اور تعمیر کے لیے ہونا چاہیے۔فضول خرچی اور نمود ونمائش بھی ایک ایسا مسئلہ ہے جسے ہم

سنجیدگی سے نہیں لیتے۔افطار کے نام پر اسراف،طرح طرح کے کھانوں کی دوڑ اور سماجی مقابلہ بازی اس مہینے کی سادگی کے خلاف ہے۔حالانکہ رمضان کا پیغام یہ ہے کہ انسان بھوک کا احساس کرے اور معاشرے کے محروم طبقات کے ساتھ ہمدردی پیدا کرے۔اگر ہمارے دسترخوان وسیع ہوتے جائیں اور ہمارے پڑوس میں کوئی ضرورت مند بھوکا رہے تو یہ ہماری ترجیحات پر سوال ہے۔

تعلیم و تربیت کا پہلو بھی نہایت اہم ہے۔رمضان بچوں اور نوجوانوں کی دینی تربیت کا بہترین موقع فراہم کرتا ہے،لیکن ہم اکثر اس پہلو کو نظر انداز کردیتے ہیں۔گھروں میں قرآن فہمی کی محفلیں کم اور ٹی وی یا موبائل کی مصروفیات زیادہ نظر آتی ہیں۔والدین کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس مہینے کو نسلوں کی اصلاح کا ذریعہ بنائیں۔اگر نئی نسل کو رمضان کی اصل روح نہ سکھائی گئی تو وہ اسے صرف ایک تہوار سمجھ کر گزار دے گی۔معاشرتی سطح پر برداشت اور رواداری کا فقدان بھی ایک بڑا چیلنج ہے۔معمولی اختلافات شدید تنازعات میں بدل جاتے ہیں۔رمضان ہمیں سکھاتا ہے کہ غصہ ضبط کیا جائے اور دلوں کو جوڑا جائے۔اگر ہم اس مہینے میں بھی تلخ کلامی اور نفرت سے باز نہ آئیں تو یہ ہمارے لیے لمحۂ فکریہ ہے۔اسی طرح قرآن سے عملی تعلق کا فقدان بھی نمایاں ہے۔رمضان قرآن کا مہینہ ہے،مگر ہماری تلاوت اکثر محض رسم تک محدود رہتی ہے۔ہمیں قرآن کے پیغام کو سمجھنے اور اپنی زندگی میں نافذ کرنے کی سنجیدہ کوشش کرنی چاہیے۔جب تک قرآن ہماری سوچ،ترجیحات اور طرزِ عمل کو نہ بدلے،تب تک اس کا حق ادا نہیں ہوتا۔رمضان کی ایک بڑی ذمہ داری اجتماعی شعور کی بیداری ہے۔ہمیں اپنے معاشرے کے اخلاقی زوال،تعلیمی پسماندگی اور معاشی مسائل پر بھی غور کرنا چاہیے۔عبادت کے ساتھ ساتھ سماجی اصلاح کا جذبہ بھی ضروری ہے۔ایک ایسا معاشرہ جہاں دیانت،علم اور عدل کو اہمیت دی جائے،وہی حقیقی معنوں میں رمضان کی برکتوں کا مستحق ہوسکتا ہے۔

رمضان المبارک ہمیں ایک ایسی کیفیت میں داخل کرتا ہے جہاں انسان اپنے ظاہر و باطن دونوں کا جائزہ لینے پر مجبور ہوجاتا ہے۔سوال یہ نہیں کہ ہم نے کتنی عبادت کی،بلکہ یہ ہے کہ اس پورے عرصے نے ہماری سوچ،ہمارے رویّے اور ہمارے طرزِ زندگی میں کیا تبدیلی پیدا کی۔اگر دن بھر کی بھوک اور پیاس نے ہمارے دل کو نرم نہیں کیا،ہماری زبان کو شائستہ نہیں بنایا اور ہمارے معاملات کو صاف نہیں کیا تو ہمیں سنجیدگی سے اپنے عمل پر غور کرنا ہوگا۔یہ مہینہ دراصل ارادے کی مضبوطی اور نفس کی تربیت کا مدرسہ ہے۔یہاں انسان سیکھتا ہے کہ خواہشات کو قابو میں رکھنا ممکن ہے،غصے کو دبانا ممکن ہے،اور انا کو توڑنا بھی ممکن ہے۔جب ایک مسلمان جائز چیزوں سے بھی رُک سکتا ہے تو ناجائز امور سے رکنا اس کے لیے کیوں مشکل ہو؟ اگر اس تربیت کے باوجود ہمارے اندر ضد،تکبر اور بے اعتدالی باقی رہے تو اس کا مطلب ہے کہ ہم نے اس درسگاہ سے سبق پوری طرح نہیں لیا۔

رمضان ہمیں یاد دلاتا ہے کہ ایمان کا تعلق محض عبادت گاہ تک محدود نہیں۔اس کا اثر گھر،بازار،دفتر اور معاشرے کے ہر گوشے میں ظاہر ہونا چاہیے۔مسجد کی حاضری اگر کاروبار کی دیانت میں تبدیل نہ ہو،قرآن کی تلاوت اگر سچائی اور انصاف کی شکل اختیار نہ کرے،اور دعائیں اگر ہمارے کردار میں جھلک نہ دکھائیں تو ہمیں اپنی ترجیحات پر نظرِ ثانی کرنا ہوگی۔عبادت کا اصل حسن اس وقت نمایاں ہوتا ہے جب وہ زندگی کے عملی میدان میں نظر آئے۔معاشرتی سطح پر بھی یہ لمحۂ فکر ہے کہ کیا ہم نے اپنے اردگرد کے لوگوں کے لیے آسانی پیدا کی؟ کیا ہم نے کسی ضرورت مند کا سہارا بننے کی کوشش کی؟ کیا ہم نے اپنے رشتوں میں دراڑیں کم کرنے کی سنجیدہ کوشش کی؟ اگر ہمارے دل میں دوسروں کے لیے ہمدردی پیدا نہیں ہوئی تو ہمیں اپنے احساسات کو بیدار کرنا ہوگا۔رمضان انسان کو خودغرضی سے نکال کر اجتماعیت کی طرف لے جاتا ہے۔اسی طرح یہ بھی ضروری ہے کہ ہم وقتی جذبات کو مستقل عادت میں بدلیں۔اگر چند دن کی پابندی کے بعد ہم پھر اسی غفلت کی طرف لوٹ جائیں تو یہ کمزوری کی علامت ہے۔اصل کامیابی یہ ہے کہ ضبطِ نفس،وقت کی قدر،عبادت کی لذت اور اخلاقی بہتری ہماری روزمرہ زندگی کا حصہ بن جائے۔یہی وہ کیفیت ہے جو ایک فرد کو مضبوط اور ایک معاشرے کو باوقار بناتی ہے۔ہم ایک ایسے زمانے میں جی رہے ہیں جہاں مادّی دوڑ نے انسان کو بے سکون کردیا ہے۔ایسے ماحول میں یہ مہینہ روحانی سکون اور فکری بیداری کا ذریعہ بنتا ہے۔لیکن اس سکون کو برقرار رکھنے کے لیے مستقل مزاجی درکار ہے۔اگر ہم اس مہینے میں پیدا ہونے والی روشنی کو اپنی زندگی کے ہر شعبے تک پھیلا دیں تو یہ نہ صرف ہماری ذات بلکہ ہماری نسلوں کے لیے بھی خیر و برکت کا سبب بن سکتی ہے۔یہ وقت خود سے عہد کرنے کا ہے کہ ہم اپنی اصلاح کو عارضی نہیں رہنے دیں گے۔ہم اپنے کردار کو اپنی پہچان بنائیں گے،اپنی زبان کو سچائی کا ذریعہ بنائیں گے اور اپنے عمل کو اپنے ایمان کی دلیل بنائیں گے۔جب عبادت اور کردار میں ہم آہنگی پیدا ہوجائے تو سمجھ لیجیے کہ اس مہینے کی محنت رنگ لے آئی۔

وزیر اعظم نریندر مودی نے ماریشس کی ترقی کی ترجیحات کے تئیں ہندوستان کی ثابت قدمی کا اعادہ کیا

نئی دہلی: وزیر اعظم نریندر مودی اور ان کے ماریشیا کے ہم منصب نوین چندر رامگولم نے جمعہ کو اے آئی امپیکٹ سمٹ کے موقع پر نئی دہلی میں منعقدہ ایک میٹنگ کے دوران خصوصی اقتصادی پیکیج کے تحت پیش رفت سمیت دو طرفہ شراکت داری کے اہم ستونوں کا جائزہ لیا۔ وزارت خارجہ نے میٹنگ کے بعد کہا، دونوں لیڈروں نے ہندوستان ۔ ماریشس کی بہتر اسٹریٹجک پارٹنرشپ کو مزید مضبوط بنانے کے لیے قریبی کام کرنے کے اپنے عزم کا اعادہ کیا۔ دونوں رہنماؤں نے ہماری دو طرفہ شراکت داری کے کلیدی ستونوں کا جائزہ لیا۔ وزیر اعظم نے ویژن مہاساگر اور ہماری پڑوسی پہلی پالیسی کے تحت ماریشس کی ترقی کی ترجیحات کے لیے ہندوستان کی ثابت قدمی کا اعادہ کیا۔ رامگولم نے روشنی ڈالی کہ ماریشس (مارچ 2025) اور وارانسی میں گزشتہ ستمبر میں ہونے والے تبادلوں کے بعد حالیہ دنوں میں پی ایم مودی کے ساتھ یہ ان کی تیسری ملاقات تھی۔ ماریشس اور ہندوستان کے درمیان تعلقات کی مضبوطی کی واضح علامت۔۔۔ دھنیاواد جناب نریندر مودی جی آپ کے گرمجوشی سے استقبال، مہمان نوازی اور تعاون کے لیے۔ گزشتہ ہفتے، پی ایم مودی کو رام گولام سے ایک فون کال موصول ہوئی تھی کیونکہ دونوں رہنماؤں نے نئی دہلی میں ال امپیکٹ سمٹ کے دوران اپنی ملاقات سے قبل دونوں ممالک کے درمیان وسیع پیمانے پر تعاون میں پیش رفت کا جائزہ لیا۔ ”میرے دوست، وزیر اعظم ڈاکٹر نوین چندر رامگولم کی طرف سے ایک فون کال موصول کر کے خوشی ہوئی۔ ہم نے گزشتہ سال وارانسی میں اپنی یادگار ملاقات کے بعد سے ہندوستان اور ماریشس کے درمیان وسیع پیمانے پر تعاون میں پیشرفت کا جائزہ لیا، فون کال کے بعد پی ایم مودی نے ایکس پر پوسٹ کیا۔ ”ہم دونوں ممالک کو متحد کرنے والے خصوصی، تاریخی اور عوام پر مبنی تعلقات کو مزید مضبوط کرنے کے اپنے عزم کا اعادہ کیا۔ ہندوستان اور ماریشس بحر ہند کے علاقے میں امن اور استحکام کے مشترکہ مقاصد کے حصول کے لیے مل کر کام کرتے رہیں گے۔ میں اگلے ہفتے ال امپیکٹ سمٹ کے لیے ہندوستان میں ان کا خیر مقدم کرنے کا منتظر ہوں۔

مصنوعی ذہانت ہر چیز کو بدل سکتی ہے

لیکن یہ سالمیت کا متبادل نہیں ہوسکتی: ڈاکٹر جتیندر سنگھ

نئی دہلی: مصنوعی ذہانت (AI) اس سیارے کی ہر چیز کو بدل سکتی ہے، لیکن یہ سالمیت کا متبادل نہیں بن سکتی۔ مصنوعی ذہانت نظام کو تبدیل کر سکتی ہے، کارکردگی کو بہتر بنا سکتی ہے اور رسائی کو بڑھا سکتی ہے، لیکن یہ انسانی سالمیت کی جگہ نہیں لے سکتی۔ اس مضبوط دعوے کے ساتھ، مرکزی وزیر مملکت (آزادانہ چارج) برائے سائنس اور ٹیکنالوجی ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے یہاں بھارت منڈپم میں ”AI امپیکٹ سمٹ 2026 انڈیا میں کلیدی خطاب کیا۔ اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے، ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے کل اپنے خطاب میں وزیر اعظم نریندر مودی کے ذریعہ نقل کیے گئے منتر MANAV کا استعمال کیا اور AI کے استعمال میں انسانی مرکوز نقطہ نظر پر زور دیا، اور حکمرانی اور صلاحیت سازی کو متحرک، مسلسل عمل کے طور پر بیان کیا جو آج کی تیز رفتار دنیا میں تبدیلی کی رفتار کے ساتھ تیار ہونا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ اس دور میں جہاں تکنیکی تبدیلیاں تیزی سے ہوتی ہیں، اداروں کو مستقبل کے لیے تیار رہنے کے لیے خود کو مسلسل اپ گریڈ کرنا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ مصنوعی ذہانت، تمام ڈومینز میں ایک ناگزیر حقیقت بن چکی ہے اور اسے عوامی نظاموں میں بامعنی طور پر ضم کیا جانا چاہیے۔ وزیر موصوف نے کہا کہ ہندوستان کی تبدیلی کے سفر کا سب سے حوصلہ افزا پہلو ایک سیاسی قیادت کی موجودگی ہے جو مستقبل کے ساتھ ساتھ مستقبل کے لیے تیار خیالات کو اپنانے کے لیے تیار ہے۔ اس بات کو یاد کرتے ہوئے کہ ڈیڑھ دہائی قبل سرکاری گفتگو میں AI سے چلنے والی گورننس جیسے موضوعات کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا تھا، انہوں نے وزیر اعظم نریندر مودی کے اصلاحات پر مبنی نقطہ نظر کو ایک قابل ماحول بنانے کا سہرا دیا جہاں جدت اور گورننس اصلاحات ایک ساتھ چلتی ہیں۔ وزیر نے تقریباً 000,2 فرسودہ قواعد کو ہٹانے کے لیے گزشتہ دہائی کے دوران حکومت کی کوششوں کے بارے میں بتایا جو ان کی مطابقت سے باہر تھے۔ ان میں سے بہت سے ضابطے، انہوں نے ریمارکس دیئے، ایک مختلف دور کے لیے ڈیزائن کیے گئے تھے اور ان سے آج کی تکنیکی ترقی کا اندازہ نہیں لگایا جا سکتا تھا۔ طریقہ کار کو آسان بنانا، بشمول غیر ضروری تصدیقات اور بے کار طریقوں کو ختم کرنا، اعتماد پر مبنی حکمرانی کی طرف تبدیلی کی عکاسی کرتا ہے۔ انہوں نے وضاحت کی کہ کپیسٹی بلڈنگ کمیشن کا تصور اس بات کو یقینی بنانے کے لیے کیا گیا تھا کہ سیکھنا خود ایک مستقل ادارہ جاتی عادت بن جائے۔ انہوں نے کہا کہ تیزی سے ارتقا پذیر ماحولیاتی نظام میں، سرکاری ملازمین کو نہ صرف نئے طرز عمل سیکھنا چاہیے بلکہ سیکھنے کو جاری رکھنے کی صلاحیت بھی پیدا کرنی چاہیے۔ انہوں نے مزید کہا کہ پبلک اور پرائیویٹ دونوں شعبوں کے بہترین طریقوں کو ملانے کے خیال نے گورننس اصلاحات کو تقویت دی ہے اور مزید چست نظام بنانے میں مدد کی ہے۔ ڈاکٹر سنگھ کا کہنا تھا کہ اگر سالمیت پر سمجھوتہ کیا جائے تو ہر ٹیکنالوجی کی افادیت محدود ہو جاتی ہے۔ صرف جدت (Innovation) کو پیشہ ورانہ دیانتداری کے ساتھ ملا کر ہی ہندوستان کے ڈیجیٹل مستقبل کو درست سمت دی جا سکتی ہے۔

قصورواروں کے خلاف سخت کارروائی ہوگی: کوتوالی انچارج

دیوبند: دیوبند کے محلہ پٹھانپورہ بیریان میں رنجش کے سبب گھر میں گھس کر مار پیٹ کی گئی۔ اس مار پیٹ میں ایک ہی خاندان کے چار بہن بھائی زخمی ہو گئے، زخمی افراد نے کوتوالی پہنچ کر ملزمان کے خلاف تحریر دیکر کارروائی کئے جانے کا مطالبہ کیا ہے۔ تفصیل کے مطابق گزشتہ دیر شام محلہ پٹھانپورہ کی باشندہ فہمیدہ اہلیہ اکبر کے گھر میں اس کے بیٹے کے سسرال کے لوگ اس کے گھر میں گھس آئے۔ ملزمان کی تعداد چھ تھی جن میں تین خواتین بھی شامل تھیں۔ فہمیدہ کا کہنا ہے کہ یہ سب افراد سہارنپور سے آئے تھے اور جب وہ گھر میں آئے تو ان کے ہاتھوں میں لوہے کی راڈ تھیں اور لاٹھی ڈنڈوں کے علاوہ دھاردار ہتھیار بھی تھے۔ ان لوگوں نے گھر کے اندر آنے کے بعد بدتمیزی اور گالی گلوچ شروع کر دی۔ اس دوران انہوں نے گھر میں موجود بابر اور اس کی بہنوں شاہین، شیبا اور حسین کی آنکھوں میں مرچیں ڈال دیں اور اس کے بعد سب کی زبردست پٹائی کی۔ مار پیٹ اور جھگڑے کی آوازیں سن کر آس پاس کے لوگ موقع پر پہنچ گئے، انہوں نے حملہ آوروں سے فہمیدہ اور اس اہل خانہ کو بچایا۔ اطلاع ملتے ہی پولیس بھی موقع پر پہنچ گئی۔ پولیس نے شدید زخمی بابر اور دوسرے افراد کا میڈیکل کرانے کے بعد علاج کے لئے سرکاری اسپتال میں داخل کرایا۔ پولیس کا کہنا ہے کہ تحریر کی بنیاد پر پورے معاملہ کی تحقیق کی جا رہی ہے کوتوالی انچارج امرپال شرما کا کہنا ہے کہ قصوروار لوگوں کے خلاف سخت قانون کارروائی کی جائے گی۔

آئی ایم ایف چیف کرسٹالینا

جارجیوا نے ہندوستان کے اے آئی پش کی تعریف کی

نئی دہلی: دہلی میں انڈیا AI امپیکٹ سمٹ میں، بین الاقوامی مالیاتی فنڈ کی مینیجنگ ڈائریکٹر کرسٹالینا جارجیوا نے مصنوعی ذہانت پر ہندوستان کی قیادت کی تعریف کی، اور عالمی ٹیکنالوجی کی بحث کے مرکز میں شمولیت اور وسیع تر رسائی کو رکھنے کے لیے وزیر اعظم نریندر مودی کی تعریف کی۔ انہوں نے کہا، مجھے خوشی ہے کہ فرانس کے صدر اور ہندوستان کے وزیر اعظم نے اے آئی کو اس طرح کے نتیجہ خیز سفر پر لے جانے کے لیے بھرپور کوشش کی۔ وزیر اعظم مودی کا، اس چوٹی کانفرنس کے مرکز میں اے آئی

کو جمہوری بنانے کے لیے آپ کا شکریہ۔“ اس سے پہلے، سربراہی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے، انہوں نے کہا کہ مصنوعی ذہانت عالمی اقتصادی ترقی کو تیز کر سکتی ہے اور ہندوستان کو اپنے ”وکست بھارت“ کے عزائم کے قریب جانے میں مدد کر سکتی ہے۔ جارجیوا کے مطابق، AI میں عالمی نمو کو تقریباً 0.8 فیصد پوائنٹس تک بڑھانے کی صلاحیت ہے، جو کہ پھیلاؤ کو وبائی امراض سے پہلے کے رجحانات سے اوپر دھکیل رہی ہے۔ جارجیوا نے کہا، جو ممالک ڈیجیٹل اپنانے اور مہارت کی ترقی پر تیزی سے آگے بڑھ رہے ہیں، ان کے مقابلے میں زیادہ فائدہ حاصل کرنے کا امکان ہے۔ تاہم، اس نے خبردار کیا کہ لیبر مارکیٹ کا اثر ”سونامی جیسا“ ہو سکتا ہے، اس کا اندازہ ہے کہ ابھرتی ہوئی منڈیوں میں لگ بھگ 40 فیصد ملازمتیں اور ترقی یافتہ معیشتوں میں 60 فیصد تک کسی نہ کسی طریقے سے متاثر ہو سکتی ہیں۔ اس نے تیز رفتار تکنیکی تبدیلیوں سے پیدا ہونے والے مالی استحکام کے ممکنہ خطرات کو بھی نشان زد کیا۔ ان خدشات کے باوجود، جارجیوا نے ایک پرامید نوٹ مارا۔ انہوں نے کہا، AI کے روزگار پر مجموعی اثر مثبت ہے، لیکن اس کا مطلب ہے کہ لوگوں کے چھوٹے طبقے کو زیادہ مواقع ملتے ہیں۔“ انہوں نے AI سے چلنے والے مستقبل کے لیے تعلیمی نظام کو بہتر بنانے کی ضرورت پر زور دیا اور دلیل دی کہ مضبوط ڈیجیٹل انفراسٹرکچر والی معیشتوں کو فائدہ پہنچانے کے لیے بہترین جگہ دی جائے گی۔ انہوں نے تجویز پیش کی کہ ڈیجیٹل پبلک انفراسٹرکچر اور اس کی نوجوان، ٹیک سیوی آبادی میں سرمایہ کاری کے پیش نظر ہندوستان نسبتاً بہتر پوزیشن میں ہے۔

شمولیتی ترقی سماجی انصاف کی کنجی ہے

ہندوستان کے مستقبل کی ترقی کو اے آئی اور ابھرتی ہوئی ٹیکنالوجیز آگے بڑھائیں گی: پیوش گوئل

نئی دہلی: تجارت وصنعت کے مرکزی وزیر جناب پیوش گوئل نے آج ایکسپورٹ پروموشن مشن (ای پی ایم) کے تحت سات اضافی اقدامات کا آغاز کیا، جو محکمہ تجارت کی ایک نمایاں پہل ہے اور چھوٹے، بہت چھوٹے اور درمیانے درجے کے اداروں (ایم ایس ایم ایز) کو عالمی مارکیٹ میں بااختیار بنانے کے لیے شروع کی گئی ہے۔ یہ اقدامات ہندوستانی برآمد کنندگان کو درپیش اہم چیلنجز کو حل کرنے، وسیع اور شمولیتی برآمدی نمو کو فروغ دینے اور ہندوستان کو عالمی سطح پر ایک مسابقتی برآمدی طاقت کے طور پر مضبوط کرنے کے لیے تیار کیے گئے ہیں۔ اس موقع پر کامرس سکریٹری جناب راجیش اگروال بھی موجود تھے۔ سماجی انصاف کے عالمی دن کے موقع پر شرکاء سے خطاب کرتے ہوئے جناب گوئل نے کہا کہ سماجی انصاف کا مطلب ہے، ہر پیرامڈ (ہرم) کے سب سے نچلے شخص تک رسائی حاصل کرنا۔ انہوں نے زور دیا کہ شمولیتی ترقی، پسماندہ طبقات کو بااختیار بنانا اور ہندوستان کی تیز رفتار تبدیلی میں پیچھے رہ جانے والوں کو مواقع فراہم کرنا، حقیقی سماجی انصاف کے حصول کے لیے لازمی ہیں۔ وزیر موصوف نے ابھرتی ہوئی ٹیکنالوجیز اور عالمی شراکت داری میں ہندوستان کی بڑھتی ہوئی قیادت پر روشنی ڈالی۔ حال ہی میں اختتام پذیر اے آئی سمٹ کا حوالہ دیتے ہوئے انہوں نے مصنوعی ذہانت اور مستقبل کی ٹیکنالوجیز پر عالمی بات چیت کے مرکز میں ہندوستان کو رکھنے کے لیے وزیر اعظم جناب نریندر مودی اور متعلقہ وزراء کی تعریف کی۔ انہوں نے کہا کہ مصنوعی ذہانت، مشین لرننگ، کوانٹم کمپیوٹنگ، ڈیٹا سینٹرز اور ملک کی بڑی زبان کے ماڈلز میں پیش رفت ہندوستان کے نوجوانوں کے لیے اہم مواقع بنائے گی اور تمام شعبوں میں سرمایہ کاری کو متحرک کرے گی۔ جناب گوئل نے اس بات پر زور دیا کہ ہندوستان کے آزاد تجارتی معاہدوں (ایف ٹی اے) کے بڑھتے ہوئے نیٹ ورک نے ہندوستانی برآمد کنندگان کے لیے مارکیٹ تک رسائی میں نمایاں اضافہ کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ عالمی جی ڈی پی کا تقریباً 70 فیصد اور عالمی تجارت کا دو تہائی حصہ اب امریکہ کے ساتھ دو طرفہ تجارتی معاہدے کی پہلی قسط سمیت نوٹے شدہ ایف ٹی اے کے ذریعے ہندوستان کے لیے قابل رسائی ہے۔ یہ معاہدے 38 ترقی یافتہ اور ابھرتی ہوئی معیشتوں کے شعبوں میں ترجیحی رسائی فراہم کرتے ہیں۔ وزیر موصوف نے کہا کہ ہندوستان آج ترقی یافتہ معیشتوں کے ساتھ پراعتماد انداز میں جڑا ہے۔ مسابقتی طاقت کے شعبوں میں فوائد حاصل کرتے ہوئے حساس شعبوں کا تحفظ کر رہا ہے۔ 2022 کے بعد سے ہندوستان نے تجارتی مصروفیات کو تیز کیا ہے، اشیا، خدمات اور سرمایہ کاری میں شراکت داری کو بڑھایا ہے، تعمیل کے بوجھ کو کم کیا ہے، کئی قوانین کو غیر مجرمانہ قرار دیا ہے اور کاروبار کرنے میں آسانی کو بہتر بنایا ہے۔ انہوں نے ملک کے تنوع اور اقتصادی صلاحیت کو ظاہر کرتے ہوئے متعدد شہروں میں جی 20 سربراہ اجلاس کی ہندوستان کی کامیاب میزبانی کا بھی حوالہ دیا۔

وزیر اعظم کی سیوا تیرتھ میں اے آئی اور ڈیپ ٹیک اسٹارٹ اپس کے سی ای اوز کے ساتھ راؤنڈ ٹیبل میٹنگ

نئی دہلی: وزیر اعظم جناب نریندر مودی نے آج صبح سیوا تیرتھ میں اے آئی اور ڈیپ ٹیک اسٹارٹ اپس کے سی ای اوز کے ساتھ ایک راؤنڈ ٹیبل میٹنگ کی۔ راؤنڈ ٹیبل میں شریک اسٹارٹ اپس کلیدی شعبوں میں بڑے پیمانے پر درپیش چیلنجز سے نمٹ رہے ہیں۔ صحت کے شعبے میں، وہ جدید تشخیص، جین تھراپی اور مریضوں کے ریکارڈ کے موثر انتظام کے لیے اے آئی کا استعمال کر رہے ہیں تاکہ دور دراز علاقوں تک معیاری دیکھ بھال پہنچائی جا سکے۔ زراعت میں، وہ پیداواری صلاحیت بڑھانے اور ماحولیاتی خطرات سے نمٹنے کے لیے جیو اسپیشل اور زیر آب انٹیلی جنس کا استعمال کر رہے ہیں۔ اس گروپ میں سائبر سکیورٹی، اخلاقی اے آئی، خلائی تحقیق، مقامی زبانوں کے ذریعے انصاف اور تعلیم تک رسائی کے ذریعے سماجی بااختیاری اور کاروباری پیداواری صلاحیت کو مضبوط کرنے کے لیے پرانے نظاموں کو جدید بنانے پر توجہ مرکوز کرنے والے ادارے بھی شامل ہیں۔ یہ سب مل کر ایک ایسے ایکو سسٹم کی عکاسی کرتے ہیں جو مقامی ضروریات کو پورا کرنے کے ساتھ ساتھ اے آئی پر مبنی جدت طرازی میں عالمی قیادت بھی فراہم کر رہا ہے۔ اے آئی اسٹارٹ اپس نے آرٹیفیشل انٹیلی جنس ایکو سسٹم کو مضبوط بنانے کے لیے ہندوستان کی مسلسل کوششوں کی تعریف کی۔ انہوں نے اس شعبے کی تیز رفتار توسیع اور اس میں بے پناہ غیر مستعمل صلاحیتوں پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ اے آئی کی جدت طرازی اور تعیناتی کا عالمی رخ تیزی سے ہندوستان کی طرف منتقل ہو رہا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ ملک اب اے آئی کی ترقی کے لیے ایک سازگار اور متحرک ماحول فراہم کر رہا ہے، جس نے عالمی اے آئی منظر نامے پر اپنی موجودگی کو مضبوطی سے قائم کر لیا ہے۔ انہوں نے انڈیا اے آئی امپیکٹ سمٹ کی بھی ستائش کی اور اسے اے آئی کے گرد عالمی بات چیت کی تشکیل میں ملک کے بڑھتے ہوئے مقام کا اظہار قرار دیا۔ وزیر اعظم نے بڑے خطرات مول لینے اور اثر انگیز حل تیار کرنے پر اختراع کاروں کو مبارکباد دی۔ انہوں نے زراعت اور ماحولیاتی تحفظ جیسے مختلف شعبوں میں اے آئی ٹیکنالوجی کے استعمال کی صلاحیت پر تبادلہ خیال کیا، جس میں مٹی کی صحت کے تحفظ کے لیے فصلوں کی پیداواری صلاحیت اور کھاد کے استعمال کی نگرانی بھی شامل ہے۔ ہندوستانی زبانوں اور ثقافت کے فروغ کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے، انہوں نے مادری زبان میں اعلیٰ تعلیم کے لیے اپنے اے آئی ٹولز کو وسعت دینے کی ضرورت پر زور دیا۔

بھارت اور برازیل نے

زراعت اور متعلقہ شعبوں میں تعاون کو مزید مضبوط کیا

نئی دہلی: زراعت اور کسانوں کی فلاح و بہبود کے مرکزی وزیر جناب شیوراج سنگھ چوہان نے آج کرشی بھون میں برازیل کے وزیر زراعت جناب لوئس پاؤلو ٹیکسیرا فریرا کے ساتھ دو طرفہ بات چیت کی، جس میں فریقین نے جاری تعاون کی صورتحال پر تبادلہ خیال کیا اور مستقبل میں تعاون کے ممکنہ شعبوں کی نشاندہی بھی کی۔ جناب شیوراج سنگھ چوہان نے بھارت اور برازیل کے درمیان گہرے اور دوستانہ تعلقات کا ذکر کیا، جو مشترکہ جمہوری اقدار پر مبنی ہیں اور باقاعدہ اعلیٰ سطح کی ملاقاتوں کے ذریعے مضبوط ہوئے ہیں، جن میں بی آر آئی سی ایس سمٹ 2025 کے دوران جناب نریندر مودی کے حالیہ برازیل کے دورے کو بھی شامل کیا گیا۔ انہوں نے اے آئی امپیکٹ سمٹ میں برازیل کی شرکت کو بھی سراہا اور اسے تکنیکی تعاون کو گہرا کرنے میں ایک قدم آگے قرار دیا۔ جناب لوئس پاؤلو ٹیکسیرا افریرا نے زراعت اور متعلقہ شعبوں میں دو طرفہ تعاون کی اہمیت پر زور دیا اور کہا کہ ایسے بہت سے شعبے ہیں جہاں باہمی تعاون فائدہ مند ہوگا۔ جناب کارلوس فاوارو نے بھارت کی بایوان پٹس میں جدت طرازی کی تعریف کی اور اس بات پر زور دیا کہ یہ شعبہ مزید تعاون اور اشتراک کے لیے خاص اہمیت رکھتا ہے۔ دونوں ممالک نے جاری تعاون کے شعبوں پر تبادلہ خیال کیا اور نئے شراکت داری کے ممکنہ شعبوں کا جائزہ لیا اور زراعت اور متعلقہ شعبوں میں تعاون کو گہرا کرنے پر اتفاق کیا۔ جناب شیوراج سنگھ چوہان نے برازیل کے اپنے ہم منصب کو آئندہ برکس وزرائے زراعت کی میٹنگ میں شرکت کی دعوت بھی دی۔ وزرائے زراعت کے علاوہ برازیل کے وفد میں کابینہ کے سربراہ جناب ویلسن گیمبوگی پنگلے ایروٹیک، برازیل سفارت خانے کے زرعی اتاشی جناب رابرٹو کارلوس پاپا، ایم اے پی اے (کامرس اور انٹرنیشنل ریلیشنز کے سکریٹریٹ) کے سکریٹری جناب لوئز ریناٹو ڈی الکینٹر ارووا، بین الاقوامی مشیر جناب موریسیو پولیڈورو اور وفد کے دیگر ارکان شامل تھے۔ بھارت کی جانب سے موجود اہم شخصیات میں ڈی اے آر ای کے سکریٹری ڈاکٹر مانگی لال جاٹ، برازیل میں ہندوستان کے سفیر جناب دنیش بھاٹیہ، ڈی اے اینڈ ایف ڈبلیو کے ایڈیشنل سکریٹری، ڈی اے اینڈ ایف ڈبلیو، وزارت خارجہ، آئی سی اے آر اور نابارڈ کے سینئر عہدیدار شامل تھے۔

بھارت۔ برطانیہ مصنوعی ذہانت

ابھرتی ہوئی ٹکنالوجی میں تعاون بڑھائیں گے

نئی دہلی: مرکزی وزیر مملکت (آزادانہ چارج) برائے سائنس اور ٹیکنالوجی ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے، بھارت منڈپم میں جاری اے آئی سمٹ کے موقع پر برطانیہ کے اے آئی اور آن لائن سیفٹی کے وزیر کنشک نارائن کے ساتھ دو طرفہ میٹنگ کی۔ میٹنگ میں مصنوعی ذہانت، اہم اور ابھرتی ہوئی ٹکنالوجیوں میں ہندوستان۔ برطانیہ کے تعاون کو مضبوط بنانے پر توجہ مرکوز کی گئی اور دیرینہ دو طرفہ سائنس اور ٹیکنالوجی شراکت داری کے فریم ورک کے اندر تحقیق پر مبنی اختراعات پر توجہ دی گئی۔ ہندوستان اور برطانیہ ایک ادارہ جاتی میکانزم کے تحت کام کر رہے ہیں جو سائنس اور انوویشن کونسل (SIC) میں لنگر انداز ہے، جو کہ دونوں ممالک کے درمیان دو طرفہ سائنسی تعاون کا جائزہ لیتی ہے۔ کونسل کی اگلی میٹنگ اپریل 2026 میں ہندوستان میں ہونے والی ہے۔ دونوں فریقوں نے اپریل 2023 میں دستخط کیے گئے انڈیا۔یو کے ریسرچ اینڈ انوویشن ایم او یو کے تحت پیش رفت کا جائزہ لیا، جو طویل مدتی پائیدار ترقی کے لیے سرکاری ایجنسیوں، اعلیٰ تعلیمی اداروں، تحقیقی تنظیموں، اسٹارٹ اپس اور صنعت کے درمیان تعاون کو فروغ دیتا ہے۔ ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے اختراعات اور ٹیکنالوجی کے ماحولیاتی نظام میں ہندوستان کی تیز رفتار ترقی کو شیئر کیا، جس کی عکاسی گلوبل انوویشن انڈیکس میں 2015 میں 81ویں پوزیشن سے 2025 میں 38ویں پوزیشن پر ہونے سے ہوتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان کا پیمانہ، ڈیجیٹل پبلک انفراسٹرکچر، توسیع پذیر اسٹارٹ اپ بنیاد اور مضبوط تحقیقی صلاحیت اسے عالمی ٹیکنالوجی تعاون کے لیے ترجیحی شراکت دار بناتی ہے۔

بنگلہ دیش کی نئی حکومت کے ساتھ دو طرفہ تعلقات کے تمام پہلوؤں پر تبادلہ خیال کیا جائے گا: وزارت خارجہ

نئی دہلی: ہندوستان نے جمعہ کو اس بات کا اعادہ کیا کہ وہ طارق رحمان کی قیادت میں پڑوسی ملک میں نئی حکومت کے قیام کے بعد بنگلہ دیش کے ساتھ کثیر جہتی دو طرفہ تعلقات کو مزید مستحکم کرنے کا منتظر ہے۔ وزارت خارجہ نے کہا کہ آپ نے دیکھا ہوگا کہ جب بنگلہ دیش میں الیکشن ہوا تو ہمارے وزیر اعظم نے بنگلہ دیش کے وزیر اعظم طارق رحمٰن کو مبارکباد دی۔ 17 فروری کو حلف برداری کی تقریب کے دوران لوک سبھا کے اسپیکر اوم برلا نے حکومت ہند کی نمائندگی کی، وہاں انہوں نے ہمارے وزیر اعظم کا ایک خط بنگلہ دیش کے وزیر اعظم کو سونپا وزارت خارجہ کے ترجمان نے باقاعدہ بریفنگ کے دوران کہا کہ انہوں نے بنگلہ دیش کے وزیر اعظم کے ساتھ دو طرفہ ملاقات بھی کی۔ دونوں ممالک کے درمیان گرم اور تاریخی تعلقات کو استوار کرتے ہوئے، ہم بنگلہ دیش کے ساتھ اپنے کثیر جہتی دو طرفہ تعلقات کو مزید مضبوط بنانے کے منتظر ہیں۔ ہم نئی حکومت کے ساتھ منسلک ہونے اور چیزوں کو آگے بڑھانے کے منتظر ہیں۔ اس ہفتے کے شروع میں لوک سبھا کے اسپیکر اوم برلا نے بنگلہ دیش کے نئے وزیر اعظم طارق رحمان سے ملاقات کی جب وہ ڈھاکہ میں نو منتخب حکومت کی حلف برداری کی تقریب میں ہندوستان کی نمائندگی کر رہے تھے۔ دونوں رہنماؤں نے ہندوستان اور بنگلہ دیش کے عوام کی بھلائی کے لیے مل کر کام کرنے کی امید ظاہر کی۔ ایکس پر شیئر کیے گئے ایک بیان میں، ہندوستان میں بنگلہ دیش کے ہائی کمشنر، ریاض حمید اللہ نے کہا، وزیر اعظم، ایچ ای طارق رحمان، نئی حکومت کی حلف برداری کے بعد ایک بشکریہ ملاقات میں، ہندوستان کے دورے پر آئے ہوئے لوک سبھا کے اسپیکر اوم برلا کو، ہندوستان اور وزیر اعظم نریندر مودی کو مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

ہندوستان کو ڈیجیٹل کالونی بننے سے بچنے کیلئے اپنا AI بنانا چاہیے: سروم

نئی دہلی: سروم کے شریک بانی، وویک راگھون نے کہا کہ ہندوستان کے لیے اپنی ڈیجیٹل آزادی کو برقرار رکھنے کے لیے ایک آپشن کے بجائے بنیادی AI ٹیکنالوجی کی تعمیر ایک ضرورت ہے۔ انہوں نے نوٹ کیا کہ AI انسانی زندگی کے ہر پہلو پر اثر انداز ہوتا ہے، اسے ایک بنیادی ٹیکنالوجی بناتا ہے جسے ملک کو بنیادی سطح پر سمجھنا چاہیے۔ ”ورنہ، ہم ایک ڈیجیٹل کالونی بن جائیں گے جو اس بنیادی، بنیادی ٹیکنالوجی کے لیے دوسرے ممالک پر منحصر ہے۔ انڈیا اے آئی سمٹ 2026 میں خطاب کرتے ہوئے، وویک راگھون نے کہا کہ قومی مفادات کے لیے مقامی ٹیکنالوجی کی ترقی ایک اہم ترجیح ہے۔ راگھون نے نوٹ کیا کہ بہت سی موجودہ ٹیکنالوجیز تاریخی طور پر ملکیتی تھیں، جس کی وجہ سے خود ساختہ، اوپن سورس پبلک انفراسٹرکچر کی تخلیق ہوئی۔ ان میں سے بہت سی ٹیکنالوجیز ملکیتی ٹیکنالوجیز تھیں، اور ہم نے اس قسم کی خود ساختہ ٹیکنالوجی بنائی ہے جو اوپن سورس اور ایک عوامی انفراسٹرکچر ہے جو ہم سب کے لیے دستیاب ہے اور اس کی وجہ سے انڈیا اسٹیک بنایا گیا ہے۔ اس لیے جب آپ اسے طویل عرصے کے دوران دیکھیں گے، تو خود مختاری ہمیشہ تکنیکی موتیوں کو چھوئے گی۔ سروام فی الحال ہندوستان میں ایک مکمل اسٹیک، خود مختار AI پلیٹ فارم تیار کر رہا ہے، جو ڈویلپرز، انٹرپرائزز، اور سرکاری اداروں کے ساتھ تعاون کر رہا ہے۔

اے آئی وسائل کو بالکل واضح عوامی مفادات کے حامل نتائج کی جانب مرکوز کیا جانا چاہیے

انڈیا اے آئی امپیکٹ سمٹ ۲۰۲۶ میں ماہرین کا اظہار خیال

نئی دہلی: انڈیا اے آئی امپیکٹ سمٹ 2026 کے حصے کے طور پر ”عوامی مفادات کے حامل اے آئی کو تیار کرنا: کمپیوٹ وسائل تک منصفانہ رسائی کے لیے تحریک فراہم کرنے والی فنڈنگ“ کے عنوان سے منعقدہ اجلاس، میں ”نئے اے آئی مستقبل کے لیے کمپیوٹیشنل وسائل تک رسائی کو وسعت دینا“ کے موضوع پر ورکنگ رپورٹ جاری کی گئی۔ اس رپورٹ کا اجراء اعداد و شمار اور پروگراموں پر عمل درآمد کی وزارت کے سکریٹری ڈاکٹر سوربھ گرگ نے کیا۔ اس مباحثے میں سینئر سرکاری قائدین، فلاحی اداروں اور عالمی اے آئی ماہرین نے شرکت کی، جہاں اس بات کا جائزہ لیا گیا کہ تحریک فراہم کرنے والی فنڈنگ سے نئے ادارہ جاتی ماڈلز اور جنوب۔ جنوب تعاون کے ذریعے عالمی خطہ جنوب کے لیے جدید کمپیوٹ وسائل کو کس طرح قابل رسائی اور کم لاگت بنایا جا سکتا ہے۔ گفتگو کے دوران اس امر پر زور دیا گیا کہ اب سوال صرف ڈیٹا سینٹرز کی گنجائش بڑھانے تک محدود نہیں رہا، بلکہ یہ یقینی بنانا بھی ضروری ہے کہ ان وسائل کو صحت، تعلیم اور زراعت جیسے شعبوں میں واضح عوامی مفاد کے حامل نتائج حاصل کرنے کے لیے مؤثر طور پر استعمال کیا جائے۔ مقررین نے اس بات پر زور دیا کہ مانگ کو یکجا کرنا، مشترکہ بنیادی ڈھانچے، مہارتوں کے فروغ اور مشن پر مبنی حکمرانی کے فریم ورک ایسے کلیدی عناصر ہوں گے جو کمپیوٹ تک رسائی کو اسٹارٹ اپس، محققین اور سماجی شعبے کی تنظیموں کے لیے عملی اور مؤثر استعمال میں تبدیل کریں گے۔ اعداد و شمار اور پروگراموں پر عمل درآمد کی وزارت کے سکریٹری ڈاکٹر سوربھ گرگ نے عالمی اے آئی منتقلی میں مساوات کو مرکزی حیثیت دیتے ہوئے کہا کہ حقیقی پیش رفت کا پیمانہ اس کا عوامی مقصد سے ہم آہنگ ہونا ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ ”ہم سب کی متفقہ رائے ہے کہ اے آئی دنیا کو بدل دے گی۔ اصل سوال یہ ہے کہ کیا یہ تبدیلی منصفانہ، جامع اور عوامی مفاد سے ہم آہنگ ہوگی؟ یہی وہ بنیادی مسئلہ ہے جو اس وقت عالمی سطح پر زیر بحث ہے۔“ اے آئی کولیبریٹو کے سی ای او، جناب مارٹن ٹیسنے نے خبردار کیا کہ اگر صلاحیت کی تخلیق کے ساتھ اس کا مؤثر استعمال نہ ہو تو بنیادی ڈھانچہ اور اثرات کے درمیان خلا بڑھ سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ”مجھے یہ خدشہ ہے کہ دو سال بعد ہم ایسی دنیا میں ہوں جہاں کئی ممالک، بشمول عالمی جنوب، میں کمپیوٹنگ صلاحیت تو موجود ہو، مگر ڈیٹا سینٹرز مؤثر طور پر استعمال ہی نہ ہو رہے ہوں۔“ پیٹرک جے میک گورن فاؤنڈیشن کے صدر جناب ویلاس دھرنے پالیسی، سرمایہ اور عملی نفاذ کو بڑے پیمانے پر جوڑنے کے لیے نئے ادارہ جاتی نظام کی ضرورت پر زور دیا اور کہا کہ رسائی کو صرف منڈی کی قوتوں پر نہیں چھوڑا جا سکتا۔ انہوں نے کہا کہ ”اے آئی کو صارفین اور تخلیق کاروں کے لیے ایک قابلِ توسیع خدمت میں بدلنا صرف مصنوعات کا چیلنج نہیں بلکہ پالیسی کا چیلنج بھی ہے۔ یہ پیش رفت نہ تو صرف نجی منڈی کے ذریعے ممکن ہے اور نہ ہی محاذِ اول پر کام کرنے والی غیر منافع بخش تنظیموں کو ڈویلپر بنا کر۔ آئندہ 12 مہینے میں ہماری توجہ ایسے اداروں کی تشکیل پر ہونی چاہیے جو مختلف عناصر کو جوڑ کر اس تبدیلی کو وسیع پیمانے پر ممکن بنا سکیں۔“

روزگار کے مواقع پیدا کریں، سب کو مفت سہولیات بانٹنا غلط

سپریم کورٹ نے وارننگ دی، کہا کہ 'اگر صبح سے شام تک مفت کھانا، پانی اور بجلی ملتی رہی تو لوگ کام ہی کیوں کریں گے'۔

سپریم کورٹ نے تمل ناڈو بجلی بورڈ کو سخت پھٹکار لگائی ہے۔ دراصل تمل ناڈو بجلی بورڈ صارفین کو مفت بجلی

دینے کا وعدہ کر رہا ہے۔ اس دوران عدالت نے کہا کہ ریاستوں میں اپنائی گئی مفت سہولیات کی ثقافت معاشی ترقی میں رکاوٹ ڈالتی ہے۔ سپریم کورٹ کی بنچ جس میں چیف جسٹس سوریہ کانت سمیت دیگر جج شامل تھے، نے سخت تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ زیادہ تر ریاستیں پہلے ہی خسارے میں ہیں، پھر بھی وہ ترقی کو چھوڑ کر مفت سہولیات بانٹ رہی ہیں۔ عدالت نے واضح طور پر کہا کہ جو لوگ ادائیگی نہیں کر سکتے انہیں امداد دینا سمجھ میں آتا ہے لیکن امیر اور غریب میں فرق کئے بغیر سب کو مفت دینا یا ریوڑیاں بانٹنے کی غلط پالیسی ہے۔ اس دوران عدالت نے وارننگ دیتے ہوئے کہا کہ ''اگر صبح سے شام تک مفت کھانا، پانی، سائیکل اور بجلی ملتی رہی تو لوگوں میں کام کرنے کا جذبہ کم ہو جائے گا۔ سپریم کورٹ نے ریاستوں کو مشورہ دیا کہ مفت چیزیں تقسیم کرنے کے بجائے روزگار کے مواقع پیدا کرنے پر توجہ دینی چاہیے۔ اس دوران چیف جسٹس سوریہ کانت نے پوچھا کہ ہندوستان میں ہم کیسی ثقافت بنا رہے ہیں؟ کیا یہ ووٹ حاصل کرنے کی پالیسی نہیں بن جائے گی؟ فی الحال سپریم کورٹ نے اس معاملے میں مرکزی حکومت اور دیگر فریقوں کو نوٹس جاری کر دیا ہے۔ اب اگلی سماعت میں طے ہوگا کہ ایسی مفت بجلی کے منصوبوں پر کس طرح کے قوانین نافذ ہوں گے۔ قابل ذکر ہے کہ مفت منصوبہ کا معاملہ اس لیے بڑا ہے کہ کئی ریاستوں میں انتخابات سے قبل مفت اسکیموں کا اعلان ہوتا ہے۔ اس سے سرکاری اخراجات بڑھتے ہیں اور ترقی رُک جاتی ہے۔

راجپوتوں کے دباؤ میں آکر مراٹھا سلطنت کا نقشہ کتاب سے ہٹا دیا گیا؟

ناگپور کے بھوسلے خاندان کے وارث مدھوجی راجے کا الزام، نقشہ ہٹانے کیلئے راجپوت خاندانوں نے این سی ای آر ٹی کو خط لکھا تھا۔

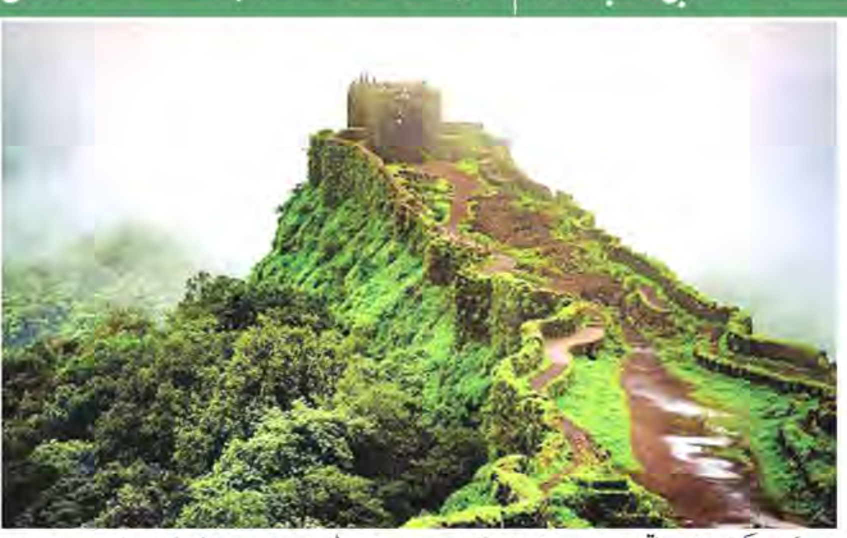

آٹھویں جماعت کی تاریخ کی کتاب سے این سی ای آر ٹی نے یکطرفہ طور پر ۱۷۵۹ میں مراٹھا سلطنت کی وسعت کو ظاہر کرنے والے نقشے کو راجستھان کے راجپوت خاندان کے دباؤ میں آکر ہٹا دیا۔ ناگپور کے بھوسلے شاہی خاندان کے موجودہ وارث مدھوجی راجے بھوسلے نے یہ الزام لگایا ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ این سی ای آر ٹی کی کتاب سے ہٹائے گئے نقشے کو دوبارہ شامل کیا جائے۔ وہ شیواجی مہاراج جینتی ۲۰۲۶ کے موقع پر ناگپور میں منعقدہ ایک پروگرام میں بول رہے تھے۔ اس نقشے کے پیچھے اصل تنازعہ کیا ہے؟ ۱۷۵۹ میں 'کٹک سے اٹک' تک مراٹھا سلطنت کی وسعت کو ظاہر کرنے والا نقشہ این سی ای آر ٹی کی آٹھویں جماعت کی نصابی کتاب میں چھاپا گیا تھا۔ تاہم راجستھان کے کچھ شاہی خاندانوں اور راجپوت تنظیموں نے نقشہ کو ہٹانے کا مطالبہ کرتے ہوئے الزام لگایا تھا کہ نقشہ غلط ہے اور نقشے میں دکھائے گئے راجستھان کے کچھ حصوں پر مرہٹوں کی حکومت نہیں تھی۔ راجستھان کے کچھ شاہی خاندانوں اور عوامی نمائندوں نے کتاب سے متعلقہ نقشے کو ہٹانے کیلئے مرکزی حکومت سے درخواست کی تھی۔ پورے تنازع کو دیکھتے ہوئے، این سی ای آر ٹی نے تعلیمی سال ۲۶-۲۰۲۵ء کیلئے شائع کی گئی آٹھویں جماعت کی نصابی کتاب سے مذکورہ نقشہ کو ہٹا دیا۔ اس دوران مہاراشٹر کے کچھ نوجوانوں نے اس سلسلے میں ایک آر ٹی آئی درخواست دائر کی، جس میں این سی ای آر ٹی نے بھی اعتراف کیا کہ نقشہ ہٹا دیا گیا ہے۔ حیران کن بات یہ ہے کہ اس نقشے کو کتاب سے ہٹانے کیلئے جو کمیٹی کام کر رہی تھی اس میں مہاراشٹر کا ایک بھی معتبر مورخ شامل نہیں تھا۔ سینئر مراٹھی تاریخ دان گجانن بھاسکر مہیند لے کی موت کے بعد این سی ای آر ٹی کمیٹی میں کسی بھی مراٹھی داں مورخ کو مقرر نہیں کیا گیا ہے۔ مغلوں نے اپنی سلطنت کو احمد شاہ ابدالی کے حملوں سے بچانے کیلئے راجستھان کے کچھ حصے مرہٹوں کی حفاظت میں دے دیئے تھے۔ اس سلسلے میں مغلوں نے مرہٹوں کے ساتھ ''احمدیہ معاہدہ'' کیا تھا۔ مدھوجی راجہ بھوسلے نے الزام لگایا کہ این سی ای آر ٹی نے اس معاہدے کو بھی نظر انداز کیا ہے۔ جبکہ مراٹھا سلطنت کٹک سے اٹک تک پھیلی ہوئی تھی، اگر راجستھان کا حصہ مرہٹوں کے زیر انتظام نہیں تھا، تو مراٹھے مہاراشٹر سے اٹک تک کیسے پہنچے؟ اس پورے تنازع کے تناظر میں مدھوجی راجہ بھوسلے نے یہ سوال کیا ہے۔ کتاب سے نقشہ ہٹانا، جس میں مراٹھا سلطنت کی اصل حد اور اس تاریخی حقیقت کو ظاہر کیا گیا ہے کہ مرہٹہ سلطنت 'کٹک سے اٹک تک' تک پھیلی ہوئی ہے، تاریخی حقائق سے چھیڑ چھاڑ کے مترادف ہے۔ مدھوجی راجہ بھوسلے نے مطالبہ کیا ہے کہ مہاراشٹر حکومت اور عوامی نمائندے فوری طور پر اس مسئلے کو اٹھائیں اور اس بات کو یقینی بنانے کی کوشش کریں کہ مراٹھا سلطنت کی شان کو تاریخ کی کتابوں میں نقشہ کی شکل میں دوبارہ شائع کیا جائے۔

گجرات میں ایس آئی آر کے بعد ووٹروں کی تعداد میں کمی

نئی دہلی: گجرات میں ووٹر لسٹوں کی خصوصی جامع نظرثانی (ایس آئی آر) کے بعد ووٹرز کی تعداد میں مجموعی طور پر 68 لاکھ 12 ہزار 711 کی کمی واقع ہوئی ہے۔ الیکشن کمیشن کے اعداد و شمار کے مطابق، ریاست میں ایس آئی آر شروع ہونے کے وقت ووٹر لسٹ میں 436,43,08,5 ووٹرز کے نام درج تھے۔ اس عمل کی تکمیل کے بعد اب یہ تعداد 725,30,40,4 رہ گئی ہے۔ اس طرح گجرات کی ووٹر لسٹ میں 40.13 فیصد کی کمی آئی ہے۔ اسی طرح مرکز کے زیرِ انتظام علاقوں لکشدیپ کی فہرست میں 36.0 فیصد اور پڈوچیری کی فہرست میں 57.7 فیصد نام کم ہوئے ہیں۔ لکشدیپ میں ایس آئی آر کے آغاز پر ووٹرز کی تعداد 813,57 تھی جو عمل مکمل ہونے پر 607,57 رہ گئی۔ پڈوچیری میں ووٹرز کی تعداد 578,21,10 سے گھٹ کر 211,44,9 رہ گئی ہے، یعنی فہرست سے 367,77 نام کم ہوئے ہیں۔

میکرون کا اے آئی کو ذمہ دار بنانے پر زور، ہندوستان کیساتھ تعاون کے فروغ کی خواہش

فرانس کے صدر نے کہا کہ اے آئی کو اختراع اور رفتار کے ساتھ ساتھ ذمہ دار بنانے کیلئے فرانس، یورپ اور ہندوستان کو مل کر کام کرنا چاہئے

نئی دہلی: فرانس کے صدر ایمانوئل میکرون نے جمعرات کو مصنوعی ذہانت کی عالمی دوڑ میں ڈیجیٹل پبلک انفراسٹرکچر پر مبنی شناختی کارڈ، جن دھن کھاتوں، ہیلتھ کارڈز اور یو پی آئی جیسی سہولیات کا حوالہ دیتے ہوئے ٹیکنالوجی کو عام آدمی تک پہنچانے میں ہندوستان کی تعریف کی۔ انہوں نے اے آئی جیسی ٹیکنالوجی کے لیے عالمی اصول وضوابط وضع کرنے پر بھی زور دیا۔ وزیر اعظم نریندر مودی کی موجودگی میں 'انڈیا اے آئی امپیکٹ سمٹ اور نمائش ۲۰۲۶' میں شرکت کرتے ہوئے میکرون نے کہا کہ اے آئی کو اختراع اور رفتار کے ساتھ ساتھ ذمہ دار بنانے کے لیے فرانس، یورپ اور ہندوستان کو مل کر کام کرنا چاہئے۔ انہوں نے گزشتہ سال پیرس میں منعقدہ اے آئی کانفرنس میں عالمی معاشرے کو مضبوط کرنے کے لیے ہندوستان اور فرانس کی مشترکہ پہل کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ایک سال کے اندر ہی اس کے اثرات نظر آنے لگے ہیں۔ انہوں نے فرانس میں ۱۵ رسال تک کے بچوں کو سوشل میڈیا سے دور رکھنے کی اپنی حکومت کی پہل کو 'تہذیبی موضوع' قرار دیا۔ انہوں نے اے آئی کو شہریوں پر مرکوز بنانے کے لیے حکومتوں اور کمپنیوں کے درمیان مضبوط شراکت داری پر زور دیا۔ ممبئی سے ہوتے ہوئے دہلی پہنچنے والے فرانسیسی صدر نے اپنی تقریر کا آغاز ممبئی کے ایک خوانچہ فروش کی کہانی سے کیا جو ۱۰ رسال پہلے بینک اکاؤنٹ نہیں کھول پا رہا تھا کیونکہ اس کے پاس کوئی شناخت یا رسمی پتہ نہیں تھا۔ آج اس کا اکاؤنٹ ہے اور وہ ملک بھر کے اپنے صارفین سے ڈیجیٹل ادائیگی بلا خوف وخطر وصول کرتا ہے۔ اس مثال کے ذریعے انہوں نے ہندوستان میں ۱.۴ ارب لوگوں کے ڈیجیٹل شناختی نظام اور اس سے صحت جیسی سہولیات کی توسیع کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اس نے لوگوں کی روزمرہ زندگی بدل دی ہے۔ انہوں نے ہندوستان کو ایک تہذیبی طاقت قرار دیتے ہوئے کہا ''مستقبل ان ممالک کا ہوگا جو اختراع کو ذمہ داری کے ساتھ اور ٹیکنالوجی کو انسانیت کے ساتھ جوڑتے ہیں۔ ہندوستان نے ۱.۴ ارب لوگوں کو ڈیجیٹل معیشت سے جوڑ کر وہ کر دکھایا جسے دنیا کبھی ناممکن کہتی تھی۔'' انہوں نے بتایا کہ ہندوستان اب ادائیگی کی ایک ایسی بنیادی سہولت چلاتا ہے جو ہر ماہ ۲۰ ارب لین دین سنبھالتی ہے اور ملک میں '۵۰ کروڑ ڈیجیٹل ہیلتھ کارڈ' جاری کیے جا چکے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا ''اسے انڈیا اسٹیک کہتے ہیں اور انڈیا اے آئی امپیکٹ کانفرنس اسی کے بارے میں ہے۔'' فرانسیسی صدر نے کہا کہ اے آئی کو انسانی ترقی کے لیے ایک تبدیلی لانے والی طاقت کے طور پر دیکھا جانا چاہئے۔ انہوں نے گزشتہ سال پیرس میں ہندوستان اور فرانس کے تعاون سے منعقدہ اے آئی ایکشن سمٹ کا ذکر کرتے ہوئے اسے ٹیکنالوجی کے عالمی اصول طے کرنے میں ایک اہم موڑ قرار دیا۔

'نوجوانوں نے درازوں پر چپکے اشتہاروں کو پھاڑ دیا'،

اے آئی سمٹ میں یوتھ کانگریس کے احتجاج کا پون کھیڑا نے کیا دفاع

کانگریس کا کہنا ہے کہ یوتھ کانگریس اے آئی سمٹ کے خلاف نہیں ہے۔ ملک میں گزشتہ 12 سالوں سے درازوں کو چھپایا جا رہا ہے، آج ملک کے نوجوانوں نے ان درازوں پر چپکائے گئے اشتہاروں کو پھاڑ دیا ہے۔ کانگریس نے 'اے آئی سمٹ' میں انڈین یوتھ کانگریس (آئی وائی سی) کے ذریعہ جمعہ کو کیے گئے شرٹ لیس احتجاج کا دفاع کیا ہے۔ پارٹی کا کہنا ہے کہ یہ احتجاجی مظاہرہ لاکھوں ناراض بے روزگار نوجوانوں کی آواز تھی۔ اس مظاہرہ کا نشانہ 'سمجھوتہ کرنے والے وزیر اعظم نریندر مودی تھے۔ کانگریس کا کہنا ہے کہ یوتھ کانگریس 'اے آئی سمٹ' کے خلاف نہیں ہے، لیکن بی جے پی حکومت میں جو کچھ ہو رہا ہے، اس کے خلاف وہ مزید خاموش نہیں بیٹھیں گے۔ کانگریس کے سینئر لیڈر پون کھیڑا نے اس بارے میں ایک ویڈیو پیغام جاری کر واضح لفظوں میں کہا ہے کہ نوجوانوں کے احتجاج پر جو ہنگامہ کھڑا کیا جا رہا ہے، وہ برسر اقتدار طبقہ کا خوف ظاہر کر رہا ہے۔ انھوں نے کہا کہ ملک میں گزشتہ 12 سالوں سے درازوں پر اشتہار ڈال کر چھپایا جا رہا ہے۔ آج ملک کے نوجوانوں نے ان درازوں پر چپکائے گئے اشتہاروں کو پھاڑ دیا ہے۔ پون کھیڑا نے کہا کہ ''آج یوتھ کانگریس نے اے آئی سمٹ میں جو پُرامن احتجاجی مظاہرہ کیا ہے، وہ نوجوانوں کی ناراضگی اور غصے کا مظہر ہے۔ میڈیا کا ایک گروپ اس معاملہ میں خوب شور مچا رہا ہے، کہہ رہا ہے کہ احتجاجی مظاہرہ کے لیے غلط جگہ کا انتخاب کیا گیا۔ اس سے ملک کی بدنامی ہوگئی۔'' انھوں نے سوال اٹھایا کہ ''احتجاجی مظاہرہ کہاں کیا جاتا ہے؟ احتجاج وہیں درج کیا جاتا ہے جہاں لوگوں کو نظر آئے۔ جہاں پر کیمرے ہوں اور لوگ احتجاجی مظاہرہ کو دیکھ سکیں۔'' شاعرانہ انداز اختیار کرتے ہوئے پون کھیڑا کہتے ہیں: یہ شعر کہنے کے بعد پون کھیڑا نے کہا کہ ''آج ہندوستان کے نوجوانوں نے وہ اشتہار کھینچ کر پھاڑ دیے، تا کہ ملک ان درازوں کو دیکھ سکے، جنھیں گزشتہ 12 سالوں سے چھپایا جا رہا ہے۔'' انھوں نے مزید کہا کہ ''پارلیمنٹ میں ہم بولتے ہیں تو حزب اختلاف کے قائد کو ملک کے لیے خطرہ بتا دیا جاتا ہے۔ 25 اراکین پارلیمنٹ کو ایوان سے باہر کر دیا جاتا ہے۔ ہم سڑک پر اترتے ہیں تو غدار ہو جاتے ہیں۔ آخر ہم اپنی بات کہاں رکھیں؟'' اس معاملہ میں انڈین یوتھ کانگریس کے صدر اودے بھانو چب نے بھی اپنا واضح موقف میڈیا کے سامنے رکھا۔ انھوں نے کہا کہ 'اے آئی امپیکٹ سمٹ' کے دوران تنظیم کے کارکنان کا مظاہرہ اس انعقاد کے خلاف نہیں، بلکہ امریکہ کے ساتھ ہوئے تجارتی معاہدہ کے خلاف تھا۔ وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ جب ملک کے کسانوں کا سودا کیا جا رہا ہو۔

بی جے پی کا دباؤ بڑھتا جا رہا، جبراً ہاتھ ملانے کیلئے سی بی آئی بھیج رہے

تمل سپر اسٹار وجئے کی پارٹی کا بڑا بیان

تملگا ویتری کژگم کے جنرل سکریٹری ارون راج نے اپنے ایک بیان میں کہا کہ ''آپ جانتے ہیں وجئے نے مملاپورم میں کیا کہا تھا۔ انھوں نے صاف کہا کہ فرقہ پرست طاقتوں کے ساتھ کوئی اتحاد نہیں ہوگا۔'' تمل سپر اسٹار تھلاپتی وجئے کی پارٹی 'تملگا ویتری کژگم' (ٹی وی کے) نے بی جے پی کے ساتھ اتحاد نہ کرنے کا عزم کئی بار ظاہر کیا ہے، اور اب ایک بار پھر بیان دے کر واضح کیا ہے کہ چاہے کتنا بھی دباؤ بنایا جائے، بی جے پی کے ساتھ اتحاد قائم نہیں ہوگا۔ ٹی وی کے پارٹی کے جنرل سکریٹری ارون راج نے اس تعلق سے جمعہ کے روز واضح لفظوں میں کہا کہ پہلی کانفرنس میں ہی وجئے نے صاف لفظوں میں بی جے پی کو ایک نظریاتی حریف بتایا تھا۔ اس پارٹی کے ساتھ اتحاد کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ ارون راج کا کہنا ہے کہ تمل ناڈو میں برسر اقتدار پارٹی اور مرکز میں برسر اقتدار پارٹی، دونوں کو حریف کہنا ہمت کی بات ہے، اور وجئے نے اس ہمت کا مظاہرہ کیا ہے۔ راج نے دعویٰ کیا کہ مرکزی حکومت نے دباؤ ڈالا تھا، لیکن وجئے نے جو فیصلہ لیا ہے، اس پر قائم ہے۔ انھوں نے یہ بھی بتایا کہ کئی طرح سے، یونین سطح پر بھی برسر اقتدار پارٹی نے دباؤ ڈالا، لیکن ہمارے لیڈر کا اسٹینڈ بہت واضح ہے۔ ارون راج نے اپنے بیان میں کہا کہ ''آپ جانتے ہیں وجئے نے مملاپورم میں کیا کہا تھا۔ انھوں نے صاف کہا تھا کہ فرقہ پرست طاقتوں کے ساتھ کوئی اتحاد نہیں ہوگا۔ اس سے صاف لفظوں میں کچھ بھی نہیں کہا جا سکتا۔ اس لیے جب لوگ کہتے ہیں کہ انھوں نے بی جے پی کے خلاف کچھ نہیں کہا، تو یہ بات نہیں مانی جا سکتی۔'' راج نے یہ الزام بھی عائد کیا کہ اب بی جے پی کا دباؤ بڑھتا جا رہا ہے۔ سی بی آئی پوچھ تاچھ، فلم سے جڑے معاملے، جو کچھ ہو رہا ہے، سبھی جانتے ہیں۔ ان سبھی دباؤ کے باوجود وجئے نے صاف کہا ہے کہ فرقہ پرست طاقتوں کے ساتھ کوئی اتحاد نہیں ہوگا۔ اس کے بعد کچھ بھی کہنے کی ضرورت نہیں ہے۔ قابل ذکر ہے کہ اداکار سے لیڈر بنے وجئے پہلی بار اپنی سیاسی پارٹی تمل ویتری کژگم کے ذریعہ انتخاب لڑیں گے۔ تمل ناڈو میں بی جے پی اور اے آئی اے ڈی ایم کے نے 2026 کے اسمبلی انتخاب کے لیے اتحاد کیا ہوا ہے۔ ان کے خلاف ٹی وی کے مضبوطی سے میدان میں اترنے کا ارادہ ظاہر کر چکی ہے۔ حالانکہ بی جے پی اتحاد کے لیڈران نے کئی بار یہ دعویٰ کیا کہ وجئے آئندہ انتخاب میں این ڈی اے کا ہاتھ تھام لیں گے۔

آسام میں پرینکا گاندھی کا بی جے پی حکومت پر شدید حملہ

زمین، روزگار اور گورو گوگوئی کے معاملے پر سوالات

پرینکا گاندھی نے گوہاٹی میں بی جے پی حکومت پر زمین صنعت کاروں کو دینے، نوجوانوں کو روزگار نہ دینے اور گورو گوگوئی کو سیاسی نشانہ بنانے کا الزام لگایا اور ثقافت کے تحفظ کی بات کی۔ گوہاٹی میں میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے کانگریس کی جنرل سکریٹری اور آسام اسکریننگ کمیٹی کی چیئرپرسن پرینکا گاندھی نے ریاست کی موجودہ بی جے پی حکومت پر سخت حملہ کیا اور زمین، روزگار، سیاسی انتقام اور ثقافتی وراثت جیسے مسائل کو اٹھاتے ہوئے حکومت سے براہ راست جواب طلب کیا۔ انہوں نے کہا کہ کانگریس تنظیمی سطح پر سرگرم ہے اور اسکریننگ کمیٹی کے اراکین مختلف اضلاع کا دورہ کر کے عوام سے براہ راست فیڈ بیک حاصل کر رہے ہیں تا کہ زمینی حقیقت کی بنیاد پر آئندہ حکمت عملی طے کی جا سکے۔ پرینکا گاندھی نے کہا کہ آسام کی زمینیں چند منتخب صنعت کاروں کے حوالے کی جا رہی ہیں، جس سے عام لوگوں میں بے چینی پائی جاتی ہے۔ ان کے مطابق ریاست کے شہری خود کو نظر انداز محسوس کر رہے ہیں اور انہیں لگتا ہے کہ ان کے وسائل پر مخصوص طبقات کو ترجیح دی جا رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ عوام سب کچھ دیکھ رہی ہے اور مناسب وقت پر اپنا فیصلہ سنائے گی۔ گورو گوگوئی کے خلاف حملوں پر بات کرتے ہوئے انہوں نے اسے سیاسی ٹارگٹنگ قرار دیا۔ ان کا کہنا تھا کہ گورو گوگوئی عوامی مسائل پر آواز اٹھا رہے ہیں، اسی لیے انہیں اور ان کے خاندان کو نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ پرینکا گاندھی نے کہا کہ سیاست میں دو طرح کے رہنما ہوتے ہیں، ایک وہ جو مثبت ایجنڈا اور عوامی مسائل پر بات کرتے ہیں اور دوسرے وہ جو ذاتی حملوں کی سیاست کرتے ہیں۔ ان کے مطابق کانگریس ہمیشہ پہلی راہ پر چلتی آئی ہے اور آئندہ بھی اسی پر قائم رہے گی۔ انہوں نے آسام کے وزیر اعلیٰ سے سوال کیا کہ وہ عوام کو بتائیں کہ اب تک انہوں نے ریاست کے لیے کیا کام کیا ہے۔ پرینکا گاندھی نے زور دے کر کہا کہ نوجوان اور خواتین روزگار چاہتے ہیں اور یہ جاننا چاہتے ہیں کہ حکومت ان کے مستقبل کے لیے کیا اقدامات کر رہی ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ نوجوانوں کو گمراہ نہیں کیا جا سکتا اور عوام اب جواب طلب کر رہے ہیں۔ میڈیا سے گفتگو کے دوران انہوں نے معروف گلوکار زوبن گرگ کو بھی خراج عقیدت پیش کیا۔ پرینکا گاندھی نے کہا کہ زوبن گرگ کے انتقال پر پورے آسام نے جس طرح غم کا اظہار کیا۔

آسام سے تمام دراندازوں کو باہر کیا جائے گا: امیت شاہ

گوہاٹی: مرکزی وزیر داخلہ امیت شاہ نے کہا ہیکہ بی جے پی کی زیر قیادت آسام حکومت نے گزشتہ دس سالوں میں ریاست میں دراندازوں کو داخل ہونے سے روکا ہے۔ انہوں نے لوگوں سے اپیل کی کہ وہ ایک بار پھر بی جے پی کو ووٹ دیں تا کہ آسام سے ہر آخری درانداز کو نکال باہر کیا جا سکے۔ مرکزی وزیر داخلہ نے جمعہ کو آسام کے کچھر ضلع کے ناتھن پور گاؤں میں ایک بڑے عوامی اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے وائبرنٹ ویلیج پروگرام کا آغاز کرتے ہوئے یہ بیان دیا۔ اس اقدام کا مقصد ترقی یافتہ ہندوستان کے وژن کے مطابق سرحدی برادریوں کو محفوظ، مضبوط اور خوشحال بنانا ہے۔ شاہ نے کہا کہ آسام میں کانگریس کی حکومتوں نے پہلے سرحدوں کو غیر قانونی دراندازی کے لیے کھلا چھوڑ دیا تھا، جس کی وجہ سے آبادیاتی تبدیلی آئی۔ انہوں نے کہا کہ سرحدی علاقوں میں لوگوں نے عدم تحفظ کی وجہ سے اپنی زمینیں چھوڑنا شروع کر دیں، اور دراندازوں نے ان علاقوں پر قبضہ کر لیا۔ مقامی لوگوں اور نوجوانوں نے مواقع کھو دیے کیونکہ دراندازوں کی آبادی بڑھ رہی تھی۔ انہوں نے کہا کہ آسام میں بی جے پی حکومت نے اپنی پہلی میعاد کے دوران دراندازی کو مکمل طور پر روک دیا۔ اور اس کے دوسرے دور میں، وزیر اعلیٰ ہمنتا بسوا سرما کی قیادت میں بی جے پی حکومت نے دراندازوں کو ان زمینوں سے بے دخل کر دیا جن پر انہوں نے غیر قانونی طور پر قبضہ کیا تھا۔

کانگریس کا دہلی میں 'ڈیجیٹل انڈیا' کی ناکامی کا الزام

نئی دہلی: دہلی پردیش کانگریس کمیٹی کے صدر دیویندر یادو نے جمعرات کو ایک پریس کانفرنس کے دوران دہلی حکومت کے 'ڈیجیٹل گورننس' کے دعووں پر کڑی تنقید کی۔ انہوں نے الزام لگایا کہ ایک طرف حکومت مصنوعی ذہانت (اے آئی) اور ڈیجیٹلائزیشن کی بات کر رہی ہے، تو دوسری طرف عوامی سہولیات سے وابستہ سرکاری پورٹلز اور ویب سائٹس ناکارہ ہو چکے ہیں۔ دیویندر یادو نے دہلی کی وزیر اعلیٰ ریکھا گپتا کے دعووں کو کھوکھلا قرار دیتے ہوئے کہا کہ محکمہ تعلیم، صحت، دہلی جل بورڈ، ٹرانسپورٹ، خوراک و رسد اور دہلی مہیلا کمیشن جیسے اہم محکموں کی ویب سائٹس مہینوں سے اپ ڈیٹ نہیں ہوئی ہیں۔ تکنیکی خرابیوں اور ویب سائٹس کے غیر فعال ہونے کی وجہ سے عام شہریوں کو آمدنی، پنشن اور پیدائشی سرٹیفکیٹ جیسی بنیادی دستاویزات کے حصول میں شدید مشکلات کا سامنا ہے۔ اگرچہ حکومت نے نوڈل افسران کو ہر ماہ کی 1 سے 15 تاریخ کے درمیان پورٹل اپ ڈیٹ کرنے کی ہدایت دی ہے، لیکن پرانی ٹیکنالوجی اور بار بار سرور کریش ہونے کی وجہ سے زمینی سطح پر کوئی بہتری نہیں آئی ہے۔

رُسوائی سے بچنے کیلئے، بل گیٹس کا خطاب منسوخ

اپسٹین تنازع کے سبب اے آئی امپیکٹ سمٹ میں بل گیٹس فاؤنڈیشن نے عین وقت پر کلیدی خطبہ کا پلان بدل دیا

یہاں جاری انڈیا اے آئی امپیکٹ سمٹ کے دوران ایک بڑی پیش رفت سامنے آئی ہے۔ مائیکروسافٹ کے شریک بانی بل گیٹس اس عالمی کانفرنس میں اپنا طے شدہ کلیدی خطبہ نہیں دیں گے کیوں کہ عین وقت پر ان کا خطاب منسوخ کر دیا گیا ہے۔ ہر چند کہ یہ دعویٰ کیا جا رہا ہے کہ گیٹس فاؤنڈیشن کی جانب سے یہ کارروائی کی گئی ہے لیکن باوثوق ذرائع کا کہنا ہے کہ اپسٹین فائلز کے سبب ہونے والے تنازع اور اس میں بار بار بل گیٹس کا نام آنے کے تناظر میں ہندوستانی سیاست اور حالات کے مدنظر حکومت نے گیٹس فاؤنڈیشن سے یہ فیصلہ کروایا ہے۔ حالانکہ بل گیٹس گزشتہ کچھ دنوں سے ہندوستان میں ہی موجود ہیں۔ وہ چند روز قبل حیدرآباد آئے تھے جہاں انہیں چندرابابو نائیڈو کے بیٹے نے ریسیو کیا اور وہ آندھرا حکومت کے مہمان تھے۔ اسی دوران انہوں نے کچھ دیگر پروگراموں میں بھی شرکت کی اور وہ دہلی جانے والے تھے کہ یہ فیصلہ کر لیا گیا۔ گیٹس فاؤنڈیشن کے جاری کردہ بیان میں اس بات کی تصدیق کی گئی ہے کہ پروگرام میں تبدیلی کرتے ہوئے بل گیٹس کی شرکت منسوخ کر دی گئی ہے۔ فاؤنڈیشن کے مطابق یہ فیصلہ کافی غور وفکر کے بعد کیا گیا تا کہ سمٹ کی توجہ اس کے بنیادی مقاصد اور ترجیحات پر مرکوز رہے۔ بیان میں کہا گیا کہ تنظیم کی نمائندگی اب انکور وورا کریں گے، جو گیٹس فاؤنڈیشن کے افریقہ اور ہندوستان دفاتر کے صدر ہیں۔ وہ سمٹ کے ایک سیشن میں فاؤنڈیشن کے کام کاج اور عالمی صحت و ترقیاتی منصوبوں پر اظہار خیال کریں گے۔ واضح رہے کہ بل گیٹس کی عدم شرکت کو بدنام زمانہ امریکی مجرم جیفری اپسٹین سے متعلق حالیہ منظر عام پر آنے والی دستاویزات کے پس منظر میں دیکھا جا رہا ہے۔ جیفری اپسٹین پر کم عمر لڑکیوں کی اسمگلنگ اور جنسی جرائم کے سنگین الزامات تھے۔ ۲۰۱۹ء میں جیل میں اس کی پراسرار موت کے بعد اس سے متعلق کئی خفیہ فائلیں عوام کے سامنے آ رہی ہیں جن سے کئی گھناؤنے راز کھل رہے ہیں اور کئی باتیں جو پردے میں تھیں سامنے آ رہی ہیں۔ حالیہ دنوں میں ان دستاویزات پر نئی بحث چھڑ گئی ہے جس میں بل گیٹس اور اپسٹین کے درمیان بعض ملاقاتوں اور روابط کا ذکر کیا گیا ہے۔ حالانکہ ماضی میں بل گیٹس ایک انٹرویو میں اپسٹین سے ملاقاتوں پر افسوس کا اظہار کر چکے ہیں۔ انہوں نے کہا تھا کہ ان ملاقاتوں پر انہیں ندامت ہے اور یہ فیصلہ ان کے لئے غلط ثابت ہوا۔ تاہم انہوں نے کسی غیر قانونی سرگرمی میں ملوث ہونے کی تردید کی تھی۔ اس کے باوجود جو فائلز اور دستاویز سامنے آ رہے ہیں ان میں بل گیٹس اور اپسٹین کے درمیان گہرے تعلقات کا ذکر ہو رہا ہے۔ حکومت کی جانب سے اس خطبے کو منسوخ کروانے کی ایک اہم وجہ خود اس کے وزیر ہردیپ سنگھ پوری کا نام بھی انہی فائلز میں آنا بتایا جا رہا ہے۔ اگر بل گیٹس یہاں خطاب کرتے ہوئے تو ممکن تھا کہ اپوزیشن مرکزی حکومت پر دباؤ بنانے اور تنقیدیں کرنے کا موقع مل جاتا۔ اسی لئے آناً فاناً میں یہ خطاب منسوخ کروایا گیا ہے۔ دوسری جانب گوگل کے سی ای او سندر پچائی اور اوپن اے آئی کے سربراہ سیم آلٹ مین سمٹ میں شریک ہیں۔ وزیر اعظم مودی نے ۱۶ رفروری کو نئی دہلی کے بھارت منڈپم میں اس سمٹ کا افتتاح کیا تھا، جو ۲۰ رفروری تک جاری رہے گا۔ اس سال سمٹ کا موضوع قومی وژن ''سروجن ہتائے، سروجن سکھائے'' پر مبنی ہے، جس کا مقصد انسانیت کے مفاد میں مصنوعی ذہانت کے عالمی اصول کو فروغ دینا ہے۔ اس کانفرنس میں ۱۱۰ رسے زائد ممالک اور ۳۰ ربین الاقوامی تنظیمیں شریک ہیں، جب کہ تقریباً ۲۰ رممالک کے سربراہان اور ۴۵ رسے زیادہ وزراء بھی اس میں حصہ لے رہے ہیں۔

حالیہ تجارتی معاہدہ امریکہ کے سامنے ہتھیار ڈالنے کے مترادف: راہول

نئی دہلی: کانگریس کے سابق صدر اور لوک سبھا میں قائد حزب اختلاف راہول گاندھی نے امریکہ کے ساتھ ہونے والے تجارتی معاہدہ کو 'ہتھیار ڈالنے' کے مترادف قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ یہ قدم قومی مفاد کو نظر انداز کر کے دباؤ میں اٹھایا گیا قدم ہے۔ راہول گاندھی نے جمعہ کو سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر اپنے بیان میں وضاحت کی کہ انہوں نے پارلیمنٹ میں تقریر کے دوران جیو جِتسو (جاپانی مارشل آرٹ، جس میں حریف کی طاقت کو اسی کے خلاف استعمال کیا جاتا ہے) کی مثال کیوں دی۔ انہوں نے سوال اٹھایا کہ آخر امریکیوں کو خوش کرنے کے لیے ہندوستانی کسانوں کی قربانی کیوں دی گئی؟ انہیں ہندوستان کی تیل درآمدات طے کرنے کی اجازت دے کر توانائی سلامتی سے سمجھوتہ کیوں کیا گیا؟ کسی باہمی وعدے کے بغیر ہر سال 100 ارب ڈالر کی امریکی درآمدات بڑھانے پر رضامندی کیوں ظاہر کی گئی؟ کانگریس رہنما نے کہا کہ یہ معاہدہ ہندوستان کو ایک 'ڈیٹا کالونی' میں تبدیل کر سکتا ہے جہاں کسی ملک کا کنٹرول کسی غیر ملکی طاقت کے ہاتھ میں ہو۔ انہوں نے سوال کیا کہ وزیر اعظم نریندر مودی ایسا معاہدہ کیوں قبول کریں گے جس میں ہندوستان زیادہ دے اور بدلے میں کم حاصل کرے؟ راہول گاندھی نے اس صورت حال کو شرمناک قرار دیتے ہوئے کہا کہ اس 'ہتھیار ڈالنے' کی اصل وجہ وزیر اعظم پر ڈالا گیا دباؤ ہے۔ انہوں نے کہا کہ انہیں سمجھ نہیں آتا کہ آخر ایسا غیر متوازن معاہدہ کیوں تسلیم کیا گیا۔

Printed and Published by MR. KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI on behalf of ADAA PRODUCTION PVT LTD. at SOMANI PRINTING PRESS Unit No.4, Gr. Floor. N.K. Ind. Estate, off Aarey Road, Near Parvasi. Ind. Estate, Gate No.2, Goregaon (E), Mumbai-400063, Maharashtra, INDIA. Published at Navjeevan Commercial Building No. 3, 13th Floor, Office No.-07, Mumbai, Dist-Mumbai-400 008, Maharashtra. Editor: KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI (Responsible for selection of news under the Press and Registration of Books Act 1867). Editor concerns is not necessary in all published articles. In case of any dispute or an any legal issues with the published articles the complaint should be registered in Mumbai Jurisdiction Court. Reproduction in whole or in part without the written permission of the Publisher is prohibited. RNI NO. MAHURD/2019/77823. Tel: 22-49730011 / 22-49731366, Email:mumbairaabta@gmail.com

ہندوستانی ویمن کرکٹ ٹیم کی کپتان ہرمن پریت کا عالمی ریکارڈ:

سب سے زیادہ انٹرنیشنل میچ کھیلنے والی خاتون کرکٹر بنیں

ہندوستانی ویمن کرکٹ ٹیم کی کپتان ہرمن پریت کور نے آسٹریلیا کے خلاف دوسرے ٹی ۲۰ رمیچ میں میدان میں داخل ہوتے ہی ایک نیا عالمی ریکارڈ اپنے نام کرلیا ہے۔ وہ کرکٹ کی تاریخ میں سب سے زیادہ بین الاقوامی میچ کھیلنے والی خاتون کھلاڑی بن گئی ہیں۔ ہندوستانی ویمن کرکٹ ٹیم کی کپتان ہرمن پریت کور نے آسٹریلیا کے خلاف دوسرے ٹی ۲۰ رمیچ میں میدان میں داخل ہوتے ہی ایک نیا عالمی ریکارڈ اپنے نام کرلیا ہے۔ وہ کرکٹ کی تاریخ میں سب سے زیادہ بین الاقوامی میچ کھیلنے والی خاتون کھلاڑی بن گئی ہیں۔ جمعرات کو آسٹریلیا کے خلاف کھیلا گیا یہ میچ ہرمن پریت کے کریئر کا ۳۵۶ رواں انٹرنیشنل میچ تھا۔ اس سنگ میل کو عبور کرتے ہی انہوں نے نیوزی لینڈ کی لیجنڈری کھلاڑی سوزی بیٹس کو پیچھے چھوڑ دیا، جن کے نام اب تک سب سے زیادہ میچز کا ریکارڈ تھا۔ ۲۰۰۹ء میں اپنے کیریئر کا آغاز کرنے والی ہرمن پریت کور نے اب تک تمام فارمیٹس میں ہندوستان کی نمائندگی کرتے ہوئے ۶ رٹیسٹ میچ ۱۶۱ رون ڈے اور ۱۸۹ رٹی ۲۰ رانٹرنیشنل میچ کھیلے ہیں۔ اب تک انہوں نے مجموعی طور پر ۸ رسنچریاں اور ۳۸ رنصف سنچریاں اسکور کی ہیں۔ اس تاریخی موقع پر ہندوستانی ٹیم کے ہیڈ کوچ امول مجمدار نے انہیں مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ ''ہرمن ہندوستان کے لیے ایک خاص کھلاڑی رہی ہیں۔ میں انہیں کھیل کی تاریخ میں سب سے زیادہ میچ کھیلنے والی خاتون کھلاڑی بننے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ خود ہرمن پریت کور نے اس کامیابی پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ یہ ان کے لیے ایک بڑا اعزاز ہے اور وہ مستقبل میں بھی اپنی ٹیم کے لیے اسی محنت اور جذبے سے کھیلتی رہیں گی۔ کرناٹک اسٹیٹ کرکٹ ایسوی ایشن (کے ایس سی اے) نے اعلان کیا ہے کہ منگل کو کرناٹک اور جموں وکشمیر کے درمیان ہونے والا رنجی ٹرافی کا فائنل اب بنگلورو کے چناسوامی اسٹیڈیم کی بجائے ہبلی میں کھیلا جائے گا۔ کے ایس سی اے کے پاس میچ کی میزبانی کے لیے بنگلورو یا ہبلی میں سے کسی ایک مقام کا انتخاب کرنے کا اختیار تھا، تاہم وزارتِ داخلہ کی ماہر کمیٹی کی جانب سے تجویز کردہ تبدیلیوں کے تحت جاری تعمیراتی کام کے باعث میچ کو ہبلی منتقل کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ کے ایس سی اے کے ایک ترجمان نے بتایا کہ شائقین کے داخلے اور دیگر اہم مقامات پر تعمیراتی کام جاری ہے اور راستوں کو کشادہ کیا جارہا ہے۔ اس کے علاوہ بھی کئی اہم کام جاری ہیں جن کی وجہ سے رنجی فائنل کے لیے درکار سہولیات فراہم کرنا ممکن نہیں تھا۔ ۸ ربار کی چیمپئن کرناٹک ٹیم جس نے سیمی فائنل میں اتراکھنڈ کو پہلی اننگز کی برتری کی بنیاد پر شکست دی تھی، ۱۵-۲۰۱۴ء سیزن کے بعد پہلی بار خطاب جیتنے کے لیے میدان میں اترے گی۔ فائنل میں اس کا مقابلہ جموں وکشمیر کی ٹیم سے ہوگا جو ۶۷ ربرسوں میں پہلی بار فائنل تک پہنچی ہے۔ اعداد وشمار کے مطابق اس سے قبل دونوں ٹیمیں چار مرتبہ آمنے سامنے آچکی ہیں اور ہر بار کامیابی کرناٹک کے حصے میں آئی ہے۔ اس طرح ہرمن پریت کور خواتین کرکٹ میں سب سے زیادہ بین الاقوامی میچ کھیلنے والی کھلاڑی بن گئیں۔ اس فہرست میں ان کے بعد ایلس پیری 349 میچوں کے ساتھ تیسرے، سابق کپتان متھالی راج 333 میچوں کے ساتھ چوتھے اور انگلینڈ کی لیجنڈ شارلٹ ایڈورڈز 309 میچوں کے ساتھ پانچویں نمبر پر ہیں۔ 2009 میں بین الاقوامی کیریئر شروع کرنے والی ہرمن پریت کور نے تینوں فارمیٹس میں طویل سفر طے کیا ہے۔ ان کے 356 میچوں میں 6 ٹسٹ، 161 ونڈے اور 189 ٹی 20 مقابلے شامل ہیں۔ یہ کامیابی ان کے شاندار کیریئر میں ایک اور اضافہ ہے۔ انہوں نے 2025 میں ہندوستانکو پہلی مرتبہ خواتین ونڈے ورلڈکپ جتوایا اور حال ہی میں انگلینڈ میں ٹی 20 سیریز میں بھی کامیابی دلائی۔ اسی ماہ انہیں ہندوستانی کرکٹ میں نمایاں خدمات پر پدم شری سے بھی نوازا گیا۔ ہندوستان نے تین میچوں کی ٹی 20 سیریز میں 1-0 کی برتری حاصل کررکھی تھی، جو ایک بڑے کثیر فارمیٹ دورے کا حصہ ہے جس میں تین ونڈے میچ اور ایک ٹسٹ بھی شامل ہے۔ پہلے ٹی 20 میں ہندوستان نے آسٹریلیا کو 21 رنز سے شکست دی تھی لیکن دوسرے مقابلے میں اسے 19 رنز سے شکست ہوئی۔

ٹی ٹوینٹی عالمی کپ: افغانستان کا فاتحانہ اختتام

کناڈا کو شکست دے کر مہم مکمل کرلی

اگر چہ افغانستان کی ٹیم سیمی فائنل کی دوڑ سے باہر ہوچکی تھی، لیکن اس بڑی جیت کے ساتھ انہوں نے

ٹورنامنٹ کا باوقار اختتام کیا۔ ابراہیم زدران کی جارحانہ بیٹنگ اور محمد نبی کی تباہ کن بالنگ کی بدولت افغانستان نے ٹی ٹوینٹی عالمی کپ 2026 کے اپنے آخری گروپ میچ میں کناڈا کو یکطرفہ مقابلے کے بعد 82 رنز سے ہرا دیا۔ اگر چہ افغانستان سیمی فائنل کی دوڑ سے باہر ہو چکا تھا، لیکن اس بڑی جیت کے ساتھ انہوں نے ٹورنامنٹ کا باوقار اختتام کیا۔ ٹاس ہار کر پہلے بیٹنگ کرتے ہوئے افغانستان نے مقررہ 20 اوورز میں 200 رنز کا پہاڑ جیسا اسکور کھڑا کیا۔ اوپنر ابراہیم زدران نے صرف 56 گیندوں پر 7 چوکوں اور 5 چھکوں کی مدد سے 95 رنز کی ناقابل شکست اننگز کھیلی۔ وہ اپنی سنچری سے محض 5 رنز دور رہ گئے۔ صدیق اللہ اٹل (44) اور ابراہیم کے درمیان تیسری وکٹ کے لیے 95 رنز کی اہم شراکت نے کناڈا کے بالرز کو بے بس کر دیا۔ جسکرن سنگھ کناڈا کے سب سے کامیاب بالر رہے، جنہوں نے 3 وکٹیں حاصل کیں۔ 201 رنز کے بڑے ہدف کے تعاقب میں کناڈا کی ٹیم کبھی بھی مقابلے میں نظر نہیں آئی۔ کپتان دلپریت سنگھ (13) اور یوراج سامرا (17) کے جلد آؤٹ ہونے کے بعد وکٹیں گرنے کا سلسلہ رک نہ سکا۔ ہرش ٹھاکر نے 30 اور سعد بن ظفر نے 28 رنز بنا کر کچھ مزاحمت کی لیکن وہ کافی نہ تھی۔ تجربہ کار آل راؤنڈر محمد نبی نے شاندار بالنگ کرتے ہوئے 4 وکٹیں حاصل کیں اور کناڈا کی بیٹنگ لائن کی کمر توڑ دی، کپتان راشد خان نے بھی 2 کھلاڑیوں کو پویلین کی راہ دکھائی۔ جنوبی افریقہ کے خلاف قریبی ہار کے بعد اس بڑی جیت نے کھلاڑیوں کے مورال کو بلند کیا ہے۔ ابراہیم زدران کی فارم اور محمد نبی کا تجربہ آنے والے مقابلوں کے لیے افغانستان کے لیے مثبت پہلو ہیں۔

ٹی-۲۰ رعالمی کپ: ہندوستان اور پاکستان کے میچ نے توڑ دیے

ناظرین کے سبھی پرانے ریکارڈ، 'واچ ٹائم' نے بھی حیران کیا

ہندوستان اور پاکستان کے درمیان 15 فروری 2026 کو کھیلے گئے میچ نے اسکرین پر 20 بلین منٹ واچ ٹائم کا ریکارڈ بنایا ہے، جو گزشتہ ایڈیشن میں کھیلے گئے میچ کے مقابلہ 42 فیصد زیادہ ہے۔ ٹی-20 عالمی کپ 2026 سے جب بنگلہ دیش باہر ہوا تو پاکستان نے اس ٹورنامنٹ میں ہندوستان سے میچ نہ کھیلنے کا فیصلہ کیا۔ اس کے بعد آئی سی سی نے کئی میٹنگیں کیں اور پاکستان کرکٹ بورڈ (پی سی بی) کو متنبہ بھی کیا کہ اگر ہندوستان کے ساتھ میچ کھیلنے سے انکار کیا، تو پھر اس کی سزا دی جائے گی۔ کئی دور کی میٹنگیں ہونے کے بعد پی سی بی نے اس بات پر رضامندی ظاہر کی کہ وہ ہندوستان سے میچ کھیلے گا۔ اب ایک ایسی رپورٹ سامنے آئی ہے، جس نے واضح کردیا ہے کہ ہندوستان اور پاکستان کا میچ کرانے کے لیے آئی سی سی نے کیوں اپنا پورا زور لگا دیا۔ 15 فروری کو ہندوستان اور پاکستان کے درمیان ٹی-20 عالمی کپ 2026 کا جو لیگ مقابلہ کھیلا گیا، اس میں ناظرین کی تعداد نے اپنے سبھی پرانے ریکارڈ توڑ دیے ہیں۔ جو خبریں سامنے آرہی ہیں، اس سے پتہ چل رہا ہے کہ ہندوستان میں آفیشیل براڈ کاسٹ اور ڈیجیٹل پارٹنر 'جیو اسٹار' کے مطابق 'جیو ہاٹ اسٹار' پر ہندوستان-پاکسان مقابلہ نے 163 ملین (30.16 کروڑ) کی ڈیجیٹل رسائی درج کی ہے۔ کسی میچ کے لیے ناظرین کی اتنی رسائی پہلے کبھی نہیں دیکھی گئی تھی۔ یہ کسی بھی آئی سی سی ٹی-20 ایونٹ کے لیے سب سے زیادہ رسائی ہے۔ اس نے ہندوستان اور جنوبی افریقہ کے درمیان 2024 میں کھیلے گئے ٹی-20 عالمی کپ فائنل کے ڈیجیٹل ویورشپ (ناظرین کی رسائی) کو بھی پیچھے چھوڑ دیا۔ موصولہ رپورٹ کے مطابق 2024 ایڈیشن میں ہندوستان اور پاکستان کے مقابلے 2026 کے لیگ میچ کی رسائی میں 56 فیصد کا خاطر خواہ اضافہ درج کیا گیا ہے۔ صرف موبائل پر یہ کسی بھی آئی سی سی ٹی-20 ایونٹ کے لیے 'لیگ اسٹیج' میں ناظرین کی سب سے زیادہ رسائی والا میچ بن گیا ہے۔ ناظرین کی یہ رسائی گزشتہ ہندوستان-پاکستان مقابلے کے اعداد وشمار سے 2.1 گنا زیادہ ہے۔ اسی طرح 'کنیکٹیڈ ٹی وی' (سی ٹی وی) پر ناظرین کی رسائی 2024 کے میچ سے 4.2 گنا زیادہ درج کی گئی۔ اتنا ہی نہیں، ٹی-20 عالمی کپ 2026 میں ہندوستان بمقابلہ پاکستان مقابلہ کے 'واچ ٹائم' نے بھی سبھی کو حیران کردیا ہے۔ میچ نے اسکرین پر مجموعی طور پر 20 بلین منٹ کا واچ ٹائم ریکارڈ بنایا ہے۔ یہ گزشتہ ایڈیشن میں کھیلے گئے میچ کے مقابلہ میں 42 فیصد زیادہ ہے۔ تصور کیا جارہا ہے کہ اگر فائنل میں ہندوستان اور پاکستان کا مقابلہ ہوتا ہے، تو یہ ریکارڈ بھی ٹوٹ سکتا ہے۔

ٹی ۲۰ رورلڈکپ: پاکستان اور نیوزی لینڈ کے درمیان سپر ۸ رکا بڑا ٹکراؤ

آئی سی سی مینز ٹی ۲۰ رورلڈ کپ ۲۰۲۶ء کے سپر ایٹ مرحلے کا آغاز ہو چکا ہے،

آئی سی سی مینز ٹی ۲۰ رورلڈ کپ ۲۰۲۶ء کے سپر ایٹ مرحلے کا آغاز ہو چکا ہے، جہاں کل آر پریماداسا اسٹیڈیم میں پاکستان اور نیوزی لینڈ کی ٹیمیں آمنے سامنے ہوں گی۔ دونوں ٹیمیں اپنے گروپس میں دوسرے نمبر پر رہنے کے بعد یہاں پہنچی ہیں اور سیمی فائنل کی دوڑ میں اپنی جگہ مضبوط کرنے کے لیے فتح کے ساتھ آغاز کرنا چاہیں گی۔ آئی سی سی مینز ٹی ۲۰ رورلڈ کپ ۲۰۲۶ء کے سپر ایٹ مرحلے کا آغاز ہو چکا ہے، جہاں کل (ہفتہ، ۲۱ رفروری) کو آر پریماداسا اسٹیڈیم میں پاکستان اور نیوزی لینڈ کی ٹیمیں آمنے سامنے ہوں گی۔ دونوں ٹیمیں اپنے گروپس میں دوسرے نمبر پر رہنے کے بعد یہاں پہنچی ہیں اور سیمی فائنل کی دوڑ میں اپنی جگہ مضبوط کرنے کے لیے فتح کے ساتھ آغاز کرنا چاہیں گی۔ پاکستان ٹیم اس وقت بھرپور اعتماد میں نظر آرہی ہے۔ گروپ اسٹیج میں ہندوستان کے خلاف واحد شکست کے علاوہ گرین شرٹس نے اپنے تمام میچز جیتے۔ سپر ایٹ سے قبل نمیبیا کے خلاف ۱۰۲ ررنز کی بڑی فتح نے ٹیم کے مورال کو مہمیز دی ہے۔ ٹی ۲۰ رورلڈ کپ کے سپر ۸ رمرحلے کے افتتاحی میچ میں نیوزی لینڈ کے مڈل آرڈر اور پاکستان کے جادوئی اسپن اٹیک کے درمیان ایک دلچسپ جنگ متوقع ہے۔ ماہرین کا ماننا ہے کہ کولمبو کی سست پچ پر کیوی بلے بازوں کی اسپن کے خلاف حکمت عملی ہی میچ کے نتیجے کا فیصلہ کرے گی۔ ٹاپ آرڈر بلے باز صاحبزادہ فرحان نے نمیبیا کے خلاف محض ۵۸ رگیندوں پر ناقابلِ شکست ۱۰۰ ررنز بنا کر اپنی فارم کا اعلان کردیا ہے۔ شاداب خان (۳۶ ررنز اور ۳ روکٹیں) اور سلمان آغا کی کارکردگی پاکستان کے لیے ریڑھ کی ہڈی ثابت ہو رہی ہے۔ اسپنر عثمان طارق (۴ روکٹیں) اور شاداب خان کی جوڑی نے حریف بلے بازوں کے لیے جال بچھا رکھا ہے، جس نے نمیبیا کو محض ۹۹ ررنز پر ڈھیر کردیا تھا۔ پاکستان کی ٹیم ٹورنامنٹ

کے آغاز سے ہی کولمبو میں مقیم ہے اور پریماداسا میں دو میچز کھیل چکی ہے۔ ان کے اسپنرز عثمان طارق، ابرار احمد، شاداب خان اور محمد نواز یہاں کی پچ کی رفتار اور لینتھ سے بخوبی واقف ہیں۔ اگر چہ ٹی ۲۰ رکرکٹ میں کسی بھی ٹیم کو فیورٹ قرار دینا مشکل ہے، لیکن حالیہ فارم اور نمیبیا کے خلاف یکطرفہ جیت کو دیکھتے ہوئے پاکستان کا پلہ تھوڑا بھاری نظر آتا ہے۔ تاہم، نیوزی لینڈ کی ٹیم آخری گیند تک لڑنے کی شہرت رکھتی ہے، اس لیے ایک سنسنی خیز مقابلے کی توقع ہے۔ نیوزی لینڈ کی ٹیم، جو ہمیشہ آئی سی سی ایونٹس میں خطرناک ثابت ہوتی ہے، پاکستان کے خلاف اپنی روایتی نپی تلی کرکٹ کھیلنے کے لیے تیار ہے۔ کیویز کا مقابلہ پاکستان کے اسپن اٹیک سے ہوگا، جو کولمبو کی پچ پر فیصلہ کن ثابت ہوسکتا ہے۔ نیوزی لینڈ کی بیٹنگ اب تک صرف اوپنر فن ایلن اور ٹم سیفرٹ کے گرد گھومتی نظر آئی ہے۔

فکر نہ کریں دادی، مرنا مزے کی بات ہے، فلم کا ٹریلر

ہارر فلم ایول ڈیڈ رائز کے بعد فلم ساز لی کرونن ایک اور خوفناک فلم دی ممی کے ساتھ واپس آئے ہیں

ممبئی: سال 2023 کی کامیاب ہارر فلم ایول ڈیڈ رائز کے بعد فلم ساز لی کرونن ایک اور خوفناک فلم دی ممی کے ساتھ واپس آئے ہیں اور فلم کا سنسنی خیز ٹریلر جاری کردیا گیا ہے جو دیکھنے والوں کے رونگٹے کھڑے کردیتا ہے۔ یہ فلم 17 اپریل کو سنیما گھروں میں ریلیز ہوگی۔ فلم ''دی ممی'' سیریز کی نئی تعبیر پر مبنی اس فلم میں جیک رینز، لایا کوسٹا، مے کالاماوی، نیٹلی گریس اور ویرونیکا فالکن اہم کردار ادا کررہے ہیں۔ دو منٹ سے زائد دورانیے کے ٹریلر کا آغاز ایک جوڑے کو ملنے والی اطلاع سے ہوتا ہے کہ ان کی بیٹی کیٹی آٹھ برس بعد قاہرہ میں مل گئی ہے، مگر جب وہ اسے دیکھنے جاتے ہیں تو ڈاکٹر انہیں ذہنی طور پر تیار رہنے اور کوئی اچانک حرکت نہ کرنے کا مشورہ دیتا ہے۔ جذباتی ملاقات جلد ہی خوفناک حقیقت میں بدل جاتی ہے جب معلوم ہوتا ہے کہ کیٹی گزشتہ آٹھ برس سے تین ہزار سال پرانے تابوت میں قید رہی اور اب ایک زندہ ممی نما شیطان بن کر واپس آئی ہے۔ ٹریلر کے اختتام پر کیٹی کا خوفناک جملہ سنائی دیتا ہے: ''فکر نہ کریں دادی، مرنا مزے کی بات ہے۔ فلم کی کہانی ایک صحافی کی کمسن بیٹی کے لاپتا ہونے اور برسوں بعد پراسرار حالت میں واپس آنے کے گرد گھومتی ہے، جہاں خوشی کا لمحہ ایک ہولناک ڈراؤنے خواب میں بدل جاتا ہے۔ لی کرونن نے 2013 میں اپنی مختصر ہارر فلم گھوسٹ ٹرین سے شہرت حاصل کی جسے ایوارڈ بھی ملا۔ بعد میں انہوں نے اپنی پہلی فیچر فلم دی ہول ان دی گراؤنڈ بنائی اور 2020 میں ہارر سیریز ففٹی اسٹیٹس آف فرائٹ کی ایک قسط کی

ہدایت کاری بھی کی۔ سال 2023 میں انہوں نے فلم ''ایول ڈیڈ'' سیریز کی پانچویں فلم کی ہدایت کاری اور تحریر کی، اور اب ان کی نئی فلم ''دی ممی'' کا ٹریلر ہارر فلموں کے شائقین میں بے حد مقبول ہو رہا ہے جبکہ فلم کی ریلیز کا شدت سے انتظار کیا جارہا ہے۔ یہاں اس بات کا تذکرہ بھی اہمیت کا حامل ہے کہ ہندی فلموں کے مداحوں ایک عرصہ سے خوفناک فلم کا انتظار کررہے ہیں اور حالیہ دنوں میں کئی ایک فلمیں آئی لیکن کوئی خاطر خواہ ثابت نہیں ہوئی۔

فلم ''دُھرندھر'' کی وائرل سینسر رپورٹ کی حقیقت کیا ہے؟ رن ٹائم پر نہیں چلی قینچی

فلم ''دُھرندھر'' کے سینسر سرٹیفکیٹ اور رن ٹائم کے حوالے سے سوشل میڈیا پر مختلف دعوے اور افواہیں وائرل ہو رہی تھیں

فلم ''دُھرندھر'' کے سینسر سرٹیفکیٹ اور رن ٹائم کے حوالے سے سوشل میڈیا پر مختلف دعوے اور افواہیں وائرل ہو رہی تھیں، جواب جھوٹی ثابت ہوئی ہیں۔ فلم ''دُھرندھر'' کے سینسر سرٹیفکیٹ اور رن ٹائم کے حوالے سے سوشل میڈیا پر مختلف دعوے اور افواہیں وائرل ہو رہی تھیں، جواب جھوٹی ثابت ہوئی ہیں۔ دراصل جو '16 UA+' سرٹیفکیٹ وائرل ہوا ہے وہ پہلی فلم ''دُھرندھر'' کے ٹی وی پریمیئر کے لیے جاری کیا گیا تھا، نہ کہ سیکوئل کے لیے۔ فلم ''دُھرندھر'' (دھرندھر: دی ریونج) ابھی شوٹنگ کے مرحلے میں ہے اور اسے ابھی تک سینسر بورڈ کے پاس بھیجا ہی نہیں گیا ہے۔ سیکوئل میں رنویر سنگھ کا کردار پہلے سے زیادہ خطرناک ہوگا، جہاں وہ پاکستان میں داخل ہو کر بدلہ لیتے ہوئے نظر آئیں گے۔ فلم کے ٹون یا ایکشن کے ساتھ کوئی سمجھوتہ نہیں کیا گیا ہے اور یہ ۱۹ رمارچ کو سینما گھروں میں ریلیز ہوگی۔ فلمساز آدتیہ دھر کی فلم ''دُھرندھر'' کو لے کر ان دنوں سوشل میڈیا پر زبردست بحث جاری ہے۔ حال ہی میں فلم کے رن ٹائم اور سینسر بورڈ کی تفصیلات کے حوالے سے کئی رپورٹس وائرل ہوئیں، جس سے مداح کافی پریشان ہوگئے تھے۔ خبر پھیلی تھی کہ سینسر بورڈ نے فلم کے خون خرابے اور ایکشن مناظر پر قینچی چلا دی ہے اور اسے 'اے' کی بجائے '16 UA+' سرٹیفکیٹ دیا گیا ہے۔ لیکن اب معلوم ہوا ہے کہ وائرل ہونے والی یہ تمام معلومات مکمل طور پر غلط اور گمراہ کن ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ فلم ''دُھرندھر'' کا ابھی تک سینسر بورڈ سے کوئی تعلق ہی نہیں ہوا، کیونکہ فلم ابھی مکمل طور پر تیار نہیں ہوئی ہے۔ فلمساز آدتیہ دھر کی فلم ''دُھرندھر'' کو لے کر ان دنوں سوشل میڈیا پر زبردست بحث جاری ہے۔ حال ہی میں فلم کے رن ٹائم اور سینسر بورڈ کی تفصیلات کے حوالے سے کئی رپورٹس وائرل ہوئیں، جس سے مداح کافی پریشان ہو گئے تھے۔ خبر پھیلی تھی کہ سینسر بورڈ نے فلم کے خون خرابے اور ایکشن مناظر پر قینچی چلا دی ہے اور اسے 'اے' کی بجائے '16 UA+' سرٹیفکیٹ دیا گیا ہے۔ لیکن اب معلوم ہوا ہے کہ وائرل ہونے والی یہ تمام معلومات مکمل طور پر غلط اور گمراہ کن ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ فلم ''دُھرندھر'' کا ابھی تک سینسر بورڈ سے کوئی تعلق ہی نہیں ہوا، کیونکہ فلم ابھی مکمل طور پر تیار نہیں ہوئی ہے۔ سینسر بورڈ نے فلم میں دہشت گردی اور پاکستان سے متعلق کچھ حساس الفاظ (جیسے بلوچ کا حوالہ) اور بعض پرتشدد مناظر کو تبدیل کرنے یا آواز کو میوٹ کرنے کی ہدایت دی تھی، جس کے بعد یکم جنوری 2026 سے ترمیم شدہ ورژن پیش کیا گیا۔

ان کی وجہ سے میں شاہ رخ خان ہوں

سلیم خان کی ناساز طبیعت کے درمیان شاہ رخ خان کا پرانا جذباتی بیان آیا سامنے

شاہ رخ خان نے کہا تھا کہ ''جب میں پہلی بار ممبئی آیا تھا اور اپنے کیریئر کے لیے جدوجہد کررہا تھا، تب میں نے سلمان خان کے گھر کھانا کھایا تھا۔ اس دوران سلیم خان جی نے میری بہت مدد کی تھی۔'' فلمی دنیا ایک ایسی جگہ ہے جہاں کسی کے ساتھ کی ضرورت سب سے زیادہ ہوتی ہے۔ یہی ساتھ جب نہیں ملتا ہے تو کئی لوگوں کے خواب ادھورے رہ جاتے ہیں اور اگر مل جاتا ہے تو وہ فلمی پردے پر چمک جاتے ہیں۔ کیونکہ جب بھوک لگتی ہے تو سارے خواب دھرے کے دھرے رہ جاتے ہیں۔ اسی بھوک کو سہارا دیا سلیم خان نے، جن کا دروازہ کبھی کسی کے لیے بند نہیں ہوا۔ جو چاہے ان کے گھر میں آسکتا ہے اور کھانا کھا سکتا ہے۔ سلیم خان کے اسی اپنے پن کو شاہ رخ خان اکثر یاد کرتے ہیں۔ 2018 میں شاہ رخ خان نے ان کے اسی مشفقانہ رویے کا ذکر آئی اے این ایس کو دیے گئے ایک انٹرویو میں کیا تھا۔ ممبئی میں اپنے ابتدائی دنوں کو یاد کرتے ہوئے شاہ رخ نے کہا تھا کہ ''جب میں پہلی بار ممبئی آیا تھا اور اپنے کیریئر کے لیے جدوجہد کررہا تھا، تب میں نے سلمان خان کے گھر کھانا کھایا تھا۔ اس دوران سلیم خان جی نے میری بہت مدد کی تھی اور مجھے بہت پیار بھی دیا تھا۔ انہی کی بدولت میں 'شاہ رخ خان' بن پایا ہوں۔'' شاہ رخ خان ہی نہیں فلمی دنیا سے منسلک کئی لوگوں نے بتایا ہے کہ سلیم خان اور ان کا خاندان ہر شخص کا دل کھول کر استقبال کرتا ہے۔ خان خاندان کو اکثر ایک ایسے خاندان کے طور پر جانا جاتا ہے جہاں کھانے کے دسترخوان سے کوئی بھوکا نہیں جاتا ہے۔ 'انسٹنٹ بالی ووڈ' کو دیے گئے ایک انٹرویو میں سورج پنچولی نے بھی اس کا ذکر کیا تھا۔ انہوں نے بتایا تھا کہ ''ان کا گلیکسی والا گھر ہمیشہ کھلا رہتا تھا، جو بھی آنا چاہتا، آسکتا تھا۔ وہاں کوئی تالا نہیں تھا، وہ ہمیشہ کھلا رہتا تھا۔ آپ کبھی بھی دروازہ کھول کر اندر جاسکتے تھے، جب بھی آپ چاہیں۔ آپ ان کا فریج کھول کر جو چاہیں کھا سکتے تھے، حالانکہ میں نے ایسا نہیں کیا تھا۔ خواہ ان کا پروٹین شیک پینا ہو، وٹامن لینا ہو یا پھر بچی ہوئی بریانی کو گرم کرکے کھانا ہو؟ کوئی آپ کو منع نہیں کرے گا۔'' ایک پرانے انٹرویو میں سلمان خان نے بڑے اور عالیشان بنگلے میں جانے کے بجائے گیلکسی اپارٹمنٹ میں رہنے کی وجہ بتائی تھی۔ انہوں نے کہا تھا کہ ''مجھے ایک بڑے عالیشان بنگلے میں رہنے کے بجائے باندرہ میں اپنے فلیٹ میں رہنا زیادہ اچھا لگتا ہے کیونکہ میرے والدین میرے اوپر والے فلیٹ میں رہتے ہیں۔ بچپن سے ہی میں اسی بائیں اور دائیں موڑ سے جاتا ہوں جو مجھے پسند ہے اور میں اسی طرح سے رہنا چاہتا ہوں۔'' قابل ذکر ہے کہ سلیم خان اپنی دونوں اہلیہ سلمہ خان اور ہیلن، اپنے بیٹوں سلمان خان، سہیل خان اور ارباز خان، اور ان کے اہل خانہ کے ساتھ ممبئی کے گلیکسی اپارٹمنٹ میں رہتے ہیں۔ ان کا پورا خاندان اسی اپارٹمنٹ میں مقیم ہے۔ واضح رہے کہ سلیم خان کو مائنر برین ہیمریج کی وجہ سے کچھ روز قبل ممبئی کے لیلاوتی اسپتال میں داخل کرایا گیا تھا، فی الحال ان کی صحت میں کافی بہتری آرہی ہے۔

انوراگ کشیپ اور بوبی دیول کی ''بندر'' ۲۲ رمئی کو سینما گھروں میں ریلیز ہوگی

فلمساز انوراگ کشیپ کی آنے والی فلم بندر، جس میں بابی دیول مرکزی کردار میں ہیں، ۲۲ رمئی کو دنیا بھر کے سینما گھروں میں ریلیز ہوگی۔ فلمساز انوراگ کشیپ کی آنے والی فلم بندر، جس میں بابی دیول مرکزی کردار میں ہیں، ۲۲ رمئی کو دنیا بھر کے سینما گھروں میں ریلیز ہوگی۔ دیول کی یہ فلم حقیقی زندگی کے واقعات سے متاثر بتائی

جارہی ہے اور یہ ایک زوال پذیر ستارے کی کہانی بیان کرتی ہے جس پر زنا کا الزام ہے اور جو انتظامیہ کی ناانصافی، عدالتوں میں دبائی گئی آوازوں اور ایک انتہائی ناقص قانونی ڈھانچے کی سخت حقیقتوں کو اجاگر کرتی ہے۔ فلمسازوں نے انسٹاگرام پوسٹ کے ذریعے فلم کی ریلیز تاریخ کا اعلان کیا۔ پوسٹ میں فلم ''بندر'' کے ساتھ دیول کا پوسٹر دکھاتے ہوئے لکھا تھا کہ ''۲۲ رمئی ۲۰۲۶ء کو سینما گھروں میں ملتے ہیں۔'' کشیپ نے ''بندر'' کی اسکرپٹ سدیپ شرما اور ابھیشیک بنرجی کے تعاون سے لکھی ہے، جو اوٹی ٹی پر مقبول شوز پاتال لوک اور کوہرا کے لیے جانے جاتے ہیں۔ شرما کو ان کے تازہ ترین شو کوہرا ۲ رکے لیے بھی کافی سراہا جا رہا ہے۔ گزشتہ سال جولائی میں، بندر کا پریمیئر ٹورنٹو انٹرنیشنل فلم فیسٹیول میں خصوصی نمائشوں کی کیٹیگری میں ہوا تھا۔ اداکار ثانیہ ملہوترہ، راج بی شیٹی، جیتندر جوشی، سپنا پبھی، اندرجیت سوکمارن، ردھی سین اور ناگیش بھوسلے بھی فلم ''بندر'' کی کاسٹ میں شامل ہیں۔ اس فلم کی پروڈکشن اداکار سے پروڈیوسر بنے نکھل دویدی نے اپنے بینر سیفرون میجک ورکس اور زی اسٹوڈیوز کے تحت کی ہے۔ ادھر کشیپ کی متنازع فلم ''کینیڈی''، تین سال کی تاخیر کے بعد جمعہ کو زی فائیو پر ریلیز ہوئی۔